

کیلئے
جامع عربی گرامر
سیکھئے

ترتیب و تالیف:

شیخ ابو انیس مریدی زمان بلتستانی

معلم جامعہ ابی ہریرہ (رضی اللہ عنہ) دلی مسجد دھلی کالونی گزری روڈ کراچی
و معلم ادارہ فروغ قرآن و سنت جہانگیر آباد (ناظم آباد) کراچی

ﷺ

عرض مؤلف

الحمد لله الذي هدانا لهذا لولا سلام و رزقنا الايمان بنبيه محمد ﷺ خير الأنام وصلى الله عليه وآله و من تبعه

بأحسان ألي يوم الفرقان (آمين)

و بعد! فأسأل الله التوفيق لخدمة دينه بالعلم والعرفان وأستهديه متعوذا عن الزيف والعصيان وأستوهبه أن

يفيض علي الغفران (آمين)

قارئین کرام! اللہ رب العالمین کی توفیق سے میں آپ کی خدمت میں ایک ایسی کتاب پیش کر رہا ہوں جسکو پڑھنے سے بیک وقت آپ
عربی زبان اور دین اسلام دونوں کو باسانی سمجھ سکتے ہیں کیونکہ اس کتاب کی ترتیب میں حتی المقدور کوشش کی گئی ہے کہ اس کتاب کو ہر لحاظ سے
معیاری اور عام فہم انداز میں مرتب کیا جائے۔

اس کتاب کی ترتیب میں روایتی طرز تصنیف کو چھوڑ کر ایک نیا انداز اختیار کیا گیا ہے جسکے تحت علوم لغت عربیہ کے سات شعبوں کے
علاوہ علوم دینیہ کے چھ مختلف عنوانات کو بھی شامل نصاب کیا گیا ہے اس طرح اس کتاب سے استفادہ کرنے والے کم و بیش تیرہ علوم و فنون بیک

وقت حاصل کر سکیں گے دوسرے الفاظ میں یوں کہنا ہرگز بیجا نہ ہوگا کہ یہ کتاب ایک جامع ڈکشنری کا کام دے گی۔

اس کتاب کو لغت کی دیگر کتابوں سے ممتاز کرنے والے امور درج ذیل ہیں:-

۱۔ ہر سبق کے اختتام پر تمرینات، سوالات و جوابات کے علاوہ موزون اور وافر مثالوں سے اسباق کو ذہن نشین کرانے کا اہتمام۔

۲۔ کتاب کو لغوی اور موضوعاتی اعتبار سے معیار۔ی بنانے کیلئے مختلف مکالموں، محادثوں، کہانیوں، لطیفوں، محاوروں، ضرب الامثال اور طبی معلومات سے آراستہ کر کے قارئین کی علمی ارتقاء کو مد نظر رکھا گیا ہے۔

۳۔ ذخیرہ الفاظ بڑھانے کیلئے تمام معاشرتی، سیاسی، مذہبی اور اخلاقی پہلوؤں پر مشتمل الفاظ و معانی کی جامع فہرستیں مہیا کی گئی ہیں۔

۴۔ آخر میں اضافی طور پر درخواستوں اور خطوط کے نمونے بھی دئے گئے ہیں۔

اللہ سے دعا ہے کہ میری اس ادنیٰ سی کاوش کو پایہ تکمیل تک پہنچائے۔ اسکی تالیف میں اخلاص کی دولت سے نوازے۔ اس کے ذریعے لاتعداد شنگان علم کی پیاس کو بجھا کر دین اسلام کی شفاف تعلیمات کو رہتی دنیا تک پھیلانے کی توفیق عطا فرمائے نیز آخرت میں اس کوشش کو نجات اور بلندی درجات کا باعث بنائے (آمین یا رب العالمین)۔

وصلی اللہ علی سیدنا محمد و آلہ و ازواجہ و اصحابہ اجمعین (آمین)

مؤلف الکتاب:

ابو انیس مہدی زمان

مورخہ ۱۲/۱۲/۱۴۲۳ھ ہجری بمطابق

۴/۲/۲۰۰۴ میلاد بروز بدھ بوقت عصر

الدرس الاول

عربی گرامر کی ضرورت و اہمیت

کسی بھی زبان کو باقاعدہ سیکھنے اور بولنے کیلئے اُس کی گرامر سے واقفیت ضروری ہے کیونکہ گرامر اُس زبان میں استعمال ہونے والے الفاظ و معانی کے صحیح خدوخال کو واضح کرتی ہے اور مختلف لفظوں کو جوڑ کر جملے اور با معنی مرکب بنانے کا طریقہ بھی سکھاتی ہے اور ساتھ ساتھ الفاظ کو صحیح انداز میں تلفظ کرنے اور بولنے کی پہچان کراتی ہے۔

عربی زبان عام زبانوں کے مقابلے میں بہت ہی وسیع، حساس اور انتہائی نازک زبان ہے جو یروز براور حرفوں کی تبدیلی اور اضافے

سے اپنی بنیادی ساخت اور بناوٹ کھوپٹھتی ہے جسکے نتیجے میں معنوی تبدیلی عمل میں آتی ہے اس اعتبار سے عربی گرامر کو جاننا اور زیادہ اہمیت کا حامل بنتا ہے خاص طور پر مشترک المعانی اور حقیقت و مجاز کے مختلف پہلو رکھنے والے الفاظ کے مقصودی معانی کو سمجھنا اصول گرامر کے بغیر ناممکن ہے۔

دین فہمی کیلئے بھی عربی زبان اور اس کی گرامر کو تفصیلی طور پر سیکھنا انتہائی لازمی ہے کیونکہ ہمارا دین مکمل طور پر اپنے کلیات اور جزئیات سمیت عربی زبان میں مدون ہے کتاب و سنت کے بنیادی اور لغوی مفہوم کو سمجھنا بھی لغت عربیہ کے محاورات اصول و ضوابط اور قوانین پر منحصر ہے کیونکہ احکام و مسائل دین کے اسی فیصد کا فہم لغت شناسی سے وابستہ ہے جس سے کسی صورت میں بھی چھٹکارا ناممکن ہے۔

اللہ تعالیٰ اُن ہستیوں کو غریقِ رحمت کرے جنہوں نے اللہ کے دین اور عربی زبان کی حفاظت کیلئے قواعد اللغہ تدوین کرنے کی ضرورت محسوس کی۔ اس تحریک کو کامیابی کے ساتھ ہمکنار کرنے والوں کے سرفہرست امیر المؤمنین سیدنا عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ کا نام نامی آتا ہے جنہوں نے سورہ برأت کی آیت نمبر ۳ ﴿إِنَّ اللَّهَ بَرِيٌّ مِنَ الْمُشْرِكِينَ وَرَسُولُهُ﴾ کی تلاوت میں اعرابی غلطی سننے پر چونکتے ہوئے فرمایا تھا لوگو! قرآن اور لغت عربیہ کی حفاظت کر لو اور قواعد اللغہ تدوین کرنے کیلئے فکر مند ہو جاؤ ورنہ اللہ کی کتاب کا اپنی اصل پر باقی رہنا مشکل ہے۔

امیر المؤمنین عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ کا (رَسُولُهُ) کے لام پر پیش کی حرکت پڑھنے کے بجائے زیر کی حرکت کے ساتھ (رَسُولُهُ) پڑھنے پر چونکنا اس بات کی کھلی دلیل ہے کہ پیغمبر اسلام محمد ﷺ اور اُن کے جاں نثار صحابہ اور خلفائے راشدین رضی اللہ عنہم فطری اور مادری طور پر قرآن کریم اور عربی زبان دونوں کو لغت عربیہ کے طبعی اصولوں کے عین مطابق پڑھا کرتے تھے یہی وجہ تھی کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ قرآنی آیت میں تلفظ کی غلطی کو فوراً بھانپ گئے کیونکہ اس تلفظ کے ساتھ پڑھنے کی وجہ سے مراد الہی یکسر بدل رہی تھی جس پر حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے رہانہ گیا اور فوری طور پر ایسی غلطیوں کا ہمیشہ کیلئے ازالہ کرنا قرآن اور لغت عربیہ دونوں کی حفاظت کا اولین فریضہ قرار دیا

واضح رہے کہ صحابہ کرام (رضی اللہ عنہم) اور دوسرے فصیح عربی بولنے والے سب لوگ فطری اور عملی لحاظ سے پوری طرح آگاہ تھے کہ رفع۔ نصب۔ جر۔ اور سکون کی اعرابی علامات کا استعمال کیوں اور کہاں کیا جاتا ہے۔ نیز ان اعرابی اصولوں کے مطابق پڑھنے کی خوبیوں اور اُن کی پابندی نہ کرنے کی خامیوں سے بھی واقف تھے بلکہ یہ لوگ اپنی زبان کی تمام لغوی اور اصطلاحی و عرفی نزاکتوں اور تقاضوں سے بھی باخبر تھے جسکے نتیجے میں حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ﴿إِنَّ اللَّهَ بَرِيٌّ مِنَ الْمُشْرِكِينَ وَرَسُولُهُ﴾ کی آیت میں موجود واو عاطفہ کے ذریعے (رَسُولُهُ) کا عطف (بری) کے فاعل کی ضمیر (هُوَ) ڈال کر مراد الہی کو واضح کر دیا اس تلفظ کے مطابق آیت کریمہ کا درست مفہوم یہ ہے کہ یقیناً اللہ تعالیٰ اور اُس کے رسول دونوں تمام مشرکوں سے لاتعلق ہیں اس معنی کے تحت (رَسُولُهُ) کے لام پر معطوف کی حیثیت سے رفع پڑھا گیا ہے اور اگر زیر کے ساتھ (رَسُولُهُ) پڑھا جائے تو لفظ رسول معطوف بنتا ہے لفظ مشرکین کا جو کہ (مِنْ) حرف جر کی وجہ سے مجرور ہے کیونکہ اصول گرامر کے مطابق معطوف اور معطوف علیہ دونوں کا ایک جیسا اعراب پڑھا جاتا ہے

اس صورت میں آیت کریمہ کا مراد الہی کے مطابق مفہوم باقی نہیں رہتا اور آیت کا ترجمہ یوں ہوگا کہ یقیناً اللہ تعالیٰ تمام مشرکوں اور

اپنے پیغمبر سے بیزار ہے جب کہ درحقیقت آیت کریمہ کا مفہوم قطعاً ایسا نہیں کیونکہ اس مفہوم کو سورہ برأت ہی کی پہلی اور تیسری آیت کے ابتدائی الفاظ نمایاں طور پر مسترد کرتے ہیں جن کے الفاظ بالترتیب اس طرح ہیں (بَرَآءَةٌ مِّنَ اللَّهِ وَرَسُولِهِ إِلَى الَّذِينَ عَاهَدْتُمْ مِنَ الْمُشْرِكِينَ) (وَإِذْ أَخَذْنَا مِنَ النَّاسِ يَوْمَ الْحَجِّ الْأَكْبَرِ) پہلی آیت کا مفہوم یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ اور اُس کے رسول دونوں کی جانب سے اے مسلمانو! اُن تمام مشرکوں سے لا تعلقی کا کھلا اعلان ہے جن سے تم نے امن اور جنگ بندی کا معاہدہ کر رکھا ہے اور دوسری آیت کا مفہوم یہ ہے کہ اللہ اور اُس کے رسول کی جانب سے عرفہ کے دن تمام مشرکوں کے نام کھلا اعلان ہے کہ اللہ اور اُس کے رسول دونوں تمام مشرکوں سے لا تعلق ہیں۔

درج بالا دونوں آیتوں کا مجموعی مفہوم یہ نکلا کہ اللہ اور اُس کے رسول تمام مشرکوں سے لا تعلق ہیں نہ کہ مشرکوں سمیت اپنے رسول سے بیزار ہے اسی مفہوم کے پیش نظر عمرؓ نے آیت کریمہ کے تلفظ میں سنگین اعرابی غلطی کو پکڑتے ہوئے امت مسلمہ کو خبردار کرایا ہے اگر عمرؓ فطری اور عملی طور پر لغت عربیہ کے اصول گرامر سے آگاہ نہ ہوتے تو کبھی بھی اس تلفظ کو غلط قرار نہ دیتے۔ (شرح حشر معنی الملبیب مطبوعہ مصر)

اصول گرامر کی باقاعدہ تدوین کی ضرورت دو رفتاروں میں ہی محسوس کی گئی تھی لیکن عملی طور پر ایک فن کے طور پر امیر المؤمنین خلیفہ رابع علی بن ابی طالبؓ کے دورِ خلافت میں عراق کے شہر (کوفہ) میں شروع ہوا جس کیلئے انہوں نے اپنے تلامذہ میں سے لغت عربیہ کے مقتدر شخصیت ابوالا سود دہلی کا انتخاب کیا۔ موصوف لغت عربیہ کے علاوہ علوم القرآن فن حدیث علم القراءات اور علم القضا کے ماہر تھے آپ کا شمار بڑے بڑے تابعین میں ہوتا ہے آپ کی بے پناہ علمی اہلیت کی بنیاد پر امیر المؤمنین علی بن ابی طالبؓ کے دور میں بصرہ کے چیف جسٹس بنادئے گئے تھے آپ عربی گرامر کے پہلا بانی جانے جاتے ہیں جنہوں نے امیر المؤمنین کے امنگوں پر اتر کر تعمیل ارشاد کر ہوئے قواعد اللغہ العربیہ کی تدوین کا باقاعدہ آغاز کیا اور سب سے پہلے افعالِ تعجب کے اوزان (مَا أَحْسَنَهُ وَأَحْسِنُ بِهِ) ترتیب دیئے دوسرے نمبر پر رفع، نصب، جر، جزم اور غنہ پڑھے جانے والے مقامات کا تعین کیا نیز فاعل، مفعول اور مضاف و مضاف الیہ کی اصطلاحات وضع کیں۔

آپ کی لغوی اور دینی خدمات میں قرآن کریم پر اعراب لگانا اور نقطے والے حروف کے نقطوں کی نشاندہی کرنا شامل ہے موصوف لغت قرآن اور دین کی خدمت کرتے ہوئے پچاسی سال عمر یا کر انہتر ہجری میں دارفانی سے رحلت فرما گئے اور امت مسلمہ کیلئے یحییٰ بن یعمرؓ جیسے گرامر کے ماہر کو اپنا جانشین چھوڑ گئے انہوں نے بھی لغت، قرآن اور دین کی خدمت میں کوئی دقیقہ فرو گذاشت نہیں کئے اپنے استاد کی تحریک کو زندہ رکھتے ہوئے قرآن کریم کے اعراب اور حروفِ معجمہ (نقطے والوں) اور مہملہ (بغیر نقطے والوں) کی پہچان کرانے میں دقیق نظری سے کام کیا آپ نے متعدد صحابہ سے احادیث روایت کی ہیں جن میں ابوذر غفاریؓ، عمار بن یاسرؓ، ام المؤمنین عائشہ صدیقہؓ، ابوبھریرہؓ، عبداللہ بن عباسؓ اور عبداللہ بن عمرؓ سرفہرست ہیں اسی طرح آپ سے احادیث پڑھنے اور روایت کرنے میں متعدد تبع تابعین کے نام شامل ہیں جن میں سرفہرست عبداللہ بن برادہؓ، قداۃؓ، عطاء خراسانیؓ، سلیمان تمیمیؓ، یحییٰ بن عقیلؓ اور اسحاق بن سویدؓ سرفہرست ہیں۔ بنو امیہ کے دور حکومت میں موصوف خراسان کے چیف جسٹس رہے ہیں۔ مقدمات میں فیصلہ جات کی کامل اہلیت رکھنے کی وجہ سے آپ جس صوبے میں رہائش پذیر

ہوتے وہاں پر چیف جسٹس کے عہدے پر فائز ہوتے۔ موصوف تقریباً نوے ہجری میں رحلت فرما گئے۔ (سیر اعلام النبلاء صفحہ ۸۱-۸۶، ۴۳۱-۴۳۳ جزء رابع مطبوعہ مؤسسۃ الرسالۃ)

لغت عربیہ اور قرآن کریم کی خدمت کرنے والوں میں بنو امیہ کے نامور حکمرانوں میں حجاج بن یوسف کا نام بھی تاریخ اسلام نے یادگار شخصیات میں شمار کیا ہے موصوف بہت سے علوم و فنون کے بلا مبالغہ ماہر تھے جن میں سے علوم اللغۃ العربیہ سرفہرست ہیں اس فن میں ماہر ہونے کی وجہ سے اُن کی تقاریر اور حکیمانہ اقوال کو عربی ادب کے شاہکار نمونوں میں شمار کیا جاتا ہے دورِ حاضر میں پوری دنیا کے اندر قرآن کریم کے جتنے بھی نسخے ہیں سب کے سب حجاج بن یوسف کے ہاتھوں لگے ہوئے اعراب، رموزِ اوقاف، منزلوں اور روکوعات کی تقسیمات کے مطابق تقریباً تیرہ صدیوں سے طبع ہو رہے ہیں اُن کی یہ خدمت رہتی دنیا تک آیہ نبوی امت مسلمہ پر ایک عظیم احسان ہے جس کا صلہ قیامت تک امت مسلمہ چکا نہیں سکتی کیونکہ اُنکی اس خدمت نے قرآن کریم کے بارے میں برپا ہونے والے لاتعداد فتنوں اور اختلافات کا ہمیشہ کیلئے خاتمہ کر دیا یہی وجہ ہے کہ آج تک امت مسلمہ کے درمیان نظریاتی و گروہی اختلاف رائے ہونے کے باوجود حجاج بن یوسف کے اعراب زدہ قرآن کے مقابلے میں دوسرا قرآن اپنے من پسند اعراب کے ساتھ منظرِ عام پر لانے کی آج تک کسی کو بھی جرأت نہ ہو سکی ہے کیونکہ اس اعراب پر تمام سچے مسلمانوں کا ہر دور میں اجماع رہا ہے اور قیامت تک یہ اجماع قائم رہے گا۔

دراصل حجاج کی یہ خدمت قرآن کریم اور دین اسلام کی حفاظت کی ایک کڑی ہے اس خدمت کے ذریعے گویا کہ حجاج نے قرآن کریم کی ایک مختصر اور جامع تفسیر کا انمول تحفہ پیش کیا ہے جس کا اندازہ ہر شخص کو اُس وقت ہو سکتا ہے جب وہ بیک وقت عربی گرامر اور علوم دینیہ کے کم و بیش تیرہ علوم سے آراستہ ہو بالخصوص اسلامی عقیدہ کا پابند ہونے کے ساتھ فن تفسیر، فن تجوید اور فن قرأت کو بخوبی جانتا ہو حجاج کی اس عظیم خدمت سے وہی شخص کڑھے گا جس کی آنکھ میں دھول ہو جسکی عقل پر پردہ ہو اور جسکی نگاہ دن کے اُجالے میں چمکا ڈر کی طرح دیکھ نہ سکتی ہو اس میں سورج کا کیا قصور؟ عربی گرامر ایک جامع نام ہے جسکے تحت سات مختلف شعبے ہیں عربی لغت اور دینی علوم سے شناسا ہونے کیلئے بیک وقت ان سب شعبوں کے ذیلی علوم و فنون سے مکمل آگاہی رکھنا ضروری ہے۔ اس کے بغیر دینی علوم کو سیکھنا درکنار عربی لغت کے کنارے تک نہیں پہنچا جاسکتا۔ یاد رہے کہ علمائے گرامر نے بڑی تحقیق کے ساتھ سراغ لگا لیا ہے کہ قرآن کریم اور حدیث رسول ﷺ اور لغت عربیہ کے تمام محاوروں میں علوم گرامر کے تمام اصولوں کا استعمال کیا گیا ہے اس حوالے سے گرامر کے سب شعبوں کا علم حاصل کرنا ایک دینی طالب علم کی ذمہ داری بنتی ہے۔ اسلئے کہ اسکی مدد سے دینِ نبوی میں ہر لمحہ مدد ملتی ہے۔

قرآن کریم اللہ تعالیٰ کا لاریب کلام اور ہدایت کا سرچشمہ ہونے کے ساتھ ساتھ لغت عربیہ کی گرامر کے تمام معیاری اصولوں پر اترنے والی ناقابل چیلنج شاہکار کتاب بھی ہے جسکے ناقابل تسخیر، فقید المثل اور عدیم الجواب معجز کلام ہونے کو آج سے چودہ صدی قبل لغت عربیہ کے مایہ ناز شہرہ آفاق ادیبوں نے تسلیم کیا تھا۔

قرآن کریم دو لحاظ سے معجزہ ہے ایک تو دنیا اور آخرت دونوں کیلئے کتابِ ہدایت اور ہر قسم کی خیر و فلاح کی ضامن، تمام اخلاقی

قدروں کی داعی اور جملہ معاشرتی و اخلاقی برائیوں سے روکنے والی کتاب ہونے کے اعتبار سے معجزہ کی حیثیت رکھتا ہے اور دوسری طرف عربی گرامر کے فقید المثل اصول اپنے اندر سمونے کی وجہ سے معجزہ ہونے کا مقام رکھتا ہے یہ دونوں خوبیاں قرآن کریم کے اولین مخاطب اور ماہرین لغت شخصیات کے کلام میں سرے سے موجود نہ تھیں اسی وجہ سے قرآن کریم کے ایک چھوٹے سے چیلنج کو اُس زمانے کے ماہرین لغت پسپا نہ کر سکے اور ایک رشد و ہدایت پر مشتمل چھوٹی سی سورت پیش کرنے سے عاجز رہے اور سب سے بڑی حیرت انگیز بات یہ ہے کہ بڑے سے بڑا (لغت عربیہ میں) جانچ پرکھ کرنے والا ادیب قرآن کریم کے ترکیب و جمل، اندازِ بیاں اور اسلوبِ کلام میں ذرہ برابر بھی کیڑے نہ نکال سکے۔

قرآن کریم اور حدیثِ رسول ﷺ میں علوم لغت کے ساتھ ساتھ پہلو موجود ہیں ان میں سے زیادہ تر علم البیان، علم المعانی اور علم البدیع کے بیشمار اصول و ضوابط کا استعمال کر کے اللہ تعالیٰ نے واقعاً مشرکین عرب کیلئے ایک معجزہ بنا دیا تھا جس کا اندازہ قرآن کریم کو نگاہ بصیرت سے پڑھنے والے کو ہی ہو سکتا ہے یہ قرآن اتنا جامع اور مختصر کلام ہے جس نے اپنے اندر لاکھوں لعل و جواہرات کو چھپا رکھا ہے جنکو تفسیر کے صفحات پر لانے کی صورت میں ایک تلامخ خیز ٹھاٹھیں مارتا ہوا سمندر دکھائی دیتا ہے جنکو رب تعالیٰ نے ایک کوزہ میں بند کر دیا ہے اُصولِ گرامر ان انمول ہیروں کو سپیوں سے باہر نکال لانے میں آبِ دوزوں کی طرح مددگار ثابت ہوتے ہیں۔

سبق نمبر ایک پر اسئلہ و تمارین

- ۱۔ کسی بھی زبان کی گرامر کی اہمیت و ضرورت کو اپنے لفظوں میں بیان کریں۔
- ۲۔ عربی گرامر کی ضرورت اور اہمیت کو تفصیل کے ساتھ اجاگر کریں۔
- ۳۔ عربی زبان کے وہ کون سے الفاظ ہیں جو عربی گرامر کے بغیر قطعاً سمجھے نہیں جاسکتے؟
- ۴۔ دین فہمی کیلئے عربی گرامر کو سیکھنا کیوں ضروری ہے؟
- ۵۔ ہمارے دینی مسائل و احکام کی کتنی فیصد گرامر کے ذریعے حل ہوتی ہیں؟
- ۶۔ ہمارے دینی مسائل کی کتنی فیصد شرعی اصطلاحات سے حل ہوتی ہیں؟
- ۷۔ عربی گرامر کے ذریعے دین کی کس طرح حفاظت کی جاتی ہے؟
- ۸۔ عربی گرامر کو کس خلیفہ المسلمین کے مشورے سے مدون کیا گیا؟ اور کیوں مدون کیا گیا؟
- ۹۔ عربی گرامر کے اصول کو تدوین کرنے کی وجہ کیا چیز بنی؟ اور کیوں بنی؟
- ۱۰۔ کس خلیفہ المسلمین کے حکم سے اصولِ گرامر تدوین کرنے کا باقاعدہ کام شروع ہوا؟
- ۱۱۔ حضرت علیؑ نے اصولِ گرامر تدوین کرنے کے لئے کس شخص کا انتخاب کیا؟
- ۱۲۔ حضرت ابوالاسود دہلی اور یحییٰ بن یعمر کے مختصر حالات زندگی بیان کریں۔
- ۱۳۔ ابوالاسود دہلی نے سب سے پہلے کون کون سے اصولِ گرامر تدوین کئے؟

- ۱۴۔ کیا عرب کے لوگ فطری طور پر اصولِ گرامر سے واقف تھے یا نہیں؟
- ۱۵۔ کیا عرب کے لوگ تدوینِ گرامر سے پہلے موجودہ اعرابی شکلوں کی پابندی کرتے تھے یا نہیں؟
- ۱۶۔ کیا حضرت علیؑ نے ابوالاسود دہلی کے تدوین کردہ اصولوں کو پسند کیا؟
- ۱۷۔ ابوالاسود دہلی نے حفاظتِ قرآن کے لئے کیا کیا خدمات انجام دیں؟
- ۱۸۔ ابوالاسود دہلی کے بعد کس کس نے قرآن کی حفاظت کے لئے کیا کیا خدمات انجام دیں؟
- ۱۹۔ حضرت عمرؓ کو آیتِ قرآنی کو غلط پڑھنا کس طرح معلوم ہوا؟
- ۲۰۔ حجاج بن یوسف کی عربی گرامر اور قرآن کی حفاظت کے سلسلے میں خدمات بیان کریں۔
- ۲۱۔ حجاج بن یوسف کے اعرابِ القرآن اور رموزِ اوقاف وغیرہ کی اہمیت بیان کریں۔
- ۲۲۔ کیا حجاج بن یوسف نے اعرابِ القرآن کا کام کر کے اسلام کو نقصان پہنچایا تھا؟
- ۲۳۔ کیا حجاج بن یوسف پر اعرابِ القرآن کے حوالے سے کئے جانے والے اعتراضات درست ہیں؟
- ۲۴۔ قرآن کریم کس کس اعتبار سے معجزہ ہے؟
- ۲۵۔ قرآن کریم میں گرامر کے کونسے اصول زیادہ تر بیان کئے گئے ہیں؟
- ۲۶۔ قرآن کریم جامع اور مختصر انداز میں کیوں اتارا گیا؟
- ۲۷۔ عرب کے مایہ ناز ادیب قرآن کریم جیسا کلام کیوں بنا نہ سکے؟
- ۲۹۔ قرآن کریم میں عام عربی ادب کے علاوہ کون سی زائد خوبیاں ہیں اور کیوں؟
- ۳۰۔ عرب کے قابلِ فخر ادیب اور انشاء پرداز قرآن کریم میں لغوی غلطیاں کیوں نکال نہ سکے؟
- ۳۱۔ حجاج بن یوسف کے ہاتھوں اعراب لگے ہوئے قرآن کے مقابلے میں دوسرا قرآن آج تک منظر عام پر کیوں لایا نہ گیا؟

الدرس الثانی

عربی گرامر کے شعبے

عربی زبان کو باقاعدہ طور پر سیکھنے کے لئے گرامر کے جن قواعد کو تفصیل کے ساتھ جاننا ضروری ہے ان قواعد کے ساتھ بنیادی شعبے ہیں ان تمام شعبوں کی تفصیلات اور افادیت سے آگاہ ہوئے بغیر عربی زبان جاننے کا دعویٰ محض ایک دعویٰ ہے جس کا دعویٰ عربیت کی روح اور مٹھاس سے محروم ہے جس کا اندازہ عربی کے طالب علموں کو اُس وقت ہو سکتا ہے جب وہ ان شعبوں کی تفصیلات میں قدم رکھیں گے یا درکھنے کی

بات ہے کہ عربی گرامر کے سات بنیادی شعبوں کیلئے علم الصّرف اور علم النّحو بنیاد ہیں کیونکہ یہ سات شعبے انہی دو علوم سے جنم پاتے ہیں اسی وجہ سے علمائے گرامر نے کہا ہے کہ (الصّرفُ اُمُّ الْعُلُومِ وَالنّحْوُ اَبُوهَا) صرف تمام علوم کی ماں ہے اور نحو تمام علوم کا باپ ہے اسلئے کہ علم الصّرف ماں کی طرح مختلف علوم کی افزائش و ترغی کا کردار ادا کرتا ہے اور علم النّحو باپ کی طرح ان علوم سے حاصل شدہ الفاظ کو اعراب کا زیور پہناتا ہے جس سے الفاظ کی ظاہری بناوٹ کو چار چاند لگ جاتے ہیں اسی وجہ سے علمائے گرامر نے علم النّحو کے بارے میں کہا ہے کہ (النّحْوُ فِي الْكَلَامِ كَالْمِلْحِ فِي الطَّعَامِ) گفتگو میں نوحا کا مقام کھانے میں نمک جیسا ہے حقیقت ہے کہ نمک کے بغیر کوئی بھی نمکین کھانا ذائقہ دار نہیں بنتا اسی طرح نحو سے مزین کئے بغیر کوئی بھی گفتگو دلفریب نہیں بنتی۔

یاد رہے کہ قرآن کریم ان تمام علوم کا مرقع اور البم ہے یہی وہ شاہکار وجہ ہے کہ نزول قرآن کے دور کے مایہ ناز انشاء پرداز، فصاحت و بلاغت کی فلک بوس چوٹیوں کو سر کرنے والے ماہرین لغت انگشت بدنداں ہو کر (مَا هَذَا قَوْلُ الْبَشَرِ) (یہ قرآن واقعتاً کسی بشر کا قول نہیں ہو سکتا) کہنے پر مجبور ہو گئے اور اپنی ہار مان گئے کیونکہ قرآن کریم لغت اور شریعت الہی دونوں لحاظ سے معجزہ کلام ہے اس جیسا کلام لغت قیامت تک کوئی لائیں سکے گا اور نہ ہی اس کا جیسا پیغام دین جو عالمگیر صلاحیتوں کا حامل ہو قیامت تک کوئی لائیں سکے گا (اِنْ شَاءَ اللّٰهُ الْعَزِيزُ)

لہذا امت مسلمہ کی اہم مذہبی ذمہ داری ہے کہ قرآن کریم کو معجزہ قرار دینے والے علوم کو ان کی گہرائیوں تک پہنچ کر جاننے کی سعی پیہم کریں تاکہ قرآن اور شریعت خداداد کے خلاف اٹھنے والے باطل فتنوں کی تند و تیز آندھیوں کے جھونکوں کا رخ بڑی قوت کیساتھ دوسری جانب موڑ سکیں۔ ان تمام شعبوں کی تفصیلات اپنے اپنے مقام پر آپ پڑھ سکیں گے انشاء اللہ العزیز البتہ یہاں پر ہم ان شعبوں کا مختصر تعارف پیش کر کے شعبہ علم الصّرف کی کارکردگی کو خوب واضح کریں گے

نمبر ۱۔ شعبہ علم الصّرف

علم الصّرف عربی گرامر کا وہ اہم شعبہ ہے جو لفظوں کے رد و بدل، حرکت و سکون کی تبدیلی اور حروف کے الٹ پھیر کے ذریعے بہت سے مختلف معانی کو جاننے اور لغت کے موزون محاوروں سے آشنا ہونے میں مدد فراہم کرتا ہے۔

نمبر ۲۔ شعبہ علم النّحو

علم النّحو عربی گرامر کا وہ اہم شعبہ ہے جو مختلف لفظوں کو جوڑ کر با معنی جملے بنانا سکھاتا ہے نیز مفردات اور مرکبات پر پڑھے جانے والے مختلف اعراب اور ان کی وجوہات کو جاننے میں مدد فراہم کرتا ہے۔

نمبر ۳۔ شعبہ علم البیان

علم البیان عربی گرامر کا وہ اہم شعبہ ہے جو بول چال کے سب ضروری سلیقوں اور آداب کی نشاندہی کرتا ہے جن میں سر فہرست (تشبیہ، استعارہ، کنایہ، مجاز، حقیقت، صریح، تعریض، تضمین اور اقتباس) کے استعمالات کو جاننا شامل ہے۔

نمبر ۴۔ شعبہ علم المعانی

علم المعانی عربی گرامر کا وہ اہم شعبہ ہے جو محاورے کے تحت الفاظ، جملوں اور اعرابی تبدیلی کرنے والے یا نہ کرنے والے (حروفِ عاملہ وغیر عاملہ) کے مطلوبہ و مقصودی معانی کی نشاندہی کرتا ہے نیز جملوں میں استعمال ہونے والے الفاظ کی معنوی حیثیتوں کو بھی بیان کرتا ہے۔

نمبر ۵۔ شعبۂ علم البدیع

علم البدیع عربی گرامر کا وہ اہم شعبہ ہے جو گفتگو کو (نزاکت کے مطابق) الفاظ و معانی کے حسین زیور پہنانے کا اُسلوب سکھاتا ہے علم البدیع کا دوسرا نام (مُحَسَّنَاتُ بَدِيعِيَّةٍ) ہے یعنی وہ تمام الفاظ و معانی جو گفتگو کو موقع کی نزاکت کے مطابق زیادہ حسین اور دلچسپ بنانے کا کردار ادا کرتے ہیں اس نسبت سے علم البدیع کو مُحَسَّنَاتُ لَفْظِيَّةٍ و معنویہ بھی کہتے ہیں۔

نمبر ۶۔ شعبۂ علم التَّجْوِيدِ

علم التَّجْوِيدِ عربی گرامر کا وہ اہم شعبہ ہے جو قرآن، حدیث اور عربی زباں کے مفردات، مرکبات اور حروفِ تہجی کو درست تلفظ کیساتھ پڑھنے کا طریقہ سکھاتا ہے کیونکہ تجوید کے معنی درست پڑھنے کے ہیں اس مفہوم کا اطلاق بیک وقت قرآن، حدیث او عام عربی زباں پر ہوتا ہے البتہ قرآن کریم کے مفردات، مرکبات اور حروفِ تہجی کو درست تلفظ کیساتھ پڑھنا علم التَّجْوِيدِ کہلاتا ہے۔ ترتیل کو تحقیق، تدویر اور حد درجہ بھی کہتے ہیں

نمبر ۷۔ شعبۂ علم القراءات

علم القراءات عربی گرامر کا وہ اہم شعبہ ہے جو قرآن کریم، حدیثِ رسول ﷺ اور عربی زباں کے بہت سے الفاظ کو مختلف عرب قبائل کے لہجوں اور آوازوں میں پڑھنے نیز الفاظ کو (زیر، زبر، پیش، سکون) کی تبدیلیوں کیساتھ پڑھنے (معرفہ و نکرہ) کے فرق سے پڑھنے اور جملوں سے (الفاظ و حروف کو حذف کرنے یا حذف کئے بغیر پڑھنے کی نشاندہی کرتا ہے بشرطیکہ اس طریقے سے پڑھنے کی صورت میں الفاظ کے معانی میں لغوی اور شرعی لحاظ سے کسی قسم کا معمولی بگاڑ بھی پیدا نہ ہو

پچھلے اسباق میں آپ پڑھ چکے ہیں کہ عربی گرامر کی جان علم الصرف ہے جو ہمیں بے شمار مختلف المعانی الفاظ کی شناخت کرانے کے ساتھ ساتھ اُن الفاظ کے بنانے کے طریقے بھی سکھاتا ہے۔ اگرچہ دنیا کی ہر زباں کے تمام الفاظ و معانی اور اُن کے استعمال یا بولنے کے انداز فطری اور الہامی ہوتے ہیں یعنی اللہ رب العالمین کی جانب سے انسانی معاشرے کے ہر فرد کے دل و دماغ میں اُس زباں کے بولنے اور سمجھنے کی صلاحیت اُسی وقت عطا کی جاتی ہے جب وہ اپنی ماں کے شکم میں پیدائشی مراحل طے کر رہا ہوتا ہے یہی وجہ ہے کہ ہر بچہ جب پیدا ہو کر انسانی معاشرے کا فرد بنتا ہے تو وہ اُسی فطری صلاحیت کی بنیاد پر سکھائے بغیر وہی زباں بولنے پہ قادر ہو جاتا ہے جو اُس کے ماں باپ بھائی بہن اور معاشرے کے دوسرے لوگ بولتے ہیں

دنیا میں پیدا ہو کر آنے والا ہر بچہ معاشرے اور ماحول سے اُس زباں کے تمام ضروری محاوروں، ضرب المثل اور لہجوں سے آگاہ

ہو جاتا ہے خواہ اُس کا معاشرہ خواندہ ہو یا ناخواندہ ہو۔ وجہ صرف یہی ہے کہ ہر نوزائیدہ یا نونہال اپنی فطری صلاحیت کی بنیاد پر گفتگو کرتا ہے نہ کہ تعلیم کی بنیاد پر۔ یہ الگ بات ہے کہ ایسا بچہ بڑا ہو کر اُس زباں کی گرامر کسی اور کو پڑھا نہیں سکتا اگرچہ وہ فطری طور پر گرامر کے اُصولوں کے مطابق بات کیوں نہ کرتا ہو نیز دوسروں کی گفتگو کے دوران پیش آنے والی لغوی غلطیوں سے بھی چونکے گا اور وہ اُن غلطیوں کی بھی فطری صلاحیت کی بنیاد پر درستگی کرے گا لیکن وہ اُصول و ضوابط اور اصطلاحات نہیں بتا سکتا کیونکہ اُصول و ضوابط اور اصطلاحات کو جاننا تعلیم سے وابستہ ہے جنہیں مستقل طور پر کسی ماہر لغت سے پڑھے بغیر فطری طور پر نہیں جانا جا سکتا۔

اس لمبی چوڑی تمہید سے معلوم ہوا کہ دنیا کی ہر زباں کے بنیادی الفاظ و معانی ماحول اور معاشرے سے سیکھے جاتے ہیں اسی لئے الفاظ و معانی کی صحیح شناخت کیلئے اہل زباں کے استعمالات کو معیار ٹھہرایا جاتا ہے

لغوی استعمالات کو جاننے کیلئے جن لغات اور ڈکشنریوں کی مدد لی جاتی ہے جن میں اُس زباں کے بنیادی استعمالات کو مدون کیا گیا ہے علم گرامر نے ان استعمالات کو جان کر باقاعدہ اُصولوں اور اصطلاحات میں پرودیا ہے تاکہ اہل زباں اور غیر اہل زباں سب کو منظم طور پر اُس زباں کی تعلیم دی جاسکے۔

اللہ کا شکر ہے جس نے گرامر کا علم الہام کر کے دنیا کی تمام زبانوں کو محفوظ کر دیا ہے اور ہر زباں کو ان کی مدد سے سیکھنا اور جاننا بہت ہی آسان کر دیا ہے اور تو اور گرامر کی مدد سے اللہ کا کلام قرآن کریم اور فرامین پیغمبر ﷺ کو سمجھنا بھی نہایت آسان ہو گیا ہے جس کو سمجھنے کیلئے عرب ممالک میں جانا نہیں پڑتا بلکہ گھر بیٹھے گرامر کی مدد سے قرآن عظیم الہامی کتاب کے لغوی معانی کو بھی صحیح معنوں میں سمجھا جاسکتا ہے بشرطیکہ اس کھلی حقیقت سے پوری طرح آشنا ہوا جائے

اللہ اپنی رحمتوں کی برسات کرے اُن علمائے دین پر جنہوں نے عربی زباں کی لغوی اصطلاحات کے بیچ سے (آٹے سے بال نکالنے کی طرح) شرعی اور مذہبی اصطلاحات کو جدا کر کے دین الہی کی مرادوں کو سمجھنا بھی آسان کر دیا ہے یہی وجہ ہے کہ علم دین جاننے والوں کیلئے علم لغت عربیہ کی گرامر سے مکمل واقفیت ضروری ہے کیونکہ عربی زباں اور دین اسلام ایک جان دو قالب کی طرح ایک دوسرے کیلئے انتہائی ناگزیر ہیں اور جو لوگ عربی زباں اور اُس کی گرامر کو جاننے بغیر دینی علوم اور قرآن و حدیث کو سمجھنے کے دعویدار ہیں دراصل یہ لوگ احمقوں کی دنیا میں بسنے والے ہیں ورنہ اتنی بڑی بیوقوفی نہ کرتے یہ لوگ اس طرح کی باتیں کر کے دراصل لوگوں کو دین کی حقیقت اور دین فہمی سے دور رکھنا چاہتے ہیں لہذا ایسے لوگوں کی ان گمراہ گن بیٹھے زہر سے مذہبی لوگوں کو ہوشیار ہونا چاہئے اور انتھک کوشش کیسا تھ علوم گرامر کے بھی ماہر بننا چاہئے تاکہ انہیں کوئی بھی کسی موڑ پر حق شناسی سے پھیر نہ سکے۔

علم الصرف کی تعریف اور گرامر کی اہمیت کو واضح کرنے کے بعد ذیل میں ہم آپ کو بتانا چاہتے ہیں کہ عربی زباں میں کسی بھی لفظ کے بنیادی تلفظ کا دار و مدار (خواہ وہ لفظ اسم ہو، فعل ہو یا حرف ہو) اہل زباں سے سنا ہوا روایتی انداز ہوا کرتا ہے جس کو گرامر نے بھی محفوظ کیا ہے جس کو سماعی تلفظ کہتے ہیں اسی سماعی تلفظ کو مد نظر رکھ کر علمائے گرامر نے اُصولوں میں منضبط کر کے ہر لفظ کو قانونی اور قیاسی تلفظ میں محفوظ کر دیا ہے اور

قانونی تلفظ کو بہت سے مختلف نام دئے ہیں۔

اس قانونی تلفظ کی دو شاخیں ہیں ایک کو صرفی تلفظ کی شاخ کہتے ہیں اور دوسری کو نحوی تلفظ کی شاخ کہتے ہیں ان دو شاخوں کی الگ

الگ تفصیلات ہیں۔

صرفی تلفظ کی شاخ کے تحت پڑھے جانے والے موضوعات کی تفصیلات :

پیارے بچو! صرفی تلفظ کا مطلب یہ ہے کہ علم الصرف کے تحت جتنے بھی موضوعات پڑھے جائیں گے ان سب کا تعلق اعرابی تبدیلی سے نہیں بلکہ ان کا تعلق ۱۰۰٪ معنوی تبدیلی سے ہے آنے والے اسباق میں آپ اسی قسم کی ہی گفتگو پڑھیں گے اس لئے اس کو اچھی طرح ذہن نشین کر لیں۔

علم الصرف کے تحت مختلف معانی حاصل کرنے کیلئے لفظوں کے تلفظ میں جو تبدیلیاں کی جاتی ہیں ان تبدیلیوں کو اعرابی تبدیلی نہیں کہتے بلکہ ان تبدیلیوں کو نئے سے نئے معانی کے حصول کیلئے عمل میں لانے والا تلفظ کہا جاتا ہے اس قسم کی تبدیلی کی بے شمار اقسام ہیں جن کو آپ علم الصرف کے موضوعات کے ذیل میں پڑھیں گے جو فعل کی تمام اقسام کی تبدیلی کا سبب ہے۔
اب آپ ذیل میں صرفی موضوعات کی فہرست ملاحظہ کریں۔

صرفی موضوعات کی جامع فہرست اسباق میں شامل کر کے دینے کا مقصد یہ ہے تاکہ آپ ان موضوعات سے مکمل طور پر آگاہ ہو جائیں اور آپ پر پوری طرح واضح ہو جائے کہ علم الصرف ان موضوعات کا مرتبہ اور البم ہے
☆ مصادر اور ان کے مشترک معانی کی پہچان۔

☆ مصدر، جامد اور مشتق کی تعریفات اور ان کی متعلقہ اقسام کی پہچان۔

☆ اسم الفاعل کے صیغوں کی پہچان۔

☆ اسم المفعول کے صیغوں کی پہچان۔

☆ اسم الآلة کے صیغوں کی پہچان۔

☆ اسم الظرف کے صیغوں کی پہچان۔

☆ اسم التفضیل کے صیغوں کی پہچان۔

☆ اسم المبالغة کے صیغوں کی پہچان۔

☆ صفات مشبہہ کے صیغوں کی پہچان۔

☆ اسمائے نسبت کی پہچان۔

☆ اسمائے تصغیر کی پہچان۔

- ☆ افعال کے متعلقہ مخصوص معانی کی پہچان جنکو (خاصیاتِ ابواب) کے نام سے جانا جاتا ہے۔
- ☆ مشترک معانی رکھنے والے افعال کی پہچان۔
- ☆ مترادف یعنی ہم معنی افعال کی پہچان۔
- ☆ متضاد معنی والے افعال کی پہچان۔
- ☆ لازم اور متعدی کی حیثیت سے افعال کی پہچان۔
- ☆ افعالِ تائمہ اور لازمہ میں فرق کی پہچان۔
- ☆ افعالِ تائمہ اور ناقصہ میں فرق کی پہچان۔
- ☆ افعالِ ناقصہ اور غیر متصرفہ کی پہچان۔
- ☆ لازم اور متعدی دونوں طرح استعمال ہونے والے افعال کی پہچان۔
- ☆ معروف اور مجہول پڑھنے کے اعتبار سے افعال کی پہچان۔
- ☆ مثبت اور منفی پڑھنے کے لحاظ سے افعال کی پہچان۔
- ☆ افعالِ تعجب کی پہچان۔
- ☆ افعالِ مدح و ذم کی پہچان۔
- ☆ افعالِ مقاربہ، افعالِ رجاء، افعالِ شروع کی پہچان۔
- ☆ افعالِ ماضیہ کی اقسام اور صیغوں کی پہچان۔
- ☆ تمام افعالِ مضارعہ کی اقسام اور صیغوں کی پہچان۔
- ☆ تمام افعالِ امر کی اقسام اور صیغوں کی پہچان۔
- ☆ تمام افعالِ نہی کی اقسام اور صیغوں کی پہچان۔
- ☆ اسم، فعل اور حرف کی پہچان۔
- ☆ ثلاثی، رباعی اور خماسی کی پہچان۔
- ☆ صحیح، مضاعف، مہموز، معتل (مثال، اجوف، ناقص، لفیف مفروق، لفیف مقرون) کی پہچان۔
- ☆ مفرد، تشنیہ، جمع کی پہچان۔
- ☆ مذکر، مؤنث کی پہچان۔
- ☆ جمع کی اقسام کی پہچان۔

☆ اسمائے ضمائر کی پہچان۔

☆ اسمائے اشارات کی پہچان۔

☆ اسمائے موصولات کی پہچان۔

☆ اسمائے مقصورہ اور اسمائے منقوصہ کی پہچان۔

☆ اسمائے اعداد کی پہچان۔

نحوی تلفظ کی شاخ کے تحت پڑھے جانے والے موضوعات کی تفصیلات:

پیارے بچو! نحوی تلفظ کا مطلب یہ ہے کہ علم النحو کے تحت جتنے بھی موضوعات پڑھے جاتے ہیں ان سب کا تعلق ننانوے اعرابی تبدیلی سے ہے نہ کہ معنوی تبدیلی سے۔ یاد رکھنے کی بات ہے کہ اعرابی تبدیلی کا تعلق کسی بھی لفظ کے آخری حرف پر آنے والی حرکت و سکون سے ہوتا ہے نہ کہ اُس سے پہلے والے حروف پر آنے والی حرکت و سکون سے ہوتا ہے اس لئے کہ آخری حرف سے پہلے والے حروف پر پڑھے جانے والی حرکت و سکون کو تلفظ کہتے ہیں نہ کہ اعراب۔ اعراب کا تعلق علم النحو سے ہے اور تلفظ کا تعلق علم الصرف سے ہے جیسے (كَتَبْتُ زَيْنَبَ الرَّسَالَةَ إِلَى الْمُعَلِّمَةِ)

اس مثال میں پانچ الفاظ ہیں اور ہر لفظ کے آخر میں آنے والی حرکت و سکون کو اعراب کہا جاتا ہے [۱] كَتَبْتُ اس میں (تا) کا سکون اعراب ہے [۲] زَيْنَبُ۔ اس میں (با) مضمومہ اعراب ہے [۳] الرَّسَالَةَ۔ اس میں (تا) مفتوحہ اعراب ہے [۴] إِلَى۔ اس میں (کھڑا زبر اعراب ہے جو کہ (ساکن) پڑھا گیا ہے [۵] الْمُعَلِّمَةِ۔ اس میں (تا) مکسورہ اعراب ہے۔ اب رہی یہ بات کہ اعراب کی یہ تبدیلیاں کن وجوہات کی بنیاد پر پیدا ہوتی ہیں اس کی تفصیلات آپ نحوی تلفظ کے موضوعات کے تحت پڑھیں گے۔

اور جہاں کہیں اعرابی تبدیلی سے لفظ کا معنی بدلتا ہو ایسے الفاظ کی تعداد ایک % سے زیادہ نہیں ہے اس لئے ذہن نشین کر لیں کہ علم النحو کے تحت صرف اعرابی تبدیلیوں سے متعلق ہی گفتگو ہوگی جیسا کہ آپ آئندہ کے اسباق میں پڑھیں گے۔

اب آپ علم النحو کے موضوعات کی فہرست ملاحظہ کریں اور ان موضوعات کو ذہن نشین کر لیں اور جان لیں کہ ہم علم النحو کے تحت انہی موضوعات کو ہی پڑھیں گے جن کیلئے یہ علم بڑی محنت کیساتھ وجود میں لایا گیا ہے ان موضوعات کو جاننے سے آپ پر علم الصرف اور علم النحو کے درمیان فرق بھی واضح ہو جائے گا۔

☆ اعراب اور اقسام اعراب کی پہچان۔

☆ رفع پڑھے جانے والے الفاظ کی پہچان جن کو مرفوعات کہتے ہیں۔

☆ نصب پڑھے جانے والے الفاظ کی پہچان جن کو منصوبات کہتے ہیں۔

☆ جر پڑھے جانے والے الفاظ کی پہچان جن کو مجرورات کہتے ہیں۔

- ☆ سکون پڑھے جانے والے الفاظ کی پہچان جن کو ساکنات کہتے ہیں۔
- ☆ جزم پڑھے جانے والے الفاظ کی پہچان جن کو مجزومات کہتے ہیں۔
- ☆ حروفِ عاملۃ حروفِ غیر عاملۃ کی پہچان۔
- ☆ تمام حروف کے معانی اور ان کے موزون استعمالات کی پہچان۔
- ☆ معرب وثنی کی اقسام کی پہچان۔
- ☆ اسمائے معرفہ اور اسمائے نکرہ کی پہچان۔
- ☆ اعراب الاصل کی پہچان۔
- ☆ اعراب التالیع کی پہچان جن کو تالیع کہتے ہیں۔
- ☆ اقسام تالیع اور انکو جملوں میں استعمال کرنے کی ضرورت کی پہچان۔
- ☆ اسموں پر پڑھے جانے والے اعرابات کی پہچان۔
- ☆ فعلوں پر پڑھے جانے والے اعرابات کی پہچان۔
- ☆ حرفوں پر پڑھے جانے والے اعرابات کی پہچان۔
- ☆ منصرف اور غیر منصرف کی اقسام اور اسباب کی پہچان۔
- ☆ مرکب تام اور مرکب ناقص کی اقسام کی پہچان۔
- ☆ جملۃ اسمیۃ اور جملۃ فعلیۃ کی پہچان۔
- ☆ جملۃ خبریۃ اور جملۃ انشائیۃ کی پہچان۔
- ☆ اسم، فعل، حرف کی علامتوں کی پہچان۔
- ☆ کلمۃ اور کلام میں فرق کی پہچان۔

صرنی اور نحوی تعلق کی شاخوں کی موضوعاتی تفصیلات کو بیان کرنے کے بعد ہم آپ کی خدمت میں علم الصرف اور گرامر کے کرار کی وضاحت کریں گے جس سے یہ بات کھل کر سامنے آئے گی کہ واقعتاً علم الصرف لفظوں کے رد و بدل، حروف کے اضافے اور حرکت و سکون کی تبدیلی کے ذریعے بہت سے مختلف معانی فراہم کرتا ہے۔

اس پہلو کی وضاحت کرنے کیلئے سب سے پہلے ہم نے آٹھ مختلف افعال ماضیہ کی پوری پوری گردانیں بمعہ ترجمہ دی ہیں ان کو پڑھ کر لازمی طور پر آپ سے پوچھنے پر مجبور ہو جائیں گے کہ آخر وہ کونسی وجہ ہے؟ جس کی بناء پر ان افعال کے معانی جدا جدا ہوئے ہیں حالانکہ ان سب کا سرچشمہ ایک ہی لفظ ہے جس کو مصدر کہتے ہیں اور یاد رہے کہ مندرجہ ذیل تمام افعال (سَمِعَ اور سَمِعْتُ) مصدر کے اندر

حروف کے اضافے اور حرکت و سکون کی تبدیلی کے ذریعے وجود میں آئے ہیں جن کا پتہ ہمیں علم الصّرف نے فراہم کیا ہے ان افعال کا سرچشمہ ایک ہی لفظ ہونے کی وجہ سے ہی سب افعال میں مصدری معنی موجود ہوتا ہے جس طرح (سَمِعَ، سَمِعْتَ) کا معنی (سننا) یہ معنی آپ آٹھ کے آٹھ افعالِ ماضیہ میں موجود پائیں گے اسی سے آپ پر علم الصّرف کا عملی کردار پوری طرح واضح ہو جاتا ہے مزید وضاحت کیلئے گردانوں کے اختتام پر تفصیل کیساتھ بیان کر دیا ہے کہ یہ افعال کن وجوہات کی بنیاد پر اس قسم کے مختلف معانی دینے کی صلاحیت رکھتے ہیں؟ اور ان افعال کی گردانوں کے اختتام پر اسموں کی بھی وافر مثالیں پیش کی ہیں۔

فعلوں میں صرفی کردار کا عملی ثبوت:

جیسے (سَمِعَ)

یہ سہ حرفی، ماضی معروف، مفرد، مذکر، غائب ہے (جس کا معنی ہے) اُس ایک مذکر نے سنا۔

(سَمِعَ الْمُدْرَسُ الدَّرْسَ) (اُستاد نے سبق سنا)

یہ معنی ایک مفعول کی طرف متعدی ہونے کی وجہ سے پیدا ہوا ہے۔ اس جملے میں (سَمِعَ) فعل ماضی ہے کیونکہ اس نے سننے کا معنی دیا ہے (الْمُدْرَسُ) فاعل ہے کیونکہ یہ سننے کا فعل انجام دینے والا ہے (الدَّرْسَ) مفعول ہے کیونکہ اس پر سننے کا فعل انجام دیا گیا ہے۔ قرآن سے اس کی مثال ملاحظہ کریں۔ (قَدْ سَمِعَ اللَّهُ قَوْلَ الَّتِي تُجَادِلُكَ فِي زَوْجِهَا) سورہ مجادلہ آیت (۱) یقیناً اللہ نے سنا ہے اے محمد ﷺ اُس خاتون کی فریادی باتیں جو آپ سے اپنے شوہر کے بارے میں تکرار کر رہی تھی۔ اب حدیثِ رسول ﷺ سے بھی ایک مثال ملاحظہ کریں۔ (سَمِعَ اللَّهُ لِمَنْ حَمَدَهُ) اللہ نے اُس بندے کے تعریفی الفاظ کو سنا ہے جس نے اللہ کی تعریف کی ہے۔ یہ جملہ نمازوں میں ہر رکعت کے اندر رکوع سے اُٹھ کر ہر نمازی کہا کرتا ہے (نوٹ) مذکورہ بالا آیت کریمہ اور حدیثِ رسول ﷺ دونوں میں اللہ تعالیٰ کی ایک اہم صفت بیان ہوئی ہے وہ یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنے ہر بندے اور بندی کی دعا، فریاد، اور پکار کو سنتا ہے۔ اسی وجہ سے اللہ نے اپنے لئے (سَمِعَ) کی صفت قرآنِ کریم میں بے شمار مقامات پر بیان کیا ہے یاد رہے کہ (سَمِعَ) عربی زباں کے محاورے اور شرعی اعتقادی اصطلاح میں اُس ذات کو کہتے ہیں جو دور اور نزدیک سے پست اور بلند آواز سے سامنے سے اور لاکھوں تہہ بہ تہہ مضبوط پردوں کے پیچھے سے ہر وقت سن سکتی ہو۔ یہ عظیم صفت اللہ تعالیٰ کے سوا کسی اور ذات کے لائق نہیں ہو سکتی کیونکہ ایسی ذات کا تصوّر اللہ ربّ العالمین کے سوا کسی اور کے بارے میں محال اور ناممکن ہے

لہذا جو شخص مخلوق میں سے کسی کے حق میں اس صفت کا اقرار کرے تو وہ بلاشبہ دینِ اسلام کے نقطہ نظر سے پکا مشرک ہے جس کا ٹھکانا قیامت میں ہمیشہ کیلئے دوزخ ہے اگر وہ بغیر توبہ مر گیا ہو خواہ وہ مسلمان کیوں نہ ہو کیونکہ اللہ تعالیٰ کا اٹل فیصلہ ہے کہ (إِنَّ اللَّهَ لَا يَغْفِرُ أَنْ يُشْرَكَ بِهِ وَيَغْفِرُ مَا دُونَهُ ذَلِكَ لِمَنْ يَشَاءُ) اس بات میں ذرا بھی شبہ کی گنجائش نہیں کہ اللہ تعالیٰ قیامت میں کسی مسلمان کو بھی معاف

نہیں کرے گا اس غلطی کو کہ اللہ تعالیٰ کی ذات، صفات اور عبادتوں میں کسی اور کو کسی بھی لحاظ سے شامل کیا جائے اور یاد رہے کہ شرک کے علاوہ تمام گناہ جس کے لئے وہ چاہے معاف کرے گا۔ اور حدیثِ رسول ﷺ میں بھی شرک کی مذمت اور اس کے خطرناک نتائج کا بیان موجود ہے

عَنْ جَابِرِ ابْنِ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ مَنْ لَقِيَ اللَّهَ لَا يُشْرِكُ بِهِ شَيْئًا دَخَلَ الْجَنَّةَ وَمَنْ لَقِيَهُ يُشْرِكُ بِهِ شَيْئًا دَخَلَ النَّارَ (صحیح مسلم جلد اول کتاب الایمان)

صحابی رسول جابر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے اللہ کے رسول ﷺ سے براہِ راست سنا ہے آپ فرما رہے تھے کہ جو مسلمان قیامت میں اس حال میں اللہ سے ملے کہ وہ دنیا میں اللہ کیساتھ ذرا سا بھی شرک نہ کرتا ہو تو ایسا شخص جنت میں جائیگا اور جو مسلمان قیامت میں اس حال میں اللہ سے ملے کہ وہ دنیا میں اللہ کیساتھ ذرا سا بھی شرک کرتا ہو تو ایسا شخص دوزخ میں جائے گا۔ مشرک کے ہمیشہ دوزخ میں رہنے کا ثبوت سورہ فرقان آیت نمبر ۶۸-۶۹ میں موجود ہے

اب آپ باب (سمع) کی پوری گردان ملاحظہ کریں۔

سَمِعَ اُس ایک شخص نے سنا۔

سَمِعَا اُن دو اشخاص نے سنا۔

سَمِعُوا اُن سب اشخاص نے سنا۔

سَمِعْتُ اُس ایک خاتون نے سنا۔

سَمِعَتَا اُن دو خواتین نے سنا۔

سَمِعْنَ اُن سب خواتین نے سنا۔

سَمِعْتُ آپ ایک شخص نے سنا۔

سَمِعْتُمَا آپ دو اشخاص نے سنا۔

سَمِعْتُمْ آپ سب اشخاص نے سنا۔

سَمِعْتِ آپ ایک خاتون نے سنا۔

سَمِعْتُمَا آپ دو خواتین نے سنا۔

سَمِعْنَ آپ سب خواتین نے سنا۔

سَمِعْتُ میں ایک شخص نے سنا) میں ایک خاتون نے سنا۔

سَمِعْنَا ہم دو/ ہم سب اشخاص نے سنا) ہم دو/ ہم سب خواتین نے سنا)

(أَسْمَعُ)

یہ چار حرفی، ماضی معروف، مفرد، مذکر، غائب ہے جس کے شروع میں ہمزہ مفتوحہ ہے (جس کا معنی ہے) اُس ایک مذکر نے سنایا/سنوایا۔

(أَسْمَعُ حَامِدًا طَارِقًا دَرَسَهُ) (حامد نے طارق کو اپنا سبق سنایا)

یہ معنی اس کے دو مفعول کی طرف متعدی ہونے کی وجہ سے پیدا ہوا ہے۔ اس جملے میں (أَسْمَعُ) فعل ماضی ہے کیونکہ اس نے

سنانے کا معنی دیا ہے (حَامِدًا) فاعل ہے کیونکہ یہ سنانے کا فعل کرنے والا ہے (طَارِقًا) پہلا مفعول ہے کیونکہ اس پر سنانے کا فعل انجام دیا گیا ہے (دَرَسَهُ) دوسرا مفعول ہے کیونکہ اس نے سنائی گئی چیز ہونے کا معنی دیا ہے۔

اب آپ باب (أَسْمَعُ) کی پوری گردان ملاحظہ کریں۔

أَسْمَعُ اُس ایک شخص نے سنایا/سنوایا۔

أَسْمَعَا اُن دو اشخاص نے سنایا/سنوایا۔

أَسْمَعُوا اُن سب اشخاص نے سنایا/سنوایا۔

أَسْمَعْتُ اُس ایک خاتون نے سنایا/سنوایا۔

أَسْمَعْنَا اُن دو خواتین نے سنایا/سنوایا۔

أَسْمَعْنَ اُن سب خواتین نے سنایا/سنوایا۔

أَسْمَعْتُ آپ ایک شخص نے سنایا/سنوایا۔

أَسْمَعْتُمَا آپ دو اشخاص نے سنایا/سنوایا۔

أَسْمَعْتُمْ آپ سب اشخاص نے سنایا/سنوایا۔

أَسْمَعْتِ آپ ایک خاتون نے سنایا/سنوایا۔

أَسْمَعْتُمَا آپ دو خواتین نے سنایا/سنوایا۔

أَسْمَعْتُنَّ آپ سب خواتین نے سنایا/سنوایا۔

أَسْمَعْتُ میں ایک شخص نے سنایا/سنوایا (میں ایک خاتون نے سنایا/سنوایا)

أَسْمَعْنَا ہم دو، ہم سب اشخاص نے سنایا/سنوایا، ہم دو، ہم سب خواتین نے سنایا/سنوایا۔

(سَمِعَ)

یہ بھی چار حرفی، ماضی معروف، مفرد، مذکر، غائب ہے (جس کا معنی ہے) اُس ایک مذکر نے تشہیر کی/تشہیر کرائی/ٹھہر ٹھہر کر

سنایا/اچھی طرح سنایا۔ جیسے: (سَمِعَ زَيْدٌ صَدَقْتَهُ) (زید نے اپنی خیرات کی تشہیر کی)

اس مثال میں (سَمِعَ) فعل ہے کیونکہ اس نے تشہیر کرنے / کرانے کا معنی دیا ہے (زَيْدٌ) فاعل ہے کیونکہ یہ تشہیر کرنے / تشہیر کرانے والا ہے (صَدَقْتَهُ) مفعول ہے کیونکہ اس پر تشہیر کا فعل واقع ہوا ہے۔ (سَمِعَ زَيْدٌ الْقُرْآنَ) (زید نے ٹھہر ٹھہر کر / اچھی طرح قرآن سنایا)

اس مثال میں (سَمِعَ) فعل ہے کیونکہ اس نے ٹھہر ٹھہر کر / اچھی طرح قرآن سنانے کا معنی دیا ہے (زَيْدٌ) فاعل ہے کیونکہ یہ ٹھہر ٹھہر کر / اچھی طرح قرآن سنانے والا ہے (الْقُرْآنَ) مفعول ہے کیونکہ اس پر سنانے کا فعل واقع ہوا ہے

(نوٹ) ٹھہر ٹھہر کر کسی کام کے کرنے کو علم کی معنوی اصطلاح کے تحت (مَدْرَجٌ) کہتے ہیں اور اچھی طرح کسی کام کے کرنے کو علم الصرف کی معنوی اصطلاح کے تحت (مَبَالِغٌ يَتَكَلَّفُ) کہتے ہیں۔ (سَمِعَ) کا معنی تشہیر کے ہونے کی مثال حدیث رسول ﷺ سے بتانا چاہیں گے

(مَنْ سَمِعَ سَمِعَهُ اللَّهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ) جو شخص دنیا میں اپنی نیکی کو تشہیر کرے تو اللہ تعالیٰ قیامت کے روز اس شخص کی یوں تشہیر کرے گا کہ لوگو! اس شخص نے دنیا میں اپنی نیکی اس لئے کی تھی کہ اس کا دنیا میں نام روشن ہو جائے سنو! میں اس کو کچھ بھی اجر نہیں دوں گا۔ یہ حدیث دکھاوے کیلئے کرنے عملوں کی مذمت میں ہے جو کہ دین اسلام میں شرک ہے اور شرک کرنے والے کو مرنے سے پہلے توبہ کئے بغیر اللہ کبھی بھی معاف نہیں کرے گا خواہ شرک کرنے والا مسلمان کیوں نہ ہو۔

اب آپ باب (سَمِعَ) کی بھی پوری گردان ملاحظہ کریں۔

سَمِعَ اُس ایک شخص نے تشہیر کی / تشہیر کرائی / ٹھہر ٹھہر کر سنایا / اچھی طرح سنایا

سَمِعَا اُن دو اشخاص نے تشہیر کی / تشہیر کرائی / ٹھہر ٹھہر کر سنایا / اچھی طرح سنایا

سَمِعُوا اُن سب اشخاص نے تشہیر کی / تشہیر کرائی / ٹھہر ٹھہر کر سنایا / اچھی طرح سنایا

سَمِعَتْ اُس ایک خاتون نے تشہیر کی / تشہیر کرائی / ٹھہر ٹھہر کر سنایا / اچھی طرح سنایا

سَمِعَتَا اُن دو خواتین نے تشہیر کی / تشہیر کرائی / ٹھہر ٹھہر کر سنایا / اچھی طرح سنایا

سَمِعْنَ اُن سب خواتین نے تشہیر کی / تشہیر کرائی / ٹھہر ٹھہر کر سنایا / اچھی طرح سنایا

سَمِعْتَ آپ ایک شخص نے تشہیر کی / تشہیر کرائی / ٹھہر ٹھہر کر سنایا / اچھی طرح سنایا

سَمِعْتُمَا آپ دو اشخاص نے تشہیر کی / تشہیر کرائی / ٹھہر ٹھہر کر سنایا / اچھی طرح سنایا

سَمِعْتُمْ آپ سب اشخاص نے تشہیر کی / تشہیر کرائی / ٹھہر ٹھہر کر سنایا / اچھی طرح سنایا

سَمِعْتِ آپ ایک خاتون نے تشہیر کی / تشہیر کرائی / ٹھہر ٹھہر کر سنایا / اچھی طرح سنایا

سَمِعْتُنَّ آپ دو خواتین نے تشہیر کی / تشہیر کرائی / ٹھہر ٹھہر کر سنایا / اچھی طرح سنایا

سَمِعْتُ میں ایک شخص نے میں ایک خاتون نے / تشہیر کی / تشہیر کرائی / ٹھہر ٹھہر کر سنایا / اچھی طرح سنایا

سَمْعًا ہم دو/ ہم سب اشخاص نے/ ہم دو/ ہم سب خواتین نے تشہیر کی/ تشہیر کرائی/ ٹھہر ٹھہر کر سنایا/ اچھی طرح سنایا
(اسْتَمَعَ)

یہ پانچ حرفی ماضی معروف، مفرد، مذکر غائب ہے (جس کا معنی ہے) اُس ایک مذکر نے بغور سنا/ کان لگا کر سنا/ کان دھر کے سنا۔

(اسْتَمَعَ زَيْدٌ لِلنَّصِيحَةِ) زید نے نصیحت کو غور سے سنا/ کان لگا کر سنا/ کان دھر کے سنا)

اس جملے میں (اسْتَمَعَ) فعل ہے کیونکہ اس نے غور سے سننے کے فعل کو ظاہر کیا ہے (زَيْدٌ) فاعل ہے کیونکہ یہ غور سے سننے کے فعل کو کرنے والا ہے (لِلنَّصِيحَةِ) مفعول ہے کیونکہ اس پر غور سے سننے کا فعل واقع ہوا ہے۔

(نوٹ) (لِلنَّصِيحَةِ) جملے میں مفعول ہے اس پر حرف جرد داخل ہوا ہے اس لئے اس پر (زبر) کے بجائے (زیر) پڑھا گیا ہے اگر (لام جر) کو ہٹا لیا جائے تو بھی معنی یہی رہے گا کیونکہ اس (لام) کو (لام تخصیص) کہتے ہیں جہاں تخصیص مراد لینا مقصود نہ ہو وہاں اس لام کو عبارت میں لانے کی کوئی ضرورت پیش نہیں آتی۔ (لام جر) کے بغیر جملہ یوں ہوگا (اسْتَمَعَ زَيْدٌ النَّصِيحَةَ) زید نے نصیحت کو غور سے سنا۔ یاد رکھئے کہ کسی کام کو پوری توجہ، انہماک یا تندہی سے کرنے کے معنی کو بھی علم الصرف کی اصطلاح میں (تَكَلَّفَ اور مبالغہ) کہتے ہیں اس لئے موقع گفتگو کے مطابق موزون معنی کرنا نہ بولنے ورنہ سوال گندم اور جواب چناوالی مثال بنے گی۔

قرآن کریم اور احادیث رسول ﷺ کو پڑھتے ہوئے اس قسم کے معانی سے ہر مقام پر آپ کو واسطہ پڑھے گا۔ اس مقام پر ہم آپ کی اطلاع کیلئے چند قرآنی مثالیں دینا چاہیں گے۔ (وَإِذْ أَقْرَأُ الْقُرْآنَ فَاسْتَمِعُوا لَهُ) اللہ کا ارشاد ہے کہ: اور اے اللہ کے بندو! جب آپ پر قرآن پڑھ کر سنایا جائے تو اس قرآن کو پوری توجہ اور غور سے سنا کرو!

مذکورہ مثال میں (اسْتَمِعُوا) باب (اسْتَمَعَ) سے فعل امر حاضر جمع مذکر کا صیغہ ہے (جس کا معنی ہے) اے مردو! آپ غور سے سنیں!۔ اس کے مقابلے میں (اسْتَمِعْنِ) بولا جائے گا جب آپ کے مخاطب کئی مردوں کے بجائے کئی خواتین ہوں۔ (جس کا معنی ہے) اے خواتینو! آپ غور سے سنیں!

قرآن کریم سے دوسری مثال بھی ملاحظہ کریں۔

﴿وَإِنَّا اخْتَرْتُكَ فَاسْتَمِعْ لِمَا يُوحَىٰ﴾ (سورہ طہ آیت ۱۳)

اللہ کا ارشاد ہے اے موسیٰ! سنئے! میں نے آپ کو اپنے دین کی پیغام رسانی کیلئے منتخب کر لیا ہے چنانچہ آپ غور سے سن لیجئے اس میری وحی کو جو آپ پر کبجا رہی ہے۔

اس مثال میں اسْتَمِعْ) باب (اسْتَمَعَ) سے فعل امر حاضر واحد مذکر کا صیغہ ہے (جس کا معنی ہے) اے مخاطب مرد! آپ غور سے سنئے! اس کے مقابلے میں (اسْتَمِعِي) بولا جائے گا جب آپ کا مخاطب مؤنث ہو اور وہ بھی صرف ایک کی تعداد میں ہو۔ (جس کا معنی ہے) اے مخاطب خاتون! آپ غور سے سنئے

اب آپ باب (اِسْتَمَعَ) کی بھی پوری گردان ملاحظہ کریں۔

اِسْتَمَعَ اُس ایک شخص نے بغور سنا/ کان لگا کر سنا/ کان دھر کے سنا

اِسْتَمَعَا اُن دو اشخاص نے بغور سنا/ کان لگا کر سنا/ کان دھر کے سنا

اِسْتَمَعُوا اُن سب اشخاص نے بغور سنا/ کان لگا کر سنا/ کان دھر کے سنا

اِسْتَمَعَتْ اُس ایک خاتون نے بغور سنا/ کان لگا کر سنا/ کان دھر کے سنا

اِسْتَمَعَتَا اُن دو خواتین نے بغور سنا/ کان لگا کر سنا/ کان دھر کے سنا

اِسْتَمَعْنَ اُن سب خواتین نے بغور سنا/ کان لگا کر سنا/ کان دھر کے سنا

اِسْتَمَعْتُ آپ ایک شخص نے بغور سنا/ کان لگا کر سنا/ کان دھر کے سنا

اِسْتَمَعْتُمَا آپ دو اشخاص نے بغور سنا/ کان لگا کر سنا/ کان دھر کے سنا

اِسْتَمَعْتُمْ آپ سب اشخاص بغور سنا/ کان لگا کر سنا/ کان دھر کے سنا

اِسْتَمَعْتِ آپ ایک خاتون نے بغور سنا/ کان لگا کر سنا/ کان دھر کے سنا

اِسْتَمَعْتُمَا آپ دو خواتین نے بغور سنا/ کان لگا کر سنا/ کان دھر کے سنا

اِسْتَمَعْتُنَّ آپ سب خواتین نے بغور سنا/ کان لگا کر سنا/ کان دھر کے سنا

اِسْتَمَعْتُ میں ایک شخص نے/ میں ایک خاتون نے بغور سنا/ کان لگا کر سنا/ کان دھر کے سنا

اِسْتَمَعْنَا ہم، ہم سب اشخاص نے/ ہم، ہم سب خواتین نے بغور سنا/ کان لگا کر سنا/ کان دھر کے سنا

(اِسْتَسْمَعَ)

یہ چھ حرفی، ماضی معروف، مفرد، مذکر، غائب ہے (جس کا معنی ہے) اُس ایک مذکر نے سننا چاہا/ سننے کیلئے اپیل کی۔ (اِسْتَسْمَعَ

عَدْنَانُ الْقُرْآنَ مِنْ اَبِيهِ) عدنان نے اپنے باپ سے قرآن کریم سننا چاہا/ سننے کی اپیل کی۔

اس جملے میں (اِسْتَسْمَعَ) فعل ہے کیونکہ اس نے سننے کی چاہت/ سننے کی اپیل کا مفہوم ظاہر کیا ہے (عَدْنَانُ) فاعل ہے کیونکہ یہ سننا

چاہنے / سننے کی اپیل کرنے والا ہے

(الْقُرْآنَ) مفعول ہے کیونکہ اس پر سننے کا فعل واقع ہوا ہے (مِنْ اَبِيهِ) یہ پہلے والے جملے کا اضافی جز ہے اسی لئے اس قسم کے الفاظ کو عام طور

پر فعل کا متعلق کہہ دیا جاتا ہے اس ٹکڑے کلام میں (مِنْ) حرف جر ہے جو کسی بھی اسم پر داخل ہونے پر اُس کے آخر کو مجرور کر دیتا ہے (اَبِيهِ) یہ

مضاف و مضاف الیہ کہلاتا ہے۔ یاد رکھئے کہ مضاف و مضاف الیہ ہر اُس مرگب کو کہتے ہیں جس میں دو اشیاء میں سے ایک کو دوسری کی جانب

منسوب کر دیا گیا ہو (اَبِيهِ) کے اندر (اَبٌ) مضاف اور (ہ) مضاف الیہ ہے

اس کی بھی پوری گردان ملاحظہ کریں۔

اُسٹَسْمَعُ اُس ایک شخص نے سننا چاہا/سننے کیلئے اپیل کی۔

اُسْتَسْمَعَا اُن دو اشخاص نے سننا چاہا/سننے کیلئے اپیل کی۔

اُسْتَسْمَعُوْا اُسب اشخاص نے سننا چاہا/سننے کیلئے اپیل کی۔

اُسْتَسْمَعَتْ اُس ایک خاتون نے سننا چاہا/سننے کیلئے اپیل کی۔

اُسْتَسْمَعَتَا اُن دو خواتین نے سننا چاہا/سننے کیلئے اپیل کی۔

اُسْتَسْمَعْنَ اُن سب خواتین نے سننا چاہا/سننے کیلئے اپیل کی۔

اُسْتَسْمَعَتْ آپ ایک شخص نے سننا چاہا/سننے کیلئے اپیل کی۔

اُسْتَسْمَعْتُمَا آپ دو اشخاص نے سننا چاہا/سننے کیلئے اپیل کی۔

اُسْتَسْمَعْتُمْ آپ سب اشخاص نے سننا چاہا/سننے کیلئے اپیل کی۔

اُسْتَسْمَعَتْ آپ ایک خاتون نے سننا چاہا/سننے کیلئے اپیل کی۔

اُسْتَسْمَعْتُمَا آپ دو خواتین نے سننا چاہا/سننے کیلئے اپیل کی۔

اُسْتَسْمَعْتُنَّ آپ سب خواتین نے سننا چاہا/سننے کیلئے اپیل کی۔

اُسْتَسْمَعْتُ میں ایک مرد/میں ایک خاتون نے سننا چاہا/سننے کیلئے اپیل کی۔

اُسْتَسْمَعْنَا ہم دو/ہم سب مردوں/ہم دو/ہم سب خواتین نے سننا چاہا/سننے کیلئے اپیل کی۔

(تَسْمَعُ)

یہ پانچ حرفی، ماضی معروف مفرد، مذکر، غائب ہے (جس کا معنی ہے) اُس ایک مذکر نے سننے کیلئے پوری کوشش کی/ہمہ تن گوش ہو کر

سنا۔ اس معنی کے لحاظ سے (تَسْمَعُ اور اِسْتَسْمَعُ) تقریباً ہم معنی ہیں۔

(تَسْمَعُ عِمْرَانُ الْخُطْبَةَ) عمران نے پوری کوشش کر کے/ہمہ تن گوش ہو کر خطبہ سنا۔

اس جملے میں (تَسْمَعُ) فعل ہے کیونکہ اس نے سننے کیلئے پوری کوشش کرنے/ہمہ تن گوش ہو کر سننے کا معنی دیا ہے (عَمَرَ اُنْ) فاعل ہے

کیونکہ یہ پوری کوشش کر کے/ہمہ تن گوش ہو کر سننے کا فعل کرنے والا ہے۔ (اَلْخُطْبَةُ) مفعول ہے کیونکہ اس پر سننے کا فعل واقع ہوا ہے۔

(نوٹ) (اِسْتَسْمَعُ) کی طرح (تَسْمَعُ) میں بھی علم الصرف کی اصطلاح میں (تَكْلُفٌ اور مَبَالِغَةٌ) کی خاصیت پائی جاتی ہے۔

اب آپ باب، (تَسْمَعُ) کی بھی پوری گردان ملاحظہ کریں۔

تَسْمَعُ اُس ایک شخص نے سننے کیلئے پوری کوشش کی۔

اُن دو اشخاص نے سننے کیلئے پوری کوشش کی۔	تَسَمَعَا
اُن سب اشخاص نے سننے کیلئے پوری کوشش کی۔	تَسَمَعُوا
اُس ایک خاتون نے سننے کیلئے پوری کوشش کی۔	تَسَمَعَتْ
اُن دو خواتین نے سننے کیلئے پوری کوشش کی۔	تَسَمَعَتَا
اُن سب خواتین نے سننے کیلئے پوری کوشش کی۔	تَسَمَعْنَ
آپ ایک شخص نے سننے کیلئے پوری کوشش کی۔	تَسَمَعُ
آپ دو اشخاص نے سننے کیلئے پوری کوشش کی۔	تَسَمَعُمَا
آپ سب اشخاص نے سننے کیلئے پوری کوشش کی۔	تَسَمَعْتُمْ
آپ ایک خاتون نے سننے کیلئے پوری کوشش کی۔	تَسَمَعْتِ
آپ دو خواتین نے سننے کیلئے پوری کوشش کی۔	تَسَمَعْتُمَا
آپ سب خواتین نے سننے کیلئے پوری کوشش کی۔	تَسَمَعْتُنَّ
میں ایک شخص / میں ایک خاتون نے سننے کیلئے پوری کوشش کی۔	تَسَمَعْتُ
ہم دو / ہم سب مردوں / ہم دو / ہم سب خواتین نے سننے کیلئے پوری کوشش کی۔	تَسَمَعْنَا
	(سَامِعٌ)

یہ چار حرفی، ماضی معروف، مفرد، مذکر، غائب ہے (جس کا معنی ہے) ایک نے دوسرے کو سنایا۔ (سَامِعٌ مَّحْمُودٌ وَحَامِدٌ دَرَسَهُمَا) محمود اور حامد نے ایک دوسرے سے اپنا سبق سنا۔ مذکورہ بالا جملے میں (سَامِعٌ) فعل ہے کیونکہ اس نے ایک دوسرے سے سننے کا فعل ظاہر کیا ہے۔ (مَحْمُودٌ اور حَامِدٌ) دونوں فاعل ہیں کیونکہ یہ دونوں ایک دوسرے سے سننے کا فعل انجام دینے والے ہیں۔ (دَرَسَهُمَا) مفعول ہے کیونکہ اس پر سننے کا فعل واقع ہوا ہے۔ نیز یاد رہے کہ (دَرَسَهُمَا) مضاف و مضاف الیہ ہیں۔ یعنی یہ وہ مرکب ہے جس میں دو اشیاء میں سے ایک کو دوسری کی جانب منسوب کیا گیا ہو۔ علم الصرف کی اصطلاح میں ایک فعل میں دو افراد کی شرکت کے پہلو کو (مشاركة، مقابله) کہتے ہیں۔

اب آپ باب (سَامِعٌ) کی بھی پوری گردان ملاحظہ کریں۔

سَامِعٌ اُس ایک شخص نے دوسرے کو سنایا۔

سَامَعَا اُن دو اشخاص نے ایک دوسرے کو سنایا۔

سَامَعُوا اُن سب اشخاص نے ایک دوسرے کو سنایا۔

سَامَعْتُ	اُس ایک خاتون نے دوسری کو سنایا۔
سَامَعْنَا	اُن دو خواتین نے ایک دوسری کو سنایا۔
سَامَعْنَ	اُن سب خواتین نے ایک دوسری کو سنایا۔
سَامَعْتَ	آپ ایک شخص نے دوسرے کو سنایا۔
سَامَعْتُمَا	آپ دو اشخاص نے ایک دوسرے کو سنایا
سَامَعْتُمْ	آپ سب اشخاص نے ایک دوسرے کو سنایا۔
سَامَعْتِ	آپ ایک خاتون نے دوسری کو سنایا۔
سَامَعْتُمَا	آپ دو خواتین نے ایک دوسری کو سنایا۔
سَامَعْتُنَّ	آپ سب خواتین نے ایک دوسری کو سنایا۔
سَامَعْتُ	میں ایک شخص نے دوسرے کو سنایا/ میں ایک خاتون نے دوسری کو سنایا۔
سَامَعْنَا	ہم دو/ ہم سب/ اشخاص نے ایک دوسرے کو سنایا۔
سَامَعْنَا	ہم دو/ ہم سب خواتین نے ایک دوسری کو سنایا۔
تَسَامَعُ	

یہ چار حرفی، ماضی معروف، مفرد، مذکر، غائب ہے جس کا معنی ہے) ایک سے زیادہ اشخاص نے بیک وقت سنا۔

(تَسَامَعُ عَدِيْلٌ وَ عَقِيْلٌ الْاَذَانَ) عدیل اور عقیل دونوں نے بیک وقت اذان سنی۔

مذکورہ بالا جملے میں (تَسَامَعُ) فعل ہے کیونکہ اس نے بیک وقت سننے کا معنی ظاہر کیا ہے۔ (عَدِيْلٌ وَ عَقِيْلٌ) یہ دونوں فاعل ہیں کیونکہ یہ

دونوں بیک وقت سننے کا فعل انجام دینے والے ہیں (الْاَذَانَ) یہ مفعول ہے کیونکہ اس پر بیک وقت سننے کا فعل واقع ہوا ہے۔

بیک وقت ایک سے زیادہ افراد کے کسی فعل کو انجام دینے میں شریک ہونے کا مفہوم ظاہر کرنے کو علم الصرف کی اصطلاح میں (تشارک)

کہتے ہیں۔

اس کی بھی پوری گردان ملاحظہ کریں۔

تَسَامَعُ	اُس ایک شخص نے بیک وقت سنا۔
تَسَامَعَا	اُن دو اشخاص نے بیک وقت سنا۔
تَسَامَعُوا	اُن سب اشخاص نے بیک وقت سنا۔
تَسَامَعْتُ	اُس ایک خاتون نے بیک وقت سنا۔

تَسَامَعَتَا	اُن دو خواتین نے بیک وقت سنا۔
تَسَامَعْنَ	اُن سب خواتین نے بیک وقت سنا۔
تَسَامَعَتْ	آپ ایک شخص نے بیک وقت سنا۔
تَسَامَعْتُمَا	آپ دو اشخاص نے بیک وقت سنا۔
تَسَامَعْتُمْ	آپ سب اشخاص نے بیک وقت سنا۔
تَسَامَعَتْ	آپ ایک خاتون نے بیک وقت سنا۔
تَسَامَعْتُمَا	آپ دو خواتین نے بیک وقت سنا۔
تَسَامَعْتُنَّ	آپ سب خواتین نے بیک وقت سنا۔
تَسَامَعْتُ	میں ایک شخص نے بیک وقت سنا / میں ایک خاتون نے بیک وقت سنا۔
تَسَامَعْنَا	ہم دو اشخاص / ہم سب اشخاص نے بیک وقت سنا۔
	ہم دو خواتین / ہم سب خواتین نے بیک وقت سنا

درج بالا آٹھ (فعلوں پر مشتمل) مثالوں میں حروف کے اضافے اور حرکت و سکون کی تبدیلی کیساتھ مختلف معانی فراہم کرنے والے الفاظ کی نشاندہی کی گئی ہے جو کہ علم الصرف کے کردار کی عکاسی کر رہی ہے۔ ان مختلف معانی کو حاصل کرنے کیلئے سب سے پہلے ایک ایسے لفظ کو بنیاد بنایا گیا ہے جس کو مصدر کہا جاتا ہے

یاد رکھئے کہ مصدر بہت سارے الفاظ کا سرچشمہ ہے جس میں کبھی ایک کبھی دو کبھی تین حرفوں کا اضافہ اور حرکت و سکون کی تبدیلی کر کے مختلف اسم یا مختلف فعل بنائے جاتے ہیں۔

فعلوں کی مثالیں آپ نے ملاحظہ کر لیا ہے جبکہ اسموں کی مثالیں اس کے متصل بعد آپ ملاحظہ کر سکیں گے۔ اب ہم آپ کو درج بالا افعال کو مصدر سے بنائے جانے کا صرفی کردار اور طریقہ بتائیں گے:-

درج بالا افعال کو مختلف معانی میں استعمال کرنے کیلئے مصدر سے مدد لی گئی ہے۔ جیسے (سَمِعَ) مصدر ہے (جس کا معنی سننا ہے) اس مصدر سے اگر ہم یہ معنی لینا چاہیں کہ (اُس ایک شخص نے سنا) تو اس کیلئے ہمیں لفظ مصدر (سَمِعَ) کے (میم کے سکون کو) (زیر سے) اور (عین کے دو پیش کو) (زبر سے بدلنا ہوگا) تو اس صورت میں (سَمِعَ) کے بجائے (سَمِعَ) پڑھا جائے گا تو اب اس کا معنی صرف سننا ہونے کے بجائے (اُس ایک شخص نے سنا) ہوگا۔ جیسا کہ آپ پچھلے صفحات میں اس کی پوری گردان پڑھ چکے ہیں

اگر ہم (سَمِعَ) مصدر سے یہ معنی لینا چاہیں کہ (اُس ایک شخص نے سنایا / سنوایا) تو اس کیلئے ہمیں لفظ مصدر (سَمِعَ) کے شروع میں (ہمزہ مفتوحہ) (زبر والا) لانا ہوگا اور (سَمِعَ) کے (سین کے زبر کو) (سکون سے بدلنا ہوگا) اور (سَمِعَ) کے (میم کے سکون کو) (زبر سے بدلنا ہو

گا) اور (سَمِعُ) کے دو پیش کوز بر سے بدلنا ہوگا) تو اس صورت میں (سَمِعُ) کے بجائے (اَسْمَعُ) پڑھا جائے گا تو اب اس کا معنی صرف سننا ہونے کے بجائے) اُس ایک شخص نے سنایا/سنوایا) ہوگا۔ جیسا کہ آپ پچھلے صفحات میں اس کی پوری گردان پڑھ چکے ہیں

اگر ہم (سَمِعُ) مصدر سے یہ معنی لینا چاہیں کہ (اُس ایک شخص نے تشہیر کی / تشہیر کرائی / ٹھہر ٹھہر کر سنایا / اچھی طرح سنایا) تو اس کے لئے ہمیں لفظ مصدر (سَمِعُ) کے (میم) کو تشدید کیساتھ پڑھیں گے اور (میم کو) مفتوحہ (زبر والی) پڑھیں گے اور (عین) کے دو پیش کوز بر کیساتھ پڑھیں گے اس صورت میں (سَمِعُ) کے بجائے (سَمِعَ) پڑھا جائے گا تو اب اس کا معنی صرف سننا ہونے کے بجائے (اُس ایک شخص نے تشہیر کی / تشہیر کرائی / ٹھہر ٹھہر کر سنایا / اچھی طرح سنایا) ہوگا۔ جیسا کہ آپ پچھلے صفحات میں اس کی پوری گردان پڑھ چکے ہیں۔

اگر ہم (سَمِعُ) مصدر سے یہ معنی لینا چاہیں کہ (اُس ایک شخص نے بغور سنا / کان لگا کر سنا / کان دھر کے سنا) تو اس کیلئے ہمیں لفظ مصدر (سَمِعُ) کے شروع میں (ہمزہ مکسورہ (زیر والی) بڑھا کر (سَمِعَ) کے سین مفتوحہ (زبر والی) کو ساکن کرنا ہوگا اور ساتھ ساتھ (سَمِعُ) کے میم ساکنہ (سکون والی) کوز بر سے اور (سَمِعُ) کے دو پیش کوز بر سے بدل کر (اَسْتَمِعَ) پڑھنا ہوگا) تو اس صورت میں اُس کا معنی صرف (سننا) ہونے کے بجائے (اُس ایک شخص نے بغور سنا / کان لگا کر سنا / کان دھر کے سنا) ہوگا۔ جیسا کہ پچھلے صفحات میں اس کی پوری گردان پڑھ چکے ہیں۔

اگر ہم (سَمِعُ) مصدر سے یہ معنی لینا چاہیں کہ (اُس ایک شخص نے سننا چاہا / سننے کیلئے اپیل کی) تو اس کیلئے ہمیں لفظ مصدر (سَمِعُ) کے شروع میں (ہمزہ مکسورہ (زیر والی) اور سین کے متصل بعد (تا مفتوحہ (زبر والی) بڑھانا ہوگا اس کے بعد (سَمِعُ) کے سین مفتوحہ (زبر والی) کو ساکن کر کے (سَمِعُ) کے میم ساکنہ (سکون والی) کو فتح سے بدل کر (سَمِعُ) کے عین کے دو پیش کوز بر سے بدل کر (اَسْتَسَمِعَ) پڑھنا ہوگا تو اس صورت میں اُس کا معنی صرف (سننا) ہونے کے بجائے (اُس ایک شخص نے سننا چاہا / سننے کیلئے اپیل کی) ہوگا۔ جیسا کہ آپ پچھلے صفحات میں اس کی پوری گردان پڑھ چکے ہیں۔

اگر ہم (سَمِعُ) مصدر سے یہ معنی لینا چاہیں کہ (اُن دونوں نے ایک دوسرے کو سنایا) تو اس کے لئے ہمیں لفظ مصدر (سَمِعُ) کے سین مفتوحہ (زبر والی) کے متصل بعد (الف ساکنہ) بڑھانا ہوگا اور (سَمِعُ) کے میم کے سکون کو فتح (زبر) سے بدل کر اور (سَمِعُ) کے عین کے دو پیش کوز بر سے بدل کر (سَمِعَ) پڑھنا ہوگا تو اس صورت میں اُس کا معنی صرف (سننا) ہونے کے بجائے (اُن دونوں نے ایک دوسرے کو سنایا) ہوگا۔ جیسا کہ آپ پچھلے صفحات میں اس کی پوری گردان پڑھ چکے ہیں۔

اگر ہم (سَمِعُ) مصدر سے یہ معنی لینا چاہیں کہ (ایک سے زیادہ اشخاص نے بیک وقت سنا) تو اس کیلئے ہمیں لفظ مصدر (سَمِعُ) کے شروع میں (تا مفتوحہ (زبر والی) بڑھانا ہوگا اور (سَمِعُ) کے سین مفتوحہ (زبر والی) کے متصل بعد (الف ساکنہ) بڑھانا ہوگا اور (سَمِعُ) کے میم ساکنہ کو فتح (زبر) سے بدل کر (سَمِعُ) کے عین کے دو پیش کوز بر سے بدل کر (تَسَمِعَ) پڑھنا ہوگا تو اُس کا معنی صرف سننا ہونے کے بجائے (اُن سب نے بیک وقت سنا) ہوگا۔ جیسا کہ آپ پچھلے صفحات میں اس کی پوری گردان پڑھ چکے ہیں۔

سبق نمبر دو پر اسلہ و تمارین

- ☆ عربی گرامر کے شعبے کتنے ہیں اور کون کونسے ہیں؟
- ☆ عربی گرامر کے شعبوں میں سے کون کونسے شعبے دوسرے شعبوں کیلئے بنیاد کی حیثیت رکھتے ہیں؟
- ☆ الصَّرْفُ اُمُّ الْعُلُومِ وَاللُّغُو اُيُّهَا كَامَطْلَبِ بِيَانِ كَرِيں۔
- ☆ اللُّغُو فِى الْكَلَامِ كَالْمَلْحَمِ فِى الطَّعَامِ كَامَطْلَبِ بِيَانِ كَرِيں۔
- ☆ كِيَا قَرَأْنِ كَرِيمِ مِىْنِ گَرَامِرِ كِى شَعْبِى پَاىءَ جَاتِى هِىْنِ كَهْ نِهَيْسْ؟
- ☆ عِلْمِ الصَّرْفِ كِى شَعْبِى كِى تَعْرِيفِ كَرِيں۔
- ☆ عِلْمِ گَرَامِرِ كِى حَوَالِى سِى قَرَأْنِ كَرِيمِ كَا مَعْجَزَه كَلَامِ هَوْنَا ثَابِتِ كَرِيں۔
- ☆ عِلْمِ الصَّرْفِ كَا كَرْدَارِ بِيَانِ كَرِيں۔
- ☆ ثَابِتِ كَرِيں كَهْ عِلْمِ الصَّرْفِ كِى ذَرِيْعِ الْفَاظِ كِى مَخْتَلَفِ مَعَانِى جَانِنِى مِىْنِ مَدْمَلْتِى هِى؟
- ☆ لَفْظِ (سَمِعَ) كِى گَرْدَانِ اَوْرِ مَخْتَلَفِ صَيغِى زَبَانِى سَنَايْنِ۔
- ☆ (سَمِعَ) كِى گَرْدَانِ مِىْنِ مَوْجُودِ تَمَامِ الْفَاظِ كِى مَتَعَلِّقِ مَعَانِى زَبَانِى سَنَايْنِ۔
- ☆ (بِتَائِيْنِ) كَهْ (سَمِعَ) كِى گَرْدَانِ مِىْنِ كُونِ كُونِ سِىغِى مَذَكَّرِ غَائِبِ كِى هِى؟
- ☆ (بِتَائِيْنِ) كَهْ (سَمِعَ) كِى گَرْدَانِ مِىْنِ كُونِ كُونِ سِىغِى مَوْنُثِ غَائِبِ كِى هِى؟
- ☆ (بِتَائِيْنِ) كَهْ (سَمِعَ) كِى گَرْدَانِ مِىْنِ كُونِ كُونِ سِىغِى مَذَكَّرِ مَخَاطَبِ كِى هِى؟
- ☆ (بِتَائِيْنِ) كَهْ (سَمِعَ) كِى گَرْدَانِ مِىْنِ كُونِ كُونِ سِىغِى مَوْنُثِ مَخَاطَبِ كِى هِى؟
- ☆ (بِتَائِيْنِ) كَهْ (سَمِعَ) كِى گَرْدَانِ مِىْنِ كُونِ كُونِ سِىغِى مَتَكَلَّمِ كِى هِى؟
- ☆ وَاَضَحِ كَرِيں كَهْ لَفْظِ (سَمِعَ) سِى (سَمِعَ، اَسْمَعُ، سَمِعَ، سَمِعَ، اَسْمَعُ، اَسْمَعُ، تَسْمَعُ، تَسْمَعُ كَسَطْرَحِ بِنِى؟ نِيْز اِنِ كِى الْكَلِ مَعَانِى زَبَانِى سَنَايْنِ۔

☆ (بِتَائِيْنِ) كَهْ لَفْظِ (سَمِعَ) سِى بِنَاىءَ جَانِى وَاَلِ آهُ مَخْتَلَفِ اَفْعَالِ مِىْنِ كُونِ كُونِ سِى سَهْ حَرْنِ /
چَا حَرْنِ / پَا نِجْ حَرْنِ / چَهْ حَرْنِ هِى؟

- ☆ بتايے! كه مختلف المعانى افعال تشكيل دینے كیلئے كس چیز كو بنیاد بنایا جاتا هے؟
- ☆ بتايے! كه عربى زبان كِى محاورِى اَوْرِ شَرْعِى اصطلاحِ مِىْنِ (سَمِعَ) كِى كِى ذَاتِ پَرِ بُولَا جَاتَا هِى؟
- ☆ كِيَا صِفَتِ، (سَمِعَ) كَا اِطْلَاقِ مَخْلُوقِ پَرِ هُو سَكْتَا هِى كَهْ نِهَيْسْ؟ اِگَر نِهَيْسْ تُو كِيُوں؟

☆ مشرک کا انجام بتائیں اور قرآن و حدیث سے ثبوت دیں۔

☆ صرفی اور نحوی تلفظ کی الگ الگ تعریف کریں۔

☆ صرفی اور نحوی موضوعات الگ الگ بیان کریں۔

☆ صرفی اور نحوی موضوعات میں فرق واضح کریں۔

☆ دنیا میں آنے والا ہر بچہ اپنے ماحول کی زباں اور اُس کے محاورے کو اُصولِ گرامر کے مطابق بولنا جانتا ہے مگر وہ اُس زباں کی گرامر کے اُصول و ضوابط باقاعدہ طور پر دوسروں کو بتا نہیں سکتا آخر اس کی وجہ کیا ہے؟

الدرس الثالث

(مُحَادَثَةٌ) کیساتھ

۱ افعال کا جملوں میں استعمال مکالمے

مَاذَا سَمِعَ حَامِدٌ؟ يَا أَحْمَدُ!

اے احمد! حامد نے کیا سنا ہے؟

سَمِعَ حَامِدٌ صَوْتًا جَمِيلًا يَا أَسْتَاذُ!

اے استاذِ گرامی حامد نے ایک خوبصورت آواز سنی ہے۔

مَا هُوَ الصَّوْتُ الْجَمِيلُ؟ يَا أَحْمَدُ!

اے احمد! وہ کونسی خوبصورت آواز ہے؟

نَعَمْ يَا أَسَاذُ! إِنَّهُ لَصَوْتُ الْأَذَانِ

جی استاذِ گرامی! وہ تو اذان کی آواز ہے

يَا حَامِدُ! صِدْقًا سَمِعْتَ الْأَذَانَ؟

اے حامد! کیا آپ نے سچ سچ اذان سنی ہے؟

نَعَمْ يَا أَسْتَاذُ! حَقًّا سَمِعْتُ الْأَذَانَ

جی استاذِ گرامی! واقعاً میں نے اذان سنی ہے

هَلْ سَمِعَ أَحَدٌ غَيْرُكَ يَا حَامِدُ!

اے حامد! کیا آپ کے علاوہ بھی کسی نے سنی ہے؟

أَجَلُ يَا أَسْتَاذُ! إِنَّ طَارِقًا وَ مَحْمُودًا سَمِعَا الْأَذَانَ كَمَا سَمِعْتُ

جی استاذِ گرامی! بیشک طارق اور محمود نے بھی اذان سنی ہے جیسا کہ میں نے سنی

أَبْنَائِي الطَّلَبَةَ! هَلْ تَعْرِفُونَ مَا هُوَ الْأَذَانُ؟

میرے طالب علم بیٹو! کیا آپ جانتے ہیں کہ اذان کیا ہے؟

نَعَمْ يَا أَسْتَاذَنَا الْمُحْتَرَمَ! نَعْرِفُ الْأَذَانَ لِأَنَّا مُسْلِمُونَ

جی ہاں اے ہمارے استاذِ محترم! ہم اذان جانتے ہیں کیونکہ بلاشبہ ہم مسلمان ہ

أَيْهَا الطَّلَبَةُ الْأَعِزَّةُ! مَنْ مِنْكُمْ يُسْمِعُنِي الْأَذَانَ؟

میرے عزیز طالب علمو! آپ میں سے کون مجھے اذان سناتا ہے؟

يَا أَسْتَاذَنَا! كُلُّنَا يُحِبُّ أَنْ يُسْمِعَكَ الْأَذَانَ

اے ہمارے استاذ! ہم میں سے ہر ایک چاہ رہا ہے کہ آپ کو اذان سنائے۔

قُمْ يَا سَعِيدُ! اسْمِعِ الْأَذَانَ

سعید! آپ اٹھیں اور اذان سنائیں

طَيْبٌ يَا أَسْتَاذُ! سَأَسْمِعُكَ الْأَذَانَ

اے اُستاد! اچھا میں آپ کو اذان سناتا ہوں

فَلْيَتَفَضَّلْ مَشْكُورًا يَا سَعِيدُ!

سعید! تشریف لائیے ہم آپ کے مشکور ہیں

هَآ أَنَا أَبَدُ الْآذَانَ الْآنَ

لو! اب میں اذان شروع کر رہا ہوں

اللَّهُ أَكْبَرُ اللَّهُ أَكْبَرُ اللَّهُ أَكْبَرُ اللَّهُ أَكْبَرُ اللَّهُ أَكْبَرُ

اللہ تعالیٰ ہر لحاظ سے تمام مخلوق سے بہت بڑا ہے۔

أَشْهَدُ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ - أَشْهَدُ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ

میں بحیثیتِ مسلمان گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے

علاوہ کوئی بھی کسی قسم کی بندگی کے زبیا نہیں ہے۔

أَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللَّهِ - أَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللَّهِ

میں بحیثیتِ مسلمان گواہی دیتا ہوں کہ محمد ﷺ

اللہ کے بھیجے ہوئے پیغمبر ہیں۔

حَيَّ عَلَى الصَّلَاةِ - حَيَّ عَلَى الصَّلَاةِ

مسلمانو! نمازِ جماعت پڑھنے کیلئے مسجد میں چلے آؤ

حَيَّ عَلَى الْفَلَاحِ - حَيَّ عَلَى الْفَلَاحِ

مسلمانو! کامیابی دلانے والے نیک عمل کو کرنے

کے لئے مسجد میں چلے آؤ۔

اللَّهُ أَكْبَرُ اللَّهُ أَكْبَرُ

اللہ تعالیٰ ہر لحاظ سے تمام مخلوق سے بہت بڑا ہے۔

لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ

اللہ کے علاوہ کوئی بھی کسی قسم کی بندگی کے لائق نہیں ہے۔

أَيُّهَا الطَّلَبَةُ الْمُتَادِبُونَ! مَنْ الَّذِي كَانَ يُسْمِعُنَا الْآذَانَ الْآنَ؟

اے بادب طالبِ علمو! ابھی ہمیں کون اذان سن رہا تھا؟

يَا مُعَلِّمَنَا الشَّفِيقَ! زَمِيلُنَا سَعِيدًا أَسْمَعَنَا الْإِذَانَ

اے ہمارے مشفق! استاد! ہمارے ساتھی سعید نے ہمیں اذان سنائی ہے
ہَلْ اسْتَمَعْتُمْ لِإِذَانِهِ يَا أَوْلَادِ!

کیا آپ سب لڑکوں نے اُس کی اذان غور سے سنی تھی؟

نَعَمْ اسْتَمَعْنَا لِإِذَانِهِ (لِإِذَانِ سَعِيدٍ)

جی ہاں ہم نے اُس کی اذان (سعید کی اذان) غور سے سنی ہے

هَلْ سَمِعْتُمْ خَطَأً خِلَالَ إِذَانِهِ؟

کیا آپ لڑکوں نے اُس کی اذان کے دوران کوئی غلطی سنی؟

لَا مَا سَمِعْنَا (لَمْ نَسْمَعْ) أَيَّ خَطَأٍ فِي إِذَانِهِ

جی نہیں! ہم نے اُس کی اذان میں کوئی بھی غلطی نہیں سنی

هَلْ تَرَكَ جُزْءًا مِنَ الْإِذَانِ؟

کیا اُس نے اذان کا کوئی حصہ چھوڑا؟

لَا! مَا تَرَكَ (لَمْ يَتْرُكْ) أَيَّ جُزْءٍ مِنَ الْإِذَانِ

جی نہیں! اُس نے اذان کا کوئی حصہ نہیں چھوڑا

إِنْتَبَهُوا إِلَيَّ وَاسْتَمِعُوا الْكَلَامِي أَيُّهَا الْوَلَدِ!

بچو! توجہ میری طرف کر کے میری بات بغور سنو!

نَعَمْ يَا أَسْتَاذُ! مَاذَا تُرِيدُ مِنَّا؟

جی اُستازِ گرامی! آپ ہم سے کیا چاہتے ہیں؟

يَا أَوْلَادِي! انْبَهَيْكُمْ بَأَنِّي اسْمَعُ الْإِذَانَ غَدًا مِنْ كُلِّ طَالِبٍ

میرے بچو! میں آپ کو آگاہ کرتا ہوں کہ میں کل ہر طالب علم سے اذان سنوں گا

يَا أَسْتَاذُ! نَحْنُ مَسْرُورُونَ (فَرِحَانُونَ) بِهَذَا الْبَرْنَامَجِ

اے اُستازِ گرامی! ہم سب اس پروگرام سے خوش ہیں۔

يَا أَوْلَادِي! هَلْ تَعْرِفُونَ لِمَ اسْتَسْمِعْكُمْ الْإِذَانَ؟

میرے بچو! کیا آپ جانتے ہیں کہ میں آپ سے اذان کیوں سننا چاہتا ہوں؟

يَا أَسْتَاذُ! تُحِبُّ أَنْ نَحْفَظَ الْأَذَانَ جَيِّدًا أَوْ لَا نُنْسِيْ أَبَدًا
 اے اُستادِ گرامی! آپ چاہتے ہیں کہ ہم اذان کو خوب یاد کریں اور کبھی نہ بھولیں
 أَحْسَنْتُمْ يَا تَلَامِذَتِيْ! لَقَدْ صِرْتُمْ أَذْكَيَاءَ عَرَفْتُمْ قَصْدِيْ
 شاباش میرے شاگردو! بیشک آپ سمجھدار ہو چکے ہو آپ نے میرا ارادہ جان لیا
 يَا أَسْتَاذُ! نَشْكُرُكَ عَلَى تَشْجِيْعِكَ إِيَّانَا

اے اُستادِ گرامی! ہم آپ کی حوصلہ افزائی پہ شکر گزار ہیں۔

يَا عَمْرُ! ءَ تَذْكُرَانِ الْيَوْمَ حِصَّةَ تَسْمِيْعِ الْأَذَانِ؟

عمر! کیا آپ کو یاد ہے کہ آج اذان سنانے کی کلاس ہے؟

نَعَمْ يَا أَسْتَاذُ! أَنَا مُتَذَكِّرٌ لِبِرْنَا مَجِ الْيَوْمِ وَ أَنَا حَافِظٌ لِلدَّرْسِ

جی اُستادِ گرامی! مجھے آج کا پروگرام یاد ہے اور سبق بھی یاد ہے۔

مَا رَأَيْتُمْ؟ لَوْ يُسَامِعُ كُلُّ زَمِيلَيْنِ أَحَدُهُمَا الْآخَرَ

آپ سب کی کیا رائے ہے کہ اگر ہر دو ساتھی ایک دوسرے سے سبق سن لیتو؟

يَا أَسْتَاذُ! هَذَا اقْتِرَاحٌ جَمِيْلٌ وَ فِكْرَةٌ طَيِّبَةٌ

اے اُستادِ گرامی! یہ تو اچھی تجویز اور اچھی سوچ ہے۔

الْوَقْتُ سَيَنْتَهِيْ يَا أَوْلَادُ! أَخْبِرُونِيْ هَلْ أَحَدَكُمُ يَحْفَظُ الدَّرْسَ؟

بچو! وقت ختم ہوا چاہتا ہے مجھے بتاؤ! کہ کس کو سبق یاد نہیں ہے؟

عَدَدٌ قَلِيْلٌ مِنَ الطُّلَّابِ لَمْ يُسْمِعُوا يَا أَسْتَاذُ!

اُستادِ گرامی! طلبہ کی بہت کم تعداد ہے جنہوں نے اذان نہیں سنائی۔

مَنْ هُمْ؟ (مَا أَسْمَاءُهُمْ)

بتائیں وہ کون ہیں؟ اُن کے کیا نام ہیں؟

هُمْ: دُرَيْدٌ وَ مَرْتَدٌ وَ فَهْدٌ

جی وہ درید، مرشد اور فہد ہیں۔

أَوَّلَ مَرَّةٍ يُمَهَلُونَ وَ لَيَنْتَبَهُوا أَنَّهُمْ لَنْ يُسْمَعُوا مَرَّةً ثَانِيَةً

پہلی بار انہیں مہلت دی جاتی ہے اور وہ آگاہ رہیں کہ دوسری بار انہیں قطعاً معاف نہیں کیا جائے گا

هَلْ أُذِّنُ (نُودِي) لِصَلَاةِ الْفَجْرِ؟

کیا فجر کی اذان دی جا چکی ہے؟

نَعَمْ أُذِّنُ لَهَا۔

جی ہاں اذان دی جا چکی ہے۔

مَنْ أُذِّنُ (نَادِي) لَهَا؟

فجر کی اذان کس نے دی ہے؟

الْمُوذِّنُ الرَّاتِبُ أُذِّنُ (نَادِي) لَهَا

مقرر موذن نے اذان دی ہے۔

كَمْ وَلَدًا سَمِعَ الْاَذَانَ؟

کتنے لڑکوں نے اذان سنی ہے؟

الْوَالِدَانِ سَمِعَا الْاَذَانَ

دو لڑکوں نے اذان سنی ہے۔

مَنْ الْوَالِدَانِ سَمِعَا الْاَذَانَ؟

کن دو لڑکوں نے اذان سنی ہے؟

حَامِدٌ وَ خَالِدٌ سَمِعَا الْاَذَانَ

(حامد اور خالد نے اذان سنی ہے)

حَامِدَانِ سَمِعَا الْاَذَانَ

(حامد نام کے دو اشخاص نے اذان سنی)

مَنْ الْاَوْلَادُ سَمِعُوا الْاَذَانَ غَيْرُهُمَا؟

ان کے علاوہ اور کن لڑکوں نے اذان سنی ہے؟

حَامِدٌ وَ خَالِدٌ وَ مُحَمَّدٌ سَمِعُوا الْاَذَانَ

(حامد، خالد اور محمود نے اذان سنی ہے)

حَامِدُونَ سَمِعُوا الْاَذَانَ

حامد نام کے سب اشخاص نے اذان سنی ہے

يَا خَالِدُ! هَلْ سَمِعْتَ الْإِذَانَ؟

خالد! کیا آپ نے اذان سنی ہے؟

نَعَمْ! سَمِعْتُ الْإِذَانَ

جی! میں نے اذان سنی ہے

لَا! مَا سَمِعْتُ الْإِذَانَ

جی نہیں! میں نے اذان نہیں سنی

لِمَاذَا مَا سَمِعْتَ الْإِذَانَ؟

آپ نے اذان کیوں نہ سنی؟

لَأَنِّي كُنْتُ نَائِمًا فِي الْغُرْفَةِ

کیونکہ میں کمرے میں سو رہا تھا۔

أَيُّهَا الْمُسْلِمُ! هَلْ سَمِعْتَ الْإِذَانَ؟

اے مسلمان! کیا آپ نے اذان سنی؟

نَعَمْ! سَمِعْتُ الْإِذَانَ

جی! میں نے اذان سنی

مَتَى سَمِعْتَ الْإِذَانَ؟

آپ نے کب اذان سنی؟

سَمِعْتُ الْآنَ

ابھی سنی ہے

هَلْ سَمِعْتُمَا الْإِقَامَةَ؟ يَا خَالِدُ وَ مَحْمُودُ!

خالد اور محمود! کیا آپ دونوں نے اقامت سنی ہے؟

نَعَمْ يَا أَبَانَا! سَمِعْنَا الْإِقَامَةَ

جی ہمارے ابا جان! ہم نے اقامت سنی ہے

هَلْ سَمِعْتُمَا تَكْبِيرَةَ الْإِحْرَامِ؟ يَا أَنَسُ وَ نَافِعُ!

انس اور نافع! کیا آپ دونوں نے تکبیر تحریمہ سنی؟

نَعَمْ يَا أَخَانَا! سَمِعْنَا تَكْبِيرَةَ الْإِحْرَامِ

جی ہمارے بھائی جان! ہم نے تکبیر تحریمہ سنی ہے

كَيْفَ سَمِعْتُمَا تَكْبِيرَةَ الْإِحْرَامِ؟ يَا مَاجِدُ وَسَلِيمُ!

ماجد اور سلیم! بتاؤ آپ دونوں نے تکبیر تحریمہ کیسے سنی؟

يَا عَمَّنَا! سَمِعْنَا تَكْبِيرَةَ الْإِحْرَامِ مُشَافَهَةً (شَفَاهًا)

جی ہمارے چچا جان! ہم نے تکبیر تحریمہ براہ راست سنی ہے

يَا ابْنِي! هَلْ تَعْرِفُ مَا هِيَ تَكْبِيرَةُ الْإِحْرَامِ؟

میرے بیٹے! کیا آپ جانتے ہیں کہ تکبیر تحریمہ کیا ہوتی ہے؟

نَعَمْ يَا ابْنِي! أَعْرِفُ تَكْبِيرَةَ الْإِحْرَامِ جَيِّدًا

جی میرے ابو! میں تکبیر تحریمہ کو اچھی طرح جانتا ہوں

☆ اِذْنُ اسْمِعْنِيهَا اَمْنَحْكَ جَائِزَةً

پھر تو وہ مجھے سنادیں میں آپ کو انعام دوں گا

هِيَ كَلِمَةُ (اللَّهُ أَكْبَرُ) يَقُولُهَا الْمُصَلِّي عِنْدَ مَا يَفْتَتِحُ الصَّلَاةَ

سنیے! تکبیر تحریمہ (اللہ اکبر) کے الفاظ ہیں جن کو نماز پڑھنے والا کہا کرتا ہے جب وہ نماز کو شروع کرتا ہے

أَحْسَنْتَ يَا ابْنِي! أَجَبْتَ جَيِّدًا

شاباش بیٹے! آپ نے درست جواب دیا

أَبِي الْحَبِيبِ أَعْطِنِي جَائِزَتِي وَفَاءً أَبْعَثِكَ

میرے پیارے ابو! مجھے میرا انعام دیجئے! اپنا وعدہ پورا کرتے ہوئے

يَا ابْنِي! هَذِهِ الْفُرُوسُ خُذْهَا زَادَكَ اللَّهُ عِلْمًا

میرے بیٹے! یہ ہزار روپے لیجئے! اللہ آپ کو اور علم دے (آمین)

يَا حَبِيبِي! هَلْ سَمِعْتَ التَّامِينَ؟

میرے پیارے! کیا آپ نے آئین سنی ہے؟

نَعَمْ! سَمِعْتُ

جی! میں نے سنی ہے

أَنَا مَا سَمِعْتُ (أَنَا لَمْ أَسْمَعُ

جی! میں نے نہیں سنی)

يَا بُنَيَّ! هَلْ سَمِعْتَ التَّامِينَ؟

میرے پیارے بیٹے! کیا آپ نے آئین سنی ہے؟

أَبِي الْمُحْتَرَمِ! مَا هُوَ التَّامِينَ؟

میرے قابلِ احترام ابو! آئین کس کو کہتے ہیں؟

إِبْنِي الْعَزِيزِ! اِسْمَعُ

میرے پیارے! بیٹے! سنئے!

مَاذَا أَسْمَعُ مِنْكَ؟ يَا أَبِي!

میرے ابو جان! میں آپ سے کیا سنوں؟

يَا ابْنِي! اِسْمَعُ مِنِّي التَّامِينَ الَّذِي سَأَلْتَنِي عَنْهُ

میرے بیٹے! آپ مجھ سے آئین سنئے! جس کے متعلق آپ نے مجھ سے پوچھا ہے

نَعَمْ قُلْ لِي يَا أَبِي!

جی میرے ابو! آپ مجھے بتا دیجئے!

يَا ابْنِي! التَّامِينَ: هِيَ كَلِمَةُ (آمِينَ)

میرے بیٹے! آئین سے لفظ (آئین) کہنا ہی مراد ہے

مَا مَعْنَاهَا؟ يَا أَبِي!

میرے ابو! اس لفظ آئین کا کیا مطلب ہے؟

يَا ابْنِي! مَعْنَاهَا: رَبِّ تَقَبَّلْ (اِسْتَجِبْ) دُعَائِي وَ عِبَادَتِي

میرے بیٹے! اس لفظ آئین کا مطلب ہے: اے میرے خالق! اے میرے مالک! اے میرے رازق! اے میری سب عبادتوں کے لائق

بادشاہ! آپ میری دعا اور عبادت کو قبول فرمائیجئے!

يَا أَبِي! فِي أَيِّ مَوْضِعٍ يُقَالُ (آمِينَ)؟

میرے ابو! آئین کس موقع پر کہی جاتی ہے؟

يَا ابْنِي! يُقَالُ كَلِمَةُ آمِينَ فِي نَهَايَةِ كُلِّ كَلِمَةٍ دُعَائِيَّةٍ

میرے بیٹے! آمین ہر دعائیہ الفاظ کے اختتام پر کہی جاتی ہے

يَا بَنِي! اَتَعْرِفُ لِمَ يُقَالُ آمِينَ؟

میرے بیٹے! کیا آپ جانتے ہیں کہ آمین کیوں کہی جاتی ہے؟

لَا نَهَا يَسْتَوْجِبُ قَبُولَ الدُّعَاءِ وَيُحِبُّهَا اللَّهُ سُبْحَانَهُ،

اس لئے کہ آمین دعا کو قبول کروا لیتی ہے نیز آمین کہنا اللہ تعالیٰ کو پسند بھی ہے

مَا مَعْنَى الْفَاتِحَةِ؟ يَا عُثْمَانُ!

عثمان! فاتحہ کا کیا مطلب ہے؟

يَا حَامِدُ! مَعْنَى الْفَاتِحَةِ: اِفْتِتَاحٌ وَبِدَايَةٌ وَتَمَهِيدٌ

اے حامد! فاتحہ کا مطلب آغاز کرنے، شروع کرنے اور سنوارنے کے ہیں

أَيْهَا الْمُعَلِّمُ! أَخْبِرْنِي! لِمَاذَا سُمِّيَتْ هَذِهِ السُّورَةُ بِالْفَاتِحَةِ؟

استاد گرامی! مجھے بتادیں! کہ اس سورت کا نام فاتحہ کیوں رکھا گیا ہے؟

تَلَامِدَتِي! سُمِّيَتْ هَذِهِ السُّورَةُ بِالْفَاتِحَةِ لِأَنَّ الْقُرْآنَ أُفْتِتِحُ بِهِ عِنْدَ مَا دُوِّنَ كَمَا تَرَوْنَ الْآنَ

میرے شاگردو! اس سورت کا نام فاتحہ اس لئے رکھا گیا ہے کیونکہ یہ سورت قرآن کے شروع میں ترتیب دی گئی ہے جب قرآن کو کتابی شکل دی

گئی جیسا کہ اب آپ دیکھ رہے ہیں قرآن کو کتابی شکل دی گئی جیسا کہ اب آپ دیکھ رہی ہیں

☆ يَا أَبِي! هَلْ سُورَةُ الْفَاتِحَةِ دُعَاءٌ؟

☆ میرے ابو! کیا سورۃ فاتحہ دعا ہے؟

☆ نَعَمْ يَا بَنِي! إِنَّهَا سُورَةُ الدُّعَاءِ

☆ جی میرے بیٹے! بلاشبہ یہ سورت دعا والی سورت ہے

☆ اَلِهَذِهِ السُّورَةُ اَسْمَاءٌ اُخْرَى؟ يَا اَخِي!

☆ اے میرے بھائی! کیا اس سورت کے اور بھی نام ہیں؟

☆ اَجَلُ! اَلِهَذِهِ السُّورَةُ اَسْمَاءٌ عَدِيدَةٌ يَا اَخِي!

☆ جی میرے بھائی! اس سورت کے کئی اور نام بھی ہیں

☆ مَا هِيَ اَهْمُ اَسْمَائِهَا؟ (اس کے زیادہ اہم نام کونسے ہیں؟)

☆ اَهْمُ اَسْمَائِهَا: سُورَةُ الشِّفَاءِ وَ سُورَةُ الْحَمْدِ وَ سُورَةُ السَّبْعِ الْمَثَانِي

☆ اس کے زیادہ اہم نام: سورۃ شفاء، سورۃ حمد اور سبع المثانی ہیں

☆ مَا هِيَ أَشْهَرُ أَسْمَائِهَا؟ (اس کے زیادہ مشہور نام کون سے ہیں؟)

☆ أَشْهَرُ أَسْمَائِهَا: سُورَةُ الْفَاتِحَةِ وَ سُورَةُ الدُّعَاءِ وَ سُورَةُ الصَّلَاةِ

☆ اس کے زیادہ مشہور نام: سورۃ فاتحہ، سورۃ دعائیں سورۃ نماز ہیں

☆ دَلَّنِي يَا أَسْتَاذُ! عَنِ مَشْرُوعِيَةِ التَّأْمِينِ

☆ اُستاد جی! مجھے آئین کی شرعی حیثیت کے بارے میں بتائیے!

☆ تَلْمِيذِي! إِنَّ التَّأْمِينَ سُنَّةٌ مُؤَكَّدَةٌ

☆ میرے شاگردو! یقین جانئے! کہ آئین کہنا تا کیدی سنت ہے

☆ اُستادِی! مَا هِيَ سُنَّةٌ مُؤَكَّدَةٌ؟

☆ میرے اُستاد! تا کیدی سنت کس کو کہتے ہیں؟

☆ تَلْمِيذِي! السُّنَّةُ الْمُؤَكَّدَةُ هِيَ الَّتِي دَاوَمَ عَلَيْهَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ

☆ میرے شاگردو! تا کیدی سنت وہ ہے جس کو اللہ کے رسول ﷺ نے بلا ناغہ کیا ہو اور کبھی نہ چھوڑی ہو

☆ مُعَلِّمِي الشَّفِيقِ! مَا مَعْنَى دَاوَمَ عَلَيْهَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ؟

☆ میرے مہربان اُستاد! (دَاوَمَ عَلَيْهَا رَسُولُ اللَّهِ) کا مطلب

☆ يَا ابْنِي! مَا بِكَ؟ (مَا شَأْنُكَ؟) أَمَا شَرَحْتُ الْآنَ؟

☆ میرے بیٹے! کیا ہوا ہے آپ کو؟ کیا میں نے ابھی بتا نہیں دیا؟

☆ عَفْوًا يَا أَسْتَاذُ! أَرَجُوكَ أَنْ تُعِيدَهُ، (أَنْ تُكْرِرَهُ) مَرَّةً ثَانِيَةً

☆ اُستاد جی! معاف کیجئے! میں آپ سے التماس کرتا ہوں کہ اس بات کو ایک بار پھر دہرا دیجئے!

☆ تَلْمِيذِي! مَعْنَى (دَاوَمَ عَلَيْهَا) وَاطْبَ عَلَيْهَا إِلَى أَنْ مَاتَ ﷺ

☆ میرے شاگردو! (دَاوَمَ) کا معنی ہے کہ اس پر مرتے دم تک عمل پیرا رہے ہیں

☆ اُستادِی! الْآنَ فَهَمْتُ جَيِّدًا

☆ میرے اُستاد! اب میں صحیح سمجھ گیا ہوں

☆ تَلَامِيذِي! صَدَقَ مَنْ قَالَ: إِنَّ الْعِلْمَ يَحْصُلُ بِالسُّؤَالِ وَالتَّكْرَارِ

☆ میرے شاگردو! جس نے بھی کہا سچ کہا کہ علم درحقیقت پوچھنے اور دہرانے سے حاصل ہوتا ہے

☆ يَا تَلْمِيزِي! أَلَمْ تَسْمَعِ التَّامِينَ؟

☆ اے میرے شاگرد! کیا آپ نے آئین نہیں سنی؟

☆ لَا مَا سَمِعْتُ (لَمْ أَسْمَعْ) لِأَنَّيُ فَاتْتَنِي الرَّكْعَتَانِ الْأُولَيَانِ النَّانِ تُجَهَرُ فِيهِمَا الْقِرَاءَةُ

☆ جی نہیں! میں نے آئین نہیں سنی اس لئے کہ مجھ سے پہلی دو رکعتیں چھوٹ گئی تھیں جن میں باواز بلند قراءت کی جاتی ہے۔

☆ هَلْ سَمِعْتُمَا التَّامِينَ؟ يَا مُصَلِّيَانِ!

☆ اے دو مرد نمازیو! کیا آپ دونوں نے آئین سنی ہے؟

☆ نَعَمْ سَمِعْنَا التَّامِينَ لِأَنَّنا شَارَكْنَا الْجَمَاعَةَ مَعَ التَّكْبِيرَةِ الْأُولَى

☆ يَا مُصَلِّيَانِ! هَلْ سَمِعْتُمَا تَسْلِيمَةَ الْإِمَامِ؟

☆ اے دو مرد نمازیو! کیا آپ دونوں نے امام کے سلام کی آواز سنی؟

☆ نَعَمْ سَمِعْنَا تَسْلِيمَةَ الْإِمَامِ

☆ جی ہاں! ہم نے امام کے سلام کی آواز سنی

☆ مَاذَا قَالَ عِنْدَ تَسْلِيمَتِهِ يَمِينًا وَشِمَالًا؟

☆ قَالَ عِنْدَ تَسْلِيمَتِهِ إِلَى كِلَا الْجَانِبَيْنِ: السَّلَامُ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَةُ اللَّهِ

☆ أَيُّهَا الْمُصَلِّيَانِ هَلْ سَمِعْتُمَا التَّامِينَ؟

☆ اے دو (مرد) نمازیو! کیا آپ دونوں نے آئین سنی ہے؟

☆ هَلْ كِلَاكُمْ سَمِعْتُمَا التَّامِينَ؟

☆ کیا آپ دونوں مردوں نے آئین سنی ہے؟

☆ نَعَمْ! كِلَانَا سَمِعْنَا التَّامِينَ

☆ جی ہاں! ہم دونوں مردوں نے آئین سنی ہے

☆ لَا! مَا سَمِعْنَا (لَمْ نَسْمَعْ) التَّامِينَ

☆ جی نہیں! ہم نے آئین نہیں سنی ہے

☆ أَيُّهَا الْمُصَلُّونَ! هَلْ سَمِعْتُمُ التَّامِينَ؟

☆ اے مرد نمازیو! کیا آپ سب نے آئین سنی ہے؟

☆ نَعَمْ! كُلُّنَا (جَمِيعُنَا) سَمِعْنَا التَّامِينَ

☆ جی ہاں! ہم سب نے آمین سنی ہے

☆ نَعْمُ كُلُّنَا (جَمِيعُنَا) سَمِعُوا لِتَأْمِينِ

☆ جی ہاں! ہم سب نے آمین سنی ہے

☆ نَعْمُ! بَعْضُنَا سَمِعُوا وَبَعْضُنَا لَمْ يَسْمَعُوا

☆ جی ہاں! ہم مردوں میں سے چند ایک نے سنی ہے اور چند ایک نے نہیں سنی۔

لَا! مَا أَحَدٌ مِّنَّا سَمِعَ التَّأْمِينَ

جی نہیں! ہم مردوں میں سے کسی نے بھی آمین نہیں سنی۔

أَيُّهَا الرِّجَالُ! هَلْ سَمِعْتُمُ التَّأْمِينَ؟

حضرات! کیا آپ لوگوں نے آمین سنی ہے؟

نَعْمُ! سَمِعْنَا

جی! ہم نے سنی ہے۔

لَا! مَا سَمِعْنَا

جی نہیں! ہم نے نہیں سنی۔

لَا! لَمْ نَسْمَعْ

جی نہیں! ہم نے نہیں سنی۔

هَلْ سَمِعْتُمَا قِرَاءَةَ الْفَاتِحَةِ؟ يَا زَيْدَانِ!

اے زید نامی دولڑکو! کیا تم دونوں نے فاتحہ کی قرأت سنی ہے؟

هَلْ سَمِعْتُمُ تَأْمِينَ الْإِمَامِ؟ يَا طَارِقُ وَ عَدْنَانُ وَ فَرِحَانُ!

اے طارق، عدنان اور فرحان! کیا آپ تینوں نے امام کی آمین کی آواز سنی ہے؟

هَلْ سَمِعْتُمُ تَكْبِيرَاتِ الْعِيدِ؟ أَيُّهَا الْمُؤْمِنُونَ!

اے ایمان والو! کیا آپ سب نے عید کی تکبیرات سنی ہیں؟

هَلْ سَمِعْتُمُ دُعَاءَ الْقُنُوتِ؟ أَيُّهَا الْمُسْلِمُونَ!

اے مسلمانو! کیا آپ نے دعائے قنوت سنی ہے؟

هَلْ سَمِعْتُمُ دُعَاءَ الْوَتْرِ؟ أَيُّهَا الْمُصَلُّونَ!

اے نمازیو! کیا آپ نے وتر کی دعا سنی ہے؟

هَلْ سَمِعْتُمْ دُعَاءَ قُنُوتِ النَّازِلَةِ؟ أَيُّهَا الْاَبْنَاءُ!

اے بیٹو! کیا آپ سب نے مصیبت کے وقت پڑھی جانے والی دعائے قنوت سنی ہے؟

هَلْ سَمِعْتُمْ تَسْلِيمَ الْاِمَامِ؟ يَا صُهَيْبُ وَعُمَيْرُ وَعَزِيْرُ!

اے صہیب، عمیر اور عزیر! کیا آپ سب نے امام کے سلام کی آواز سنی ہے؟

سبق نمبر تین پر اسلہ و تمارین

درج ذیل فعلوں کو عربی سوالیہ جملوں میں استعمال کرتے ہوئے عربی میں ہی موزون جواب دیں:

سَمِعَ

سَمِعَا

سَمِعُوا

سَمِعْتُ

سَمِعْنَا

سَمِعْنِ

سَمِعْتِ

سَمِعْتُمَا

سَمِعْتُمْ

سَمِعْتِ

سَمِعْتُمَا

سَمِعْتُنَّ

سَمِعْتُمْ

سَمِعْنَا

اَسْمَعُ

اَسْمَعَا

اَسْمَعُوا

أَسْمَعْتُ
أَسْمَعْنَا
أَسْمَعَنَّ
أَسْمَعْتِ
أَسْمَعْتُمْ
أَسْمَعْتِ
أَسْمَعْتُمَا
أَسْمَعْنِي
أَسْمَعْتُ
أَسْمَعْنَا
إِسْتَمِعَ
إِسْتَمَعَا
إِسْتَمِعُوا
إِسْتَمَعْتُ
إِسْتَمَعْنَا
إِسْتَمَعَنَّ
إِسْتَمَعْتِ
إِسْتَمَعْتُمْ
إِسْتَمَعْتِ
إِسْتَمَعْتُمَا
إِسْتَمَعْنِي

عربی میں جواب دیں:

☆ مَا هِيَ تَكْبِيرَةُ الْإِحْرَامِ؟

☆ مَا هُوَ التَّامِينُ؟

☆ مَا مَعْنَى (امِين)؟

☆ مَتَى يُقَالُ امِين؟

☆ يَا زَيْنَبُ هَلْ تَعْرِفِينَ تَكْبِيرَةَ الْإِحْرَامِ؟

☆ مَا مَعْنَى الْفَاتِحَةِ؟

☆ لِمَاذَا سُمِّيَتْ سُورَةُ الْفَاتِحَةِ بِالْفَاتِحَةِ؟

☆ إِلَهَذِهِ السُّورَةِ أَسْمَاءٌ أُخْرَى؟ وَمَاهِيَ؟

☆ يَا خَدِيجَةُ! لِمَاذَا لَمْ تَسْمَعِي التَّامِينَ؟

☆ مَاذَا سَمِعَ حَامِدٌ؟

☆ مَاذَا سَمِعَتْ حَامِدَةٌ؟

☆ مَكَامَهُ كَسْ كَوَكْتَهُ هِيَ؟

☆ مَكَامُهُ كَادُوسِرَا نَامُ كَيْسَ؟

☆ مَكَامُهُ فِي أَرْبَعِ (يَا) (أَيْهَا) (أَيْتُهَا) بَارِبَارٍ پڑھا ہے بتائیے! کہ ☆ ان تینوں کے استعمال میں کیا فرق ہے؟

درج ذیل افعال کے استعمال کا فرق واضح کریں۔

(سَمِعَ) (سَمِعْتُ) (سَمِعْتُمْ) (سَمِعْتُنَّ) (سَمِعْتُ)

(سَمِعَا) (سَمِعْتَا) (سَمِعْتُمَا)

(سَمِعُوا) (سَمِعْنَ) (سَمِعْتُمْ) (سَمِعْتُنَّ) (سَمِعْنَا)

☆ (أَسْمِعُ) اور أَسْمِعِي میں فرق بتائیں۔

☆ (أَسْمَعُ) اور (أَسْمَعِي) میں فرق بتائیں۔

☆ (مُصَلِّيٌّ) اور مُصَلِّيَّةٌ میں میں فرق کریں۔

☆ (مُصَلِّيَانِ) اور مُصَلِّيَاتِنِ میں فرق کریں۔

☆ (مُصَلُّونَ) اور (مُصَلِّيَاتٍ) میں فرق کریں۔

☆ مَاذَا. هَلْ. أ. کے معانی بتائیں۔

☆ كَلَّا. كَلَّتَا تشنہ کی تاکید کیلئے استعمال ہوتے ہیں آپ محادثے سے اس قسم کے جملوں کو الگ کریں۔

☆ کُلُّ جَمِيعُ جمع کی تاکید کیلئے استعمال ہوتے ہیں آپ حادثے سے اس قسم کے جملوں کو الگ کریں۔

الدرس الرابع

افعال کا جملوں میں استعمال مکالمے کیساتھ

مَاذَا سَمِعْتُ حَامِدَةً؟ يَا فَرِيدَةَ!

اے فریدہ! حامدہ نے کیا سنا ہے؟

سَمِعْتُ حَامِدَةً صَوْتًا جَمِيلًا يَا أُسْتَاذَةَ!

اے اُستانی! حامدہ نے ایک خوبصورت آواز سنی ہے۔

مَا هُوَ الصَّوْتُ الْجَمِيلُ؟ يَا فَرِيدَةَ!

اے فریدہ! وہ کونسی خوبصورت آواز ہے؟

نَعَمْ يَا أُسَاذُ! إِنَّهُ لَصَوْتُ الْأَذَانِ
 جی اُستازِ گرامی! وہ تو اذان کی آواز ہے
 يَا حَامِدَةُ صِدْقًا سَمِعْتَ الْأَذَانَ؟
 اے حامدہ! کیا آپ نے سچ مچ اذان سنی ہے؟
 نَعَمْ يَا أُسْتَاذَتِي! حَقًّا سَمِعْتُ الْأَذَانَ
 جی اُستانی صاحبہ! واقعاً میں نے اذان سنی ہے
 هَلْ سَمِعْتَ أَحَدًا غَيْرُكَ يَا حَامِدَةُ؟
 اے حامدہ! کیا آپ کے علاوہ بھی کسی نے سنی ہے؟
 أَجَلُ يَا أُسْتَاذَتِي! إِنَّ زَيْنَبَ وَ مَحْمُودَةَ سَمِعَتَا الْأَذَانَ كَمَا سَمِعْتُ
 هَلْ سَمِعْتَ حَامِدَةُ صَوْتًا؟
 کیا حامدہ نے کوئی آواز سنی ہے؟
 نَعَمْ! سَمِعْتُ حَامِدَةُ صَوْتًا حَسَنًا
 جی ہاں! حامدہ نے ایک خوبصورت آواز سنی ہے
 مَاذَا سَمِعْتَ حَامِدَةُ؟
 حامدہ نے کیا سنا ہے
 سَمِعْتُ حَامِدَةُ الْأَذَانَ
 (حامدہ نے اذان سنی ہے)
 بَنَاتِي الطَّالِبَاتِ! هَلْ تَعْرِفْنَ مَا هُوَ الْأَذَانُ؟
 میری طالبات بیٹیو! کیا آپ جانتی ہیں کہ اذان کیا ہے؟
 نَعَمْ يَا أُسْتَاذَتَنَا الْمُحْتَرَمَةَ! نَعْرِفُ الْأَذَانَ لِأَنَّا مُسْلِمَاتُ
 جی ہاں اے ہماری قابلِ احترام اُستانی! ہم اذان جانتی ہیں کیونکہ بلاشبہ ہم مسلمان خواتین ہیں
 أَيُّهَا الطَّالِبَاتُ الْعَزِيزَاتُ! مَنْ مِنْكُمْ تَسْمَعُنِي الْأَذَانَ
 اے پیاری طالبات! آپ میں سے کون مجھے اذان سناتی ہے؟
 يَا أُسْتَاذَتَنَا! كُلُّنَا نُحِبُّ أَنْ تُسْمِعَكَ الْأَذَانَ

اے ہماری اُستانی ! ہم میں سے ہر طالبہ چاہ رہی ہے کہ آپ کو اذان سنائے ۔

قَوْمِي يَا فَرِيدَةَ! اَسْمِعِي الْاَذَانَ

فریدہ! آپ اٹھیں اور اذان سنائی

زَيْنُ يَا اُسْتَاذَةَ! سَاَسْمِعُكَ الْاَذَانَ

اے اُستانی! اچھا میں آپ کو اذان سناتی ہوں

فَلتَتَفَضَّلْ مَشْكُورَةً يَا فَرِيدَةَ!

فریدہ! تشریف لائیے ہم آپ کے مشکور ہیں

هَآ اَنَا اَبَدًا الْاَذَانَ الْاَنَ

لو! اب میں اذان شروع کر رہی ہوں

اَللّٰهُ اَكْبَرُ اَللّٰهُ اَكْبَرُ۔ اَللّٰهُ اَكْبَرُ اَللّٰهُ اَكْبَرُ

اللہ ہر لحاظ سے تمام مخلوق سے بہت بڑا ہے۔

اَشْهَدُ اِلَّا اِلَهَ اِلَّا اللّٰهُ۔ اَشْهَدُ اِلَّا اِلَهَ اِلَّا اللّٰهُ

میں بحیثیتِ مسلمان خاتون گواہی دیتی ہوں کہ اللہ کے علاوہ کوئی بھی کسی قسم کی بندگی کے زیبا نہیں ہے۔

اَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ اَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ

میں بحیثیتِ مسلمان خاتون گواہی دیتی ہوں کہ محمد ﷺ اللہ کے بھیجے ہوئے پیغمبر ہیں۔

حَيَّ عَلَي الصَّلَاةِ۔ حَيَّ عَلَي الصَّلَاةِ

مسلمان عورتو! نماز کیلئے چلی آؤ

حَيَّ عَلَي الْفَلَاحِ۔ حَيَّ عَلَي الْفَلَاحِ

مسلمان عورتو! کامیابی دلانے والے نیک عمل کو کرنے کے لئے چلی آؤ۔

اَللّٰهُ اَكْبَرُ اَللّٰهُ اَكْبَرُ

اللہ تعالیٰ ہر لحاظ سے تمام مخلوق سے بہت بڑا ہے۔

لَا اِلَهَ اِلَّا اللّٰهُ

اللہ کے علاوہ کوئی بھی کسی قسم کی بندگی کے زیبا نہیں ہے۔

اَيُّهَا الطَّالِبَاتُ الْمُتَادِبَاتُ! مَنِ التِّي كَانَتْ تُسْمِعُنَا الْاَذَانَ الْاَنَ؟

اے باادب طالبات! ابھی ہمیں کون اذان سنارہی تھی؟

يَا مُعَلِّمَتِنَا الشَّفِيقَةَ! زَمِيلَتِنَا فَرِيدَةَ أَسْمَعْتِنَا الْإِذَانَ

اے ہماری مشفق اُستانی! ہماری سہیلی فریدہ نے ہمیں اذان سنائی ہے

هَلْ اسْتَمَعْتُنَّ لِإِذَانِهَا يَا بَنَاتُ!

کیا آپ سب لڑکیوں نے اُس کی اذان غور سے سنی تھی؟

نَعَمْ اسْتَمَعْنَا لِإِذَانِهَا (لِإِذَانِ فَرِيدَةَ)

جی ہاں ہم نے اُس کی اذان (فریدہ کی اذان) غور سے سنی ہے

هَلْ سَمِعْتُنَّ خَطَاً اثنَاءَ اذَانِهَا؟

کیا آپ لڑکیوں نے اُس کی اذان کے دوران کوئی غلطی سنی؟

لَا! مَا سَمِعْنَا (لَمْ نَسْمَعْ) أَيَّ خَطَاً فِي اذَانِهَا

جی نہیں ہم نے اُس کی اذان میں کوئی بھی غلطی نہیں سنی۔

هَلْ تَرَكَتُ جُزْءًا مِنَ الْإِذَانِ؟

کیا اُس نے اذان کا کوئی حصہ چھوڑا؟

لَا! مَا تَرَكَتُ (لَمْ تَتْرُكْ) أَيَّ جُزْءٍ مِنَ الْإِذَانِ

جی نہیں اُس نے اذان کا کوئی حصہ نہیں چھوڑا۔

انْتَبِهْنَ إِلَيَّ وَاسْتَمِعْنَ لِكَلَامِي أَيَّتُهَا الْبَنَاتُ!

اے بیٹیو! اپنی توجہ میری طرف کر لو اور میری بات غور سے سنو!

نَعَمْ يَا أُسْتَاذَةَ! مَاذَا تُرِيدِينَ مِنَّا؟

جی اُستانی صاحبہ! آپ ہم سے کیا چاہتی ہیں؟

يَا بَنَاتِي! انْبَهِكُنَّ بَأَنِّي اسْمَعُ الْإِذَانَ غَدًا مِنْ كُلِّ طَالِبَةٍ

میری بیٹیو! میں آپ سب کو آگاہ کرتی ہوں کہ کل میں ہر طالبہ سے اذان سنوں گی

يَا أُسْتَاذَةَ! نَحْنُ مَسْرُورَاتُ (فَرَحَانَاتُ) بِهَذَا الْبَرْنَامِجِ

جی اُستانی صاحبہ! ہم سب اس پروگرام سے خوش ہیں

يَا بَنَاتِي! هَلْ تَعْرِفْنَ لِمَ اسْتَسْمِعُكُنَّ الْإِذَانَ؟

میری بیٹو! کیا آپ جانتی ہیں کہ میں آپ سے اذان کیوں سچا رہی ہوں؟

يَا اُسْتَاذَةُ! تُحِبِّينَ اِنْ نَحْفَظَ الْاِذَانَ جَيِّدًا اَوْ لَا نَنْسِيْ

جی اُستانی صاحبہ! آپ چاہتی ہیں کہ ہم اذان کو خوب یاد کر لیں اور بھول نہ جائیں

اَحْسَنْتُنَّ يَا تَلْمِيذَاتِي! لَقَدْ صِرْتُنَّ ذَكِيَّاتٍ عَرَفْتُنَّ قَصْدِي

شباباش میری شاگردو! یقیناً آپ سمجھدار ہو چکی ہیں آپ نے میرا ارادہ جان لیا

يَا اُسْتَاذَةُ! نَشْكُرُكَ عَلٰى تَشْجِيْعِكَ اَيَّانَا

اُستانی صاحبہ! ہماری حوصلہ افزائی کرنے پہ ہم آپ کا شکریہ ادا کرتی ہیں

يَا فَرْحَانَةُ! تَذْكُرِينَ اَنَّ الْيَوْمَ حِصَّةُ تَسْمِيْعِ الْاِذَانِ؟

اے فرحانہ! کیا آپ کو یاد ہے کہ آج اذان سنانے کی کلاس ہے؟

نَعَمْ يَا اُسْتَاذَةُ! اَنَا مُتَذَكِّرَةٌ لِبِرْنَا مَجِ الْيَوْمِ وَاَنَا حَافِظَةٌ لِلدَّرْسِ

اے اُستانی صاحبہ! مجھے آج کا پروگرام یاد ہے اور سبق بھی

مَا رَأَيْكُنَّ يَا تَلْمِيذَاتِي؟ لَوْ تَسَامِعُ كُلُّ زَمِيْلَتَيْنِ اِحْدَاهُمَا الْاُخْرٰى

میری شاگردو! آپ سب کا کیا خیال ہے؟ اگر دو دو سھیلیاں ایک دوسری سے سبق سن لے تو؟

يَا اُسْتَاذَةُ! هَذَا اِفْتِرَاحٌ جَمِيْلٌ وَفِكْرَةٌ طَيِّبَةٌ

اُستانی صاحبہ! یہ تو اچھی تجویز اور اچھی سوچ ہے

الْوَقْتُ سَيَنْتَهِيْ يَا بَنَاتُ! اَخْبِرْنِيْ هَلْ وَاِحْدَةٌ لَمْ تَحْفَظِ الدَّرْسَ؟

بیٹو! وقت ختم ہوا چاہتا ہے مجھے بتائیں کہ کس کس کو سبق یاد نہیں ہے؟

عَدَدٌ ضَعِيْلٌ مِنَ الطَّالِبَاتِ لَمْ يُسْمِعَنَّ

طالبات کی تھوڑی تعداد نے سبق نہیں سنایا

مَنْ هُنَّ؟ (مَا اَسْمَاؤُهُنَّ)

وہ طالبات کون ہیں ان کے نام کیا ہیں؟

هُنَّ: ثَمِيْنَةُ وَ ثَمْرِيْنَةُ وَ سَفِيْنَةُ

وہ طالبات ثمینہ، ثمرینہ اور سفینہ ہیں

اَوَّلَ مَرَّةٍ يُمَهِّلْنَ وَلِيَنْتَبِهْنَ اَنْهِنَّ لَنْ يُسْمَحَنَّ مَرَّةً ثَانِيَةً

ان کو پہلی بار مہلت دی جاتی ہے اور یہ لڑکیاں آگاہ رہیں کہ دوسری بار ہرگز معاف نہیں کیا جائے گا
هَلْ أُذِّنُ (نُودِي) لِصَلَاةِ الظُّهْرِ؟

کیا ظہر کی اذان ہو چکی ہے؟

مَنْ أَذَّنَتْ (نَادَتْ) لَهَا؟

ظہر کی اذان کس نے دی ہے؟

الْمَوْذِنَةُ الرَّائِيَةُ أَذَّنَتْ (نَادَتْ) لَهَا

مقرر مؤذنہ نے اذان دی ہے

كَمْ بِنْتًا سَمِعَتْ الْإِذَانَ؟

کتنی لڑکیوں نے اذان سنی

الْبِنْتَانِ سَمِعَتَا الْإِذَانَ

دو لڑکیوں نے اذان سنی ہے

مَنْ هُمَا؟ مَا إِسْمُهُمَا؟

وہ دونوں کون ہیں ان کے نام کیا ہیں؟

زَيْنَبُ وَ كَلْثُومُ سَمِعَتَا الْإِذَانَ

زینب اور کلثوم دونوں نے اذان سنی ہے

مَنْ غَيْرُهُمَا سَمِعَتْ الْإِذَانَ؟

ان دونوں کے علاوہ کس کس نے اذان سنی ہے؟

زَيْنَبَانِ سَمِعَتَا الْإِذَانَ

زینب نام کی دو لڑکیوں نے اذان سنی ہے

زَيْنَبُ نَامِ كِي دُوخَوَاتَيْنِ نِي اَذَانِ سَنِي

وَ مَنِ الْبَنَاتِ غَيْرُهُنَّ سَمِعْنَ الْإِذَانَ؟

ان لڑکیوں کے علاوہ اور کس کس نے اذان سنی ہے

خَدِيجَةُ وَ صَفِيَّةُ وَ مَرِيْمُ سَمِعْنَ الْإِذَانَ

خدیجہ، صفیہ اور مریم نے اذان سنی ہے

زَيْنَبَاتُ سَمِعْنَ الْإِذَانَ

زینب نام کی سب خواتین نے اذان سنی۔

يَا مَرْيَمُ! هَلْ سَمِعْتَ الْإِذَانَ؟

مریم! کیا آپ نے اذان سنی؟

نَعَمْ! سَمِعْتُ الْإِذَانَ

جی! میں نے اذان سنی

لَا! مَا سَمِعْتُ الْإِذَانَ

جی نہیں! میں نے اذان نہیں سنی

لِمَذَا مَا سَمِعْتَ الْإِذَانَ؟

آپ نے اذان کیوں نہ سنی؟

لِأَنِّي كُنْتُ نَائِمَةً فِي الْعُرْفَةِ

کیونکہ میں کمرے میں سو رہی تھی

أَيُّهَا الْمُسْلِمَةُ! هَلْ سَمِعْتَ الْإِذَانَ؟

اے مسلمان خاتون! کیا آپ نے اذان سنی؟

نَعَمْ! سَمِعْتُ الْإِذَانَ

جی! میں نے اذان سنی ہے

مَتَى سَمِعْتَ الْإِذَانَ؟

آپ نے کب اذان سنی؟

سَمِعْتُ قَبْلَ دَقَائِقَ

چند منٹ پہلے سنی ہے

هَلْ سَمِعْتُمَا الْإِقَامَةَ؟ يَا خَدِيجَةُ وَ مَارِيَةُ!

خدیجہ اور ماریہ! کیا آپ دونوں نے اقامت سنی؟

نَعَمْ يَا أُمَّنَا! سَمِعْنَا الْإِقَامَةَ

جی ہماری اماں جان! ہم نے اقامت سنی ہے

هَلْ سَمِعْتُمَا تَكْبِيرَةَ الْإِحْرَامِ؟ يَا صَفِيَّةُ وَ جُوَيْرِيَّةُ!

صفیہ اور جویریہ! کیا آپ دونوں نے تکبیر تحریمہ سنی؟

لَا! مَا سَمِعْنَا تَكْبِيرَةَ الْإِحْرَامِ

جی نہیں! ہم نے تکبیر تحریمہ نہیں سنی

كَيْفَ سَمِعْتُمَا تَكْبِيرَةَ الْإِحْرَامِ؟ يَا سَلْمَى وَ لَيْلَى!

سلمیٰ اور لیلیٰ! بولو آپ دونوں نے تکبیر تحریمہ کیسے سنی؟

يَا خَالَنَا! سَمِعْنَا تَكْبِيرَةَ الْإِحْرَامِ بِالْمُكَبَّرَةِ (بِالْأَذَانِ)

جی ہمارے ماموں جان! ہم نے تکبیر تحریمہ لاؤڈ سپیکر پر سنی ہے

يَا انْتَنِي! هَلْ تَعْرِفِينَ مَا هِيَ تَكْبِيرَةُ الْإِحْرَامِ؟

میری بیٹی! کیا آپ جانتی ہیں کہ تکبیر تحریمہ کیا ہوتی ہے؟

نَعَمْ يَا أُمِّي! أَعْرِفُ تَكْبِيرَةَ الْإِحْرَامِ مَضْبُوطًا

جی میری امی! میں تکبیر تحریمہ کو پختہ طور پر جانتی ہوں

إِذَنْ أَسْمِعِينِيهَا مَنْحُكٍ جَائِزَةً

پھر تو وہ مجھے سنا دین میں آپ کو انعام دوں گی

هِيَ كَلِمَةٌ (اللَّهُ أَكْبَرُ) تَقُولُهَا الْمُصَلِّيَةُ عِنْدَ مَا تَفْتَتِحُ الصَّلَاةَ

سنئے! تکبیر تحریمہ (اللہ اکبر) کے الفاظ ہیں جن کو نماز پڑھنے والی خاتون کہا کرتی ہے جب وہ نماز کو شروع کرتی ہے

أَحْسَنْتِ يَا ابْنَتِي! أَجَبْتِ جَيِّدًا

شباباش بیٹی! آپ نے صحیح جواب دیا

أُمِّي الْكَرِيمَةَ اعْطَيْنِي جَائِزَتِي إِيفَاءً أَبَوَعْدِكَ

میری مہربان امی! مجھے میرا انعام دیجئے! اپنا وعدہ پورا کرتے ہوئے

يَا ابْنَتِي! هَذِهِ أَلْفُ رُبَيْتَةٍ خُذْهَا زَوَدَكَ اللَّهُ عِلْمًا

میری بیٹی! یہ ہزار روپے لیجئے! اللہ آپ کو علم سے آراستہ کرے آمین

يَا حَبِيبَتِي! هَلْ سَمِعْتِ التَّأْمِينَ؟

میری پیاری! کیا آپ نے آمین سنی ہے؟

نَعَمْ! سَمِعْتُ (جی! میں نے سنی ہے)

أَنَا مَا سَمِعْتُ (اَنَا لَمْ أَسْمَعْ) (جی میں نے نہیں سنی)

يَا بُنْتِي! هَلْ سَمِعْتَ التَّامِينَ؟

میری پیاری بیٹی! کیا آپ نے آمین سنی ہے؟

أُمِّي الْمُحْتَرَمَةَ! مَا هُوَ التَّامِينَ؟

میری قابلِ احترام امی! آمین کس کو کہتے ہیں

إِبْنَتِي الْعَزِيزَةَ! اِسْمِعِي

میری پیاری بیٹی سنیے!

مَاذَا أَسْمَعُ مِنْكَ؟ يَا وَالِدَتِي!

میری امی جان! میں آپ سے کیا سنوں؟

يَا ابْنَتِي! اِسْمِعِي مِنِّي التَّامِينَ الَّذِي سَأَلْتِنِي عَنْهُ

میری بیٹی! آپ مجھ سے آمین سنئے جس کے متعلق آپ نے مجھ سے پوچھا ہے

نَعَمْ قَوْلِي لِي يَا وَالِدَتِي!

جی میری امی! آپ مجھے بتادیجئے!

يَا ابْنَتِي! التَّامِينَ: هِيَ كَلِمَةُ (آمِينَ)

میری بیٹی! آمین سے لفظِ (آمِينَ) کہنا ہی مراد ہے

مَا مَعْنَاهَا؟ يَا أُمِّي!

میری امی! اس لفظِ آمین کا کیا مطلب ہے؟

يَا ابْنَتِي! مَعْنَاهَا: رَبِّ تَقَبَّلْ (اِسْتَجِبْ) دُعَائِي وَ عِبَادَتِي

میری بیٹی! اس لفظِ آمین کا مطلب ہے: اے میرے خالق! اے میرے مالک! اے میرے رازق! اے میری سب عبادتوں کے لائق بادشاہ!

آپ میری دعا اور عبادت کو قبول فرمائیجئے!

يَا أُمِّي! فِي أَيِّ مَوْضِعٍ يُقَالُ (آمِينَ)؟

میری امی! آمین کس موقع پر کہی جاتی ہے؟

يَا ابْنَتِي! يُقَالُ كَلِمَةُ آمِينَ فِي نَهَائِهِ كُلِّ كَلِمَةٍ دُعَائِيَّةٍ

میری بیٹی! آمین ہر دعائیہ الفاظ کے آخر میں کہی جاتی ہ

يَا اَبْنَتِي! اَتَعْرِفِينَ لِمَ يُقَالُ آمِينَ

میری بیٹی! کیا آپ جانتی ہیں کہ آمین کیوں کہی جاتی ہے؟

لَاِنَّهَا يَسْتَوْجِبُ قَبُولَ الدُّعَاءِ وَيُحِبُّهَا اللهُ سُبْحَانَهُ،

اس لئے کہ آمین دعا کو قبول کروالیتی ہے نیز آمین کہنا اللہ تعالیٰ کو پسند بھی ہے

مَا مَعْنَى الْفَاتِحَةِ؟ يَا صُغْرَى!

صغری! فاتحہ کا کیا مطلب ہے؟

يَا كُبْرَى! مَعْنَى الْفَاتِحَةِ اِفْتِتَاحٌ وَبِدَايَةٌ وَتَمَهِيدٌ

اے کبری! فاتحہ کا مطلب آغاز کرنے، شروع کرنے اور سنوارنے کے ہیں

اَيَّتْهَا الْمُعَلِّمَةُ! اَخْبِرِيْنِي لِمَاذَا سُمِّيَتْ هَذِهِ السُّورَةُ بِالْفَاتِحَةِ؟

اُستانی صاحبہ! مجھے بتادیتجئے! کہ اس سورت کا نام فاتحہ کیوں رکھا گیا ہے؟

تَلْمِيذَاتِي! سُمِّيَتْ هَذِهِ السُّورَةُ بِالْفَاتِحَةِ لِأَنَّ الْقُرْآنَ أُفْتِتِحَ بِهَا عِنْدَ مَا دُوِّنَ كَمَا تَرَيْنَ الْآنَ

میری شاگردو! اس سورت کا نام فاتحہ اس لئے رکھا گیا ہے کیونکہ یہ سورت قرآن کے شروع میں ترتیب دی گئی ہے جب قرآن کو کتابی شکل دی

گئی جیسا کہ اب آپ دیکھ رہی ہیں

يَا وَالِدَتِي! هَلْ سُورَةُ الْفَاتِحَةِ دُعَاءٌ؟

میری امی! کیا سورہ فاتحہ دعا ہے؟

نَعَمْ يَا اَبْنَتِي! إِنَّهَا سُورَةُ الدُّعَاءِ

جی میری بیٹی ابلاشبہ یہ سورت دعا والی سورت ہے

أَلِهَذِهِ السُّورَةُ أَسْمَاءٌ أُخْرَى يَا أُخْتِي!

اے میری بہن! کیا اس سورت کے اور بھی نام ہیں؟

أَجَل! لِهَذِهِ السُّورَةِ أَسْمَاءٌ عَدِيدَةٌ يَا أُخْتِي!

جی میری بہن! اس کے کئی اور نام بھی ہیں۔

مَا هِيَ أَهْمُ أَسْمَائِهَا؟

اس کے زیادہ اہم نام کونسے ہیں؟

أَهْمُ أَسْمَائِهَا: سُورَةُ الشَّفَاءِ وَ سُورَةُ الْحَمْدِ وَ سُورَةُ السَّبْعِ الْمَثَانِي

اس کے زیادہ اہم نام: سورہ شفاء، سورہ حمد اور سبع المثانی ہیں

مَا هِيَ أَشْهُرُ أَسْمَائِهَا؟

اس کے زیادہ مشہور نام کونسے ہیں؟

أَشْهُرُ أَسْمَائِهَا سُورَةُ الْفَاتِحَةِ وَ سُورَةُ الدُّعَاءِ وَ سُورَةُ الصَّلَاةِ

اس کے زیادہ مشہور نام: سورہ فاتحہ، سورہ دعائیں سورہ نماز ہیں

دُلِّيْنِي يَا أَسْتَاذَةً عَن مَشْرُوعِيَةِ التَّامِيْنِ

اُستانی صاحبہ! مجھے آئین کی شرعی حیثیت کے متعلق بتائیے!

تَلْمِيذَتِي! إِنَّ التَّامِيْنَ سُنَّةٌ مُّوَكَّدَةٌ

میری شاگردنی! یقین جانئے! کہ آئین کہنا تا کیدی سنت ہے

أُسْتَاذَتِي! مَا هِيَ سُنَّةٌ مُّوَكَّدَةٌ؟

میری اُستانی! تا کیدی سنت کس کو کہتے ہیں؟

تَلْمِيذَتِي! السُّنَّةُ الْمُوَكَّدَةُ هِيَ الَّتِي دَاوَمَ عَلَيْهَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ

میری شاگردنی! تا کیدی سنت وہ ہے جس کو اللہ کے رسول ﷺ نے بلا ناغہ کیا ہو اور کبھی نہ چھوڑی ہو

مُعَلِّمَتِي الشَّفِيقَةَ! مَا مَعْنَى دَاوَمَ عَلَيْهَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ؟

میری مہربان اُستانی! (دَاوَمَ عَلَيْهَا رَسُولُ اللَّهِ) کا مطلب بتائیے!

يَا ابْنَتِي! مَاذَا بَكَ؟ (مَا شَأْنُكَ؟) أَمَا شَرَحْتُ الْآنَ؟

میری بیٹی! کیا ہوا ہے آپ کو؟ کیا میں نے ابھی بتا نہیں دیا؟

عَفْوًا يَا أَسْتَاذَةً! أَرْجُوكِ أَنْ تُعِيدِيهِ (أَنْ تُكْرِرِيهِ) مَرَّةً ثَانِيَةً

اُستانی صاحبہ! معاف کیجئے! میں آپ سے التماس کرتی ہوں کہ اس بات کو ایک بار پھر دہرا دیجئے!

تَلْمِيذَتِي! مَعْنَى (دَاوَمَ عَلَيْهَا) وَأَظْبَبَ عَلَيْهَا إِلَى أَنْ مَاتَ ﷺ

میری شاگردنی! (دَاوَمَ) کا معنی ہے کہ اس عمل پر مرتے دم تک عمل پیرا رہے ہیں

أُسْتَاذَتِي! الْآنَ فَهَمْتُ جَيِّدًا

میری اُستانی! اب میں صحیح سمجھ گئی ہوں

تَلْمِيذَاتِي! صَدَقَ مَنْ قَالَ: إِنَّ الْعِلْمَ يَحْصُلُ بِالسُّؤَالِ وَالتَّكْرَارِ
میری شاگردو! جس نے بھی کہا سچ کہا کہ علم درحقیقت پوچھنے اور دہرانے سے حاصل ہوتا ہے

يَا تَلْمِيذَاتِي! أَلَمْ تَسْمَعِي التَّأْمِينَ؟

اے میری شاگردو! کیا آپ نے آمین نہیں سنی؟

أَمَا سَمِعْتُمْ لَمْ أَسْمَعُ لِأَنِّي فَاتَتْنِي الرَّكْعَتَانِ النَّانُ تَجَهَّرُ فِيهِمَا الْقِرَاءَةُ

جی نہیں! میں نے آمین نہیں سنی اس لئے کہ مجھ سے پہلی دو رکعتیں چھوٹ گئی تھیں جن میں باواز بلند قراءت کی جاتی ہے۔

هَلْ سَمِعْتُمَا التَّأْمِينَ؟ يَا مُصَلِّيَتَانِ!

اے دو خواتین نمازیو! کیا آپ دونوں نے آمین سنی ہے نَعَمْ سَمِعْنَا التَّأْمِينَ لِأَنَّا شَارَكْنَا الْجَمَاعَةَ مَعَ التَّكْبِيرَةِ الْأُولَى

يَا مُصَلِّيَتَانِ هَلْ سَمِعْتُمَا تَسْلِيمَةَ الْإِمَامِ؟

اے دو خواتین نمازیو! کیا آپ دونوں نے امام کے سلام کی آواز سنی؟

نَعَمْ سَمِعْنَا تَسْلِيمَةَ الْإِمَامِ

جی ہاں! ہم نے امام کے سلام کی آواز سنی

مَاذَا قَالَ عِنْدَ تَسْلِيمَتِهِ يَمِينًا وَشِمَالًا

امام نے دائیں اور بائیں سلام پھیرتے ہوئے کیا کہا؟

قَالَ عِنْدَ تَسْلِيمَتِهِ إِلَى كِلَا الْجَانِبَيْنِ: السَّلَامُ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَةُ اللَّهِ

امام نے اپنے دونوں جانب سلام پھیتے ہوئے السَّلَامُ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَةُ اللَّهِ کہا۔

أَيُّهَا الْمُصَلِّيَتَانِ هَلْ سَمِعْتُمَا التَّأْمِينَ؟

اے دو خواتین نمازیو! کیا آپ دونوں نے آمین سنی ہے؟

هَلْ كَلْتَاكُمَا سَمِعْتُمَا التَّأْمِينَ؟

کیا آپ دونوں خواتین نے آمین سنی ہے؟

هَلْ كَلْتَاكُمَا سَمِعْتُمَا التَّأْمِينَ؟

کیا آپ دونوں خواتین نے آمین سنی ہے؟

نَعَمْ! كَلْتَانَا سَمِعْنَا التَّأْمِينَ

جی ہاں! ہم دونوں خواتین نے آمین سنی ہے

لَا مَا سَمِعْنَا (الْمَنْ نَسَمِعَ) لِتَأْمِينِ

جی نہیں! ہم نے آمین نہیں سنی ہے

أَيُّهَا الْمُصَلِّيَاتُ! هَلْ سَمِعْتِ التَّامِينَ؟

اے خواتین نمازیو! کیا آپ سب نے آمین سنی ہے؟

نَعَمْ كُلُّنَا (جَمِيعُنَا) سَمِعْنَا التَّامِينَ

جی ہاں ہم سب نے آمین سنی ہے

نَعَمْ كُلُّنَا سَمِعْنَا التَّامِينَ

جی ہاں ہم سب نے آمین سنی ہے

نَعَمْ بَعْضُنَا سَمِعْنَا وَبَعْضُنَا لَمْ يَسْمَعْ

جی ہاں! ہم خواتین میں سے چند ایک نے سنی ہے اور چند ایک نے نہیں سنی

لَا! مَا وَاحِدَةٌ مِنَّا سَمِعَتِ التَّامِينَ

جی نہیں! ہم خواتین میں سے کسی نے بھی آمین نہیں سنی

أَيُّهَا النِّسَاءُ! هَلْ سَمِعْتِ التَّامِينَ؟

خواتینو! (عورتو!) کیا آپ نے آمین سنی ہے؟

جی ہاں! ہم نے آمین نے سنی ہے

☆ لَا! مَا سَمِعْنَا

جی نہیں! ہم نے نہیں سنی

لَا! لَمْ نَسْمَعْ (جی نہیں ہم نے نہیں سنی)

هَلْ سَمِعْتُمَا قِرَاءَةَ الْفَاتِحَةِ؟ يَا خَدِيجَتَانِ

اے خدیجہ نام کی دو خواتینو! کیا آپ دونوں نے سورہ فاتحہ کی قرائت سنی ہے؟

هَلْ سَمِعْتُنَّ تَأْمِينَ الْإِمَامِ؟ يَا فَاطِمَةَ وَ يَا سَمِينُ وَ صَائِمَةَ!

اے فاطمہ، یاسمین اور صائمہ! کیا آپ تینوں نے امام کی آمین کی آواز سنی ہے؟

هَلْ سَمِعْتُنَّ تَكْبِيرَاتِ الْعِيدِ؟ أَيُّهَا الْمُؤْمِنَاتُ!

هَلْ سَمِعْتُنَّ دُعَاءَ الْقُنُوتِ أَيُّهَا الْمُسْلِمَاتُ! ؟

☆ نَعَمْ! سَمِعْنَا

اے مسلمان خواتینو! کیا آپ سب نے دعائے قنوت سنی ہے؟
 هَلْ سَمِعْتُنَّ دُعَاءَ الْوُتْرِ؟ اَيُّهَا الْمُصَلِّيَاتُ!
 اے خواتین نمازیو! کیا آپ سب نے وتر کی دعا سنی ہے؟
 هَلْ سَمِعْتُنَّ دُعَاءَ قُنُوتِ النَّازِلَةِ؟ اَيُّهَا الْبَنَاتُ!
 اے بیٹیو! کیا آپ سب نے قنوت نازلہ کی دعا سنی ہے؟
 هَلْ سَمِعْتُنَّ تَسْلِيمَ الْاِمَامِ؟ يَا عَدِيْلَةَ وَ اَنِيسَةَ وَ حَلِيْمَةَ
 اے عدیلہ، انیسہ اور حلیمہ! کیا آپ سب نے امام کے سلام کی آواز سنی ہے؟

سبق نمبر چار پر اسئلہ و تمارین

درج ذیل جملوں کا عربی میں جواب دیں:

هَلْ سَمِعْتِ التَّامِيْنَ يَا فَرِيْدَةَ!

لَمَّاذَا مَا سَمِعْتِ الْاَذَانَ يَا فَاطِمَةَ!

مَنْ التِّي تَسْمِعُنَا الْاَذَانَ؟

مَنْ اَذَنْتِ لِمَصَلَاةِ الْفَجْرِ؟

هَلْ تَعْرِفِيْنَ الْاَذَانَ يَا مَرِيْمَ!

مَا هِيَ اَشْهَرُ اَسْمَاءِ سُورَةِ الْفَاتِحَةِ؟

درج ذیل اردو جملوں کی عربی بنائیں۔

آمین کس وقت کہی جاتی ہے؟

جی! میں نے آمین سنی ہے۔

جی نہیں! میں نے آمین نہیں سنی۔

جی ہم سب نے سنی ہے۔

ہم میں سے چند ایک نے سنی ہے اور چند ایک نے نہیں سنی۔

کیا آپ دونوں نے سنی ہے؟

جی ہم دونوں نے سنی ہے۔

کیونکہ میں کمرے میں سو رہی تھی۔

تکبیر تحریمہ کس کو کہتے ہیں؟
آ میں کے کیا معنی ہیں؟

الدّرس الخامس

اسم الفاعل کے مختلف المعانی الفاظ بنانے کے سلسلے میں علم الصرف کا اہم کردار

ذیل میں صرفی کردار کے تحت اسم الفاعل کے صیغوں کے ذریعے مختلف معانی کے حصول کے لئے کیجانے والی تبدیلیوں کی مثالیں پیش کی جا رہی ہیں۔ اسم الفاعل کی مثالوں کیساتھ اسم الاشارہ کے الفاظ بھی دئے گئے ہیں کیونکہ اسماء الاشارہ کے الفاظ میں بھی صرفی کردار بخوبی موجود ہے۔

اسماء الاشارہ میں اگرچہ فاعلی معنی تو موجود نہیں ہوتا البتہ مفرد، تشنیہ، جمع کے اشارے کے لئے استعمال ہونے والے مختلف الفاظ اشارہ صرفی کردار سے قریبی تعلق رکھتے ہیں نیز دور اور نزدیک کے لئے استعمال ہونے والے اشارے بھی صرفی کردار کا نقشہ پیش کرتے ہیں کیونکہ ان مختلف اشاروں سے مختلف معانی حاصل ہوتے ہیں۔

چنانچہ جب ہمیں اپنی گفتگو کے دوران فاعلی معنی کی ضرورت پڑ جائے جسمین فاعلی صفت عارضی اور وقتی ہو تو اس معنی کے حصول کیلئے علم لغت کی رہنمائی کی مطابقت (اسم الفاعل) کے صیغوں کا انتخاب کرنا پڑتا ہے کیونکہ عارضی اور وقتی فاعلی صفت کا معنی لغوی اعتبار سے اسم الفاعل میں موجود ہوتا ہے اس اعتبار سے اسم الفاعل کے صیغوں کو پہچاننا انتہائی اہم ہے۔ علم الصرف کے اصولوں کے ذریعے ہمیں ہر قسم کے مختلف معانی

کے حصول کیلئے مختلف الفاظ بنانے کا طریقہ سمجھ میں آتا ہے۔ ذیل کے تمام جملوں میں استعمال ہونے والے الفاظ اسم الفاعل کے الفاظ ہیں جو مفرد، تشنیہ اور جمع کے مختلف صیغوں میں استعمال کئے گئے ہیں نیز ساتھ ساتھ اسم الفاعل کے صیغوں میں مذکر اور مؤنث کے صیغوں کی بھی نشاندہی کی گئی ہے یہی وہ اسباب ہیں جن کی وجہ سے اسم الفاعل مختلف معانی فراہم کرتا ہے۔ جیسے

(هَذَا وَلَدٌ صَادِقٌ)	یہ لڑکا حالیہ طور پر سچ گو ہے
(هَذَانِ وَلَدَانِ صَادِقَانِ)	یہ دو لڑکے حالیہ طور پر سچ گو ہیں
(هُوَ لَاءِ أَوْلَادٌ صَادِقُونَ)	یہ سب لڑکے حالیہ طور پر سچ گو ہیں
(هَذِهِ طِفْلَةٌ صَادِقَةٌ)	یہ لڑکی حالیہ طور پر سچ گو ہے
(هَاتَانِ طِفْلَتَانِ صَادِقَتَانِ)	یہ دو لڑکیاں حالیہ طور پر سچ گو ہیں
(هُوَ لَاءِ طِفْلَاتٍ صَالِحَاتٍ)	یہ سب لڑکیاں حالیہ طور پر سچ گو ہیں
(ذَلِكَ طِفْلٌ صَادِقٌ)	وہ حالیہ طور پر ایک سچا لڑکا ہے
(ذَانِكَ طِفْلَانِ صَادِقَانِ)	وہ حالیہ طور پر دو سچے بچے ہیں
(أُولَئِكَ أَطْفَالٌ صَادِقُونَ)	وہ سب حالیہ طور پر سچے بچے ہیں
(تِلْكَ طِفْلَةٌ صَادِقَةٌ)	وہ حالیہ طور پر ایک سچی بچی ہے
(تَانِكَ طِفْلَتَانِ صَادِقَتَانِ)	وہ دونوں حالیہ طور پر دو سچی بچی ہیں
(أُولَئِكَ طِفْلَاتٌ صَادِقَاتٌ)	وہ حالیہ طور پر سب سچی بچی ہیں
(هَذَا رَاكِبٌ)	یہ اسوقت ایک سوار شخص ہے
(هَذَانِ رَاكِبَانِ)	یہ اسوقت دو سوار اشخاص ہیں
(هُوَ لَاءِ رَاكِبُونَ)	یہ اسوقت دو سے زیادہ سوار اشخاص ہیں
(هَذِهِ رَاكِبَةٌ)	یہ اسوقت ایک سوار خاتون ہے
(هَاتَانِ رَاكِبَتَانِ)	یہ اسوقت دو سوار خواتین ہیں
(هُوَ لَاءِ رَاكِبَاتٌ)	یہ اسوقت دو سے زیادہ سوار خواتین ہیں
(ذَلِكَ رَاكِبٌ)	وہ اسوقت ایک سوار شخص ہے
(ذَانِكَ رَاكِبَانِ)	وہ اسوقت دو سوار اشخاص ہیں
(أُولَئِكَ رَاكِبُونَ)	وہ اسوقت دو سے زیادہ سوار اشخاص ہیں

وہ اسوقت ایک سوار خاتون ہے	(تِلْكَ رَاكِبَةٌ)
وہ اسوقت دو سوار خواتین ہیں	(تَانِكَ رَاكِبَتَانِ)
وہ اسوقت دو سے زیادہ خواتین ہیں	(أُولَئِكَ رَاكِبَاتٌ)
یہ اسوقت ایک نماز پڑھنے والا شخص ہے	(هَذَا مُصَلٍّ)
یہ اسوقت دو نماز پڑھنے والے اشخاص ہیں	(هَذَانِ مُصَلِّانِ)
یہ اسوقت دو سے زیادہ نماز پڑھنے والے اشخاص ہیں	(هُؤُلَاءِ مُصَلُّونَ)
یہ اسوقت ایک نماز پڑھنے والی خاتون ہے	(هَذِهِ مُصَلِّيَةٌ)
وہ اسوقت ایک نماز پڑھنے والا شخص ہے	(ذَلِكَ مُصَلٍّ)
وہ اسوقت دو نماز پڑھنے والے اشخاص ہیں	(ذَانِكَ مُصَلِّانِ)
وہ اسوقت دو سے زیادہ نماز پڑھنے والے اشخاص ہیں	(أُولَئِكَ مُصَلُّونَ)
یہ اسوقت ایک نماز پڑھنے والی خاتون ہے	(هَذِهِ مُصَلِّيَةٌ)
یہ اسوقت دو نماز پڑھنے والی خواتین ہیں	(هَاتَانِ مُصَلِّتَانِ)
یہ اسوقت دو سے زیادہ نماز پڑھنے والی خواتین ہیں	(هُؤُلَاءِ مُصَلِّاتٌ)
وہ اسوقت ایک نماز پڑھنے والی خاتون ہے	(تِلْكَ مُصَلِّيَةٌ)
وہ اسوقت دو نماز پڑھنے والی خواتین ہیں	(تَانِكَ مُصَلِّتَانِ)
وہ اسوقت زکوٰۃ ادا کرنے والے دو اشخاص ہیں	(أُولَئِكَ مُصَلِّاتٌ)
یہ اسوقت ایک زکوٰۃ ادا کرنے والا شخص ہے	(هَذَا مُزَكٌّ)
یہ اسوقت زکوٰۃ ادا کرنے والے دو اشخاص ہیں	(هَذَانِ مُزَكِّيَانِ)
یہ اسوقت زکوٰۃ ادا کرنے والے دو سے زیادہ اشخاص ہیں	(هُؤُلَاءِ مُزَكُّونَ)
یہ اسوقت زکوٰۃ ادا کرنے والی ایک خاتون ہے	(هَذِهِ مُزَكِّيَةٌ)
یہ اسوقت زکوٰۃ ادا کرنے والی دو خواتین ہیں	(هَاتَانِ مُزَكِّيَاتَانِ)
یہ اسوقت زکوٰۃ ادا کرنے والی دو سے زیادہ خواتین ہیں	(هُؤُلَاءِ مُزَكِّيَاتٌ)
وہ اسوقت زکوٰۃ ادا کرنے والا ایک شخص ہے	(ذَلِكَ مُزَكٌّ)
وہ اسوقت ادا کرنے والا ایک شخص ہے	(ذَانِكَ مُزَكِّيَانِ)

یہ اسوقت زکوٰۃ ادا کرنے والے دو سے زیادہ اشخاص ہیں	أُولَئِكَ مُزَكَّوْنَ (تِلْكَ مُزَكَّيَّةٌ)
وہ اسوقت زکوٰۃ ادا کرنے والی ایک خاتون ہے	تَانِكْ مُزَكَّيْتَانِ (أُولَئِكَ مُزَكَّيَاتٌ)
وہ اسوقت زکوٰۃ ادا کرنے والی دو سے زیادہ خواتین ہیں	هَذَا صَائِمٌ (هَذَانِ صَائِمَانِ)
یہ اسوقت ایک روزہ دار شخص ہے	هَؤُلَاءِ صَائِمُونَ (هَذِهِ صَائِمَةٌ)
یہ اسوقت دو روزیدار اشخاص ہیں	هَاتَانِ صَائِمَتَانِ (هَؤُلَاءِ صَائِمَاتٌ)
یہ اسوقت دو سے زیادہ روزے دار اشخاص ہیں	ذَلِكَ صَائِمٌ (ذَانِكَ صَائِمَانِ)
یہ اسوقت ایک روزہ دار خاتون ہے	أُولَئِكَ صَائِمُونَ (تِلْكَ صَائِمَةٌ)
وہ اسوقت دو روزے دار اشخاص ہیں	تَانِكْ صَائِمَتَانِ (أُولَئِكَ صَائِمَاتٌ)
وہ اسوقت دو سے زیادہ روزے دار خواتین ہیں	هَذَا حَاجٌّ (هَذَانِ حَاجَّانِ)
یہ اسوقت حج کا فریضہ ادا کرنے والا ایک شخص ہے	هَؤُلَاءِ حَاجُّونَ (هَذِهِ حَاجَّةٌ)
یہ اسوقت حج کا فریضہ ادا کرنے والے دو اشخاص ہیں	هَاتَانِ حَاجَّتَانِ (هَؤُلَاءِ حَاجَّاتٌ)
یہ اسوقت حج کا فریضہ ادا کرنے والی ایک خاتون ہے	ذَلِكَ حَاجٌّ (ذَانِكَ حَاجَّانِ)
یہ اسوقت حج کا فریضہ ادا کرنے والی دو خواتین ہیں	
یہ اسوقت حج کا فریضہ ادا کرنے والی دو سے زیادہ خواتین ہیں	
وہ اسوقت حج کا فریضہ ادا کرنے والا ایک شخص ہے	
وہ اسوقت حج کا فریضہ ادا کرنے والے دو اشخاص ہیں	

وہ اسوقت حج کا فریضہ ادا کرنے والے دو سے زیادہ اشخاص ہیں	(أُولَئِكَ حَاجُّونَ)
وہ اسوقت حج کا فریضہ ادا کرنے والی ایک خاتون ہے	(تِلْكَ حَاجَّةٌ)
وہ اسوقت حج کا فریضہ ادا کرنے والی دو خواتین ہیں	(تَانِكَ حَاجَّتَانِ)
وہ اسوقت حج کا فریضہ ادا کرنے والی دو سے زیادہ خواتین ہیں	(أُولَئِكَ حَاجَّاتٌ)
یہ اسوقت عمرہ ادا کرنے والا ایک شخص ہے	(هَذَا مُعْتَمِرٌ)
یہ اسوقت عمرہ ادا کرنے والے دو اشخاص ہیں	(هَذَانِ مُعْتَمِرَانِ)
یہ اسوقت عمرہ ادا کرنے والے دو سے زیادہ اشخاص ہیں	(هَؤُلَاءِ مُعْتَمِرُونَ)
یہ اسوقت عمرہ ادا کرنے والی ایک خاتون ہے	(هَذِهِ مُعْتَمِرَةٌ)
وہ اسوقت عمرہ ادا کرنے والا ایک شخص ہے	(ذَلِكَ مُعْتَمِرٌ)
وہ اسوقت عمرہ ادا کرنے والے دو اشخاص ہیں	(ذَانِكَ مُعْتَمِرَانِ)
وہ اسوقت عمرہ ادا کرنے والے دو سے زیادہ اشخاص ہیں	(أُولَئِكَ مُعْتَمِرُونَ)
وہ اسوقت عمرہ ادا کرنے والی ایک خاتون ہے	(تِلْكَ مُعْتَمِرَةٌ)
وہ اسوقت عمرہ ادا کرنے والی دو خواتین ہیں	(تَانِكَ مُعْتَمِرَتَانِ)
وہ اسوقت عمرہ ادا کرنے والی دو سے زیادہ خواتین ہیں	(أُولَئِكَ مُعْتَمِرَاتٌ)
یہ اسوقت وضو کرنے والا ایک شخص ہے	(هَذَا مُتَوَضِّئٌ)
یہ اسوقت وضو کرنے والے دو اشخاص ہیں	(هَذَانِ مُتَوَضِّئَانِ)
یہ اسوقت وضو کرنے والے دو سے زیادہ اشخاص ہیں	(هَؤُلَاءِ مُتَوَضِّئُونَ)
یہ اسوقت وضو کرنے والی ایک خاتون ہے	(هَذِهِ مُتَوَضِّئَةٌ)
یہ اسوقت وضو کرنے والی دو خواتین ہیں	(هَاتَانِ مُتَوَضِّئَتَانِ)
یہ اسوقت وضو کرنے والی دو سے زیادہ خواتین ہیں	(هَؤُلَاءِ مُتَوَضِّئَاتٌ)
وہ اسوقت وضو کرنے والا ایک شخص ہے	(ذَلِكَ مُتَوَضِّئٌ)
وہ اسوقت وضو کرنے والے دو اشخاص ہیں	(ذَانِكَ مُتَوَضِّئَانِ)
وہ اسوقت وضو کرنے والے دو سے زیادہ اشخاص ہیں	(أُولَئِكَ مُتَوَضِّئُونَ)
وہ اسوقت وضو کرنے والی ایک خاتون ہے	(تِلْكَ مُتَوَضِّئَةٌ)

(تَانِكَ مُتَوَضِّئَاتِنِ) وہ اسوقت وضو کرنے والی دو خواتین ہیں

(أُولَئِكَ مُتَوَضِّئَاتٌ) وہ اسوقت وضو کرنے والی دو سے زیادہ خواتین ہیں

(هَذَا مُؤْمِنٌ) یہ اسوقت ایمان قبول کرنے والا ایک شخص ہے

(هَذَا مُؤْمِنَانِ) یہ اسوقت ایمان قبول کرنے والے دو اشخاص ہیں

(هَؤُلَاءِ مُؤْمِنُونَ) یہ اسوقت ایمان قبول کرنے والے دو سے زیادہ اشخاص ہیں

والی ایک خاتون ہے

(هَاتَانِ مُخْلِصَتَانِ) یہ اسوقت اپنے سب عملوں کو صرف اللہ کی رضا کی خاطر کرنے والی دو خواتین ہیں

(هَؤُلَاءِ مُخْلِصَاتٌ) یہ اسوقت اپنے سب عملوں کو صرف اللہ کی رضا کی خاطر کرنے

والی دو سے زیادہ خواتین ہیں

(ذَلِكَ مُخْلِصٌ) وہ اسوقت اپنے سب عملوں کو صرف اللہ کی رضا کی خاطر کرنے والا ایک شخص ہے

(ذَانِكَ مُخْلِصَانِ) وہ اسوقت اپنے سب عملوں کو صرف اللہ کی رضا کی خاطر کرنے

والے دو اشخاص ہیں

والے دو سے زیادہ اشخاص

(أُولَئِكَ مُخْلِصُونَ) وہ اسوقت اپنے سب عملوں کو صرف اللہ کی رضا کی خاطر کرنے

ہیں

(تِلْكَ مُخْلِصَةٌ) وہ اسوقت اپنے سب عملوں کو صرف اللہ کی رضا کی خاطر کرنے والی

ایک خاتون ہے

(تَانِكَ مُخْلِصَتَانِ) وہ اسوقت اپنے سب عملوں کو صرف اللہ کی رضا کی خاطر کرنے والی

دو خواتین ہیں

(أُولَئِكَ مُخْلِصَاتٌ) وہ اسوقت اپنے سب عملوں کو صرف اللہ کی رضا کی خاطر کرنے

والی دو سے زیادہ خواتین ہیں

(هَذَا مُحْسِنٌ) یہ اسوقت اللہ کو اپنے سامنے موجود جان کر پوری توجہ کیساتھ

عبادت کرنے والا ایک شخص ہے

(هَذَا مُحْسِنَانِ) یہ اسوقت اللہ کو اپنے سامنے موجود جان کر پوری توجہ کیساتھ

عبادت کرنے والے دو اشخاص ہیں

- (هَلُولَاءِ مُحْسِنُونَ) یہ اسوقت اللہ کو اپنے سامنے موجود جان کر پوری توجہ کیساتھ عبادت کرنیوالے دو سے زیادہ اشخاص ہیں
- (هَذِهِ مُحْسِنَةٌ) یہ اسوقت اللہ کو اپنے سامنے موجود جان کر پوری توجہ کیساتھ عبادت کرنے والی ایک خاتون ہے
- (هَاتَانِ مُحْسِنَتَانِ) یہ اسوقت اللہ کو اپنے سامنے موجود جان کر پوری توجہ کیساتھ عبادت کرنے والی دو خواتین ہیں
- (هَلُولَاءِ مُحْسِنَاتٌ) یہ اسوقت اللہ کو اپنے سامنے موجود جان کر پوری توجہ کیساتھ عبادت کرنے والی دو سے زیادہ خواتین ہیں
- (ذَالِكَ مُحْسِنٌ) وہ اسوقت اللہ کو اپنے سامنے موجود جان کر پوری توجہ کیساتھ عبادت کرنے والا ایک شخص ہے
- (ذَانِكَ مُحْسِنَانِ) وہ اسوقت اللہ کو اپنے سامنے موجود جان کر پوری توجہ کیساتھ عبادت کرنے والے دو اشخاص ہیں
- (أُولَئِكَ مُحْسِنُونَ) وہ اسوقت اللہ کو اپنے سامنے موجود جان کر پوری توجہ کیساتھ عبادت کرنے والے دو سے زیادہ اشخاص ہیں
- (تِلْكَ مُحْسِنَةٌ) وہ اسوقت اللہ کو اپنے سامنے موجود جان کر پوری توجہ کیساتھ عبادت کرنے والی ایک خاتون ہے
- (تَانِكَ مُحْسِنَتَانِ) وہ اسوقت اللہ کو اپنے سامنے موجود جان کر عبادت کرنے والی دو خواتین ہیں
- (أُولَئِكَ مُحْسِنَاتٌ) وہ اسوقت اللہ کو اپنے سامنے موجود جان کر پوری توجہ کیساتھ عبادت کرنے والی دو سے زیادہ خواتین ہیں۔

یاد رہے کہ اسم الفاعل کے سولہ (۱۶) اوزان ہیں ان میں سے اکثر اوزان الگ الگ منفرد معانی کی نشاندہی کراتے ہیں اس اعتبار سے بھی اسم الفاعل کے اوزان کو جاننا اور اچھی طرح سمجھ کر پڑھنا ضروری ہو جاتا ہے۔ جن کی تفصیلات ہم آپ کی خدمت میں اپنے اپنے مقام پر بیان کریں گے البتہ یہاں پر ہم ضروری سمجھتے ہیں کہ اسم الفاعل کی اصطلاحی تعریف سے آپ کو آشنا کرایا جائے:

اسم الفاعل ہر اُس لفظ کو کہتے ہیں جو اپنے مخصوص تلفظ یا وزن کیساتھ کسی بھی کام کو کرنے والے پر بولا جائے یا کسی بھی عارضی فاعلی

صفت سے آراستہ ہونے والے کو ظاہر کرے۔ ذیل میں آپ کی بہتر رہنمائی کیلئے ہم اسم الفاعل کے بہت سے اوزان دے رہے ہیں جو بنیادی طور پر ایک ہی سرچشمے سے بنائے گئے ہیں لیکن ان میں سے ہر وزن جدا جدا معنی دے رہا ہے جیسے:

[۱] حَاكِمٌ: حکمرانی کرنے والا/حکومت چلانے والا/حکم کرنے والا/فیصلہ کرنے والا/اختیارات استعمال کرنے والا۔

[۲] مُحَكِّمٌ: مضبوطی کیساتھ کسی کام کو انجام دینے والا/ٹھوس طریقے سے کام کرنے والا/گفتگو کو عام فہم انداز میں پیش کرنے والا/حاکم یا سربراہ مقرر کرنے والا۔

[۳] مُحَكِّمٌ: اختیارات سوچنے والا/زبردستی حکومت کرنے والا/حاکم بننے کیلئے مجبور کرنے والا۔

[۴] مُحَاكِمٌ: عدالت میں کسی کے خلاف کیس دائر کرانے والا/کسی کے اوپر اپنے حقوق کا دعویٰ کرنے والا۔

[۵] مُتَحَاكِمٌ: فیصلے کیلئے عدالت سے رجوع کرنے والا۔

[۶] مُتَحَكِّمٌ: اختیارات قبول کرنے والا/محنت اور لگن سے حکومت چلانے والا/بزرور باز و حکومت کرنے والا۔

[۷] مُسْتَحَكِمٌ: حاکم بننے کی اپیل کرنے والا/حاکم بنانے کی درخواست کرنے والا/اختیارات مانگنے والا/حکمت اور دانائی کو بروئے کار لانے والا/صلاحیتوں کو استعمال کرتے ہوئے ٹھوس کام کرنے والا۔

[۸] مُحْتَكِمٌ: کھل کر اختیارات کو استعمال کرنے والا/حاکم کی ماتحتی کو قبول کرنے والا/قاضی کے فیصلے کو تسلیم کرنے والا۔

[۹] مُزَلِّزٌ: ہلا دینے والا/لرزہ طاری کرنے والا/جھنجھوڑنے والا/ڈگمگادینے والا۔

[۱۰] مُتَزَلِّزٌ: ہلانے پرہل جانے والا/لرزہ کا شکار ہونے والا/ڈگمگاجانے والا۔

اسم الفاعل کے صیغوں سے مختلف معانی حاصل کرنے کے صرفی طریقے

اسم الفاعل کی تعریف اور اس کے مختلف اوزان کو جاننے کے بعد ہم آپ کی توجہ اس بات کی طرف کرانا چاہتے ہیں کہ اسم الفاعل کے صیغوں سے مختلف معانی حاصل کرنے کیلئے علم الصرف ہماری کیا رہنمائی کرتا ہے؟

یاد رکھیں کہ کسی بھی اسم الفاعل کے صیغے سے مختلف معانی کے حصول کیلئے ہمیں تین کام کرنے ہونگے:

اول۔ ثلاثی مجرد سے بنائے ہوئے کسی بھی اسم الفاعل کو ثلاثی مزید فیہ کے ابواب سے گزاریں تاکہ مختلف اسم الفاعل کے الفاظ کے ذریعے مختلف معانی حاصل ہو جائیں۔

ثانی۔ یہ کہ اسم الفاعل کے بنیادی لفظ کو مفرد حالت سے نکال کر تشنیہ اور جمع کے صیغوں کی طرف تبدیل کریں۔

ثالث۔ یہ کہ اسم الفاعل کے مذکر صیغوں کو مؤنث صیغوں کی طرف تبدیل کریں دونوں کی مثالیں ایک ساتھ ملاحظہ کریں:

مفرد مذکر (حَاكِمٌ) حکومت کرنے والا ایک شخص۔

مفرد مؤنث (حَاكِمَةٌ) حکومت کرنے والی ایک خاتون۔

- تشنیہ مذکر (حَاكِمَانِ) حکومت کرنے والے دو اشخاص -
 تشنیہ مؤنث (حَاكِمَاتَانِ) حکومت کرنے والی دو خواتین -
 جمع مذکر (حَاكِمُونَ) حکومت کرنے والے بہت سے اشخاص -
 جمع مؤنث (حَاكِمَاتٌ) حکومت کرنے والی بہت سی خواتین -

اسم الفاعل کے مختلف صیغے بنانے کا صر فی قانون

اسم الفاعل کے صیغے بنانے کیلئے درج بالا چھ مثالوں سے مدد لی جاسکتی ہے جن میں حروف کے اضافے اور حرکت و سکون کی تبدیلی کیسا تھ مختلف معانی فراہم کرنے والے الفاظ کی نشاندہی کی گئی ہے

ان صیغوں کو بنانے کیلئے سب سے پہلا لفظ (حَاكِمٌ) کو بنیاد بنایا گیا ہے جس کے آخر میں صرف (الف ساکن اور نون مکسورہ) (زیر والی) بڑھا کر دو حکومت کرنے والے مذکر اشخاص کی نشاندہی کی گئی ہے اور اسی لفظ (حَاكِمٌ) کے آخر میں (واو ساکن اور نون مفتوحہ) (زیر والی) بڑھا کر دو سے زیادہ حکومت کرنے والے اشخاص کی نشاندہی کی گئی ہے

اور اسی لفظ (حَاكِمٌ) کے آخر میں (گول تا مضمومہ) (پیش والی) بڑھا کر ایک حکومت کرنے والی خاتون کی نشاندہی کی گئی ہے

اور اسی لفظ (حَاكِمٌ) کے آخر میں پہلے تا مفتوحہ (زیر والی) اور اس کے بعد الف ساکن اور نون مکسورہ بڑھا کر دو حکومت کرنے والی خواتین کی نشاندہی کی گئی ہے

اور اسی لفظ (حَاكِمٌ) کے آخر میں (الف ساکن اور لمبی تا) بڑھا کر دو سے زیادہ حکومت کرنے والی خواتین کی نشاندہی کی گئی ہے

سبق نمبر پانچ پر اسئلہ و تمارین

- ۱- اسم الفاعل کے صیغوں کو جاننے کی اہمیت بیان کریں۔
- ۲- اسم الفاعل کی تعریف بیان کریں۔
- ۳- عربی زباں میں اسم الفاعل کے کتنے اوزان ہیں؟
- ۴- ایک ہی لفظ سے بنائے گئے اسم الفاعل کے مختلف صیغوں کے معانی میں فرق کو مثالوں سے واضح کریں۔
- ۵- اسم الفاعل کے صیغوں سے مختلف معانی حاصل کرنے کے کتنے طریقے ہیں؟
- ۶- مفرد سے تشنیہ اور جمع بنانے کا صر فی قانون بیان کریں۔
- ۷- مذکر سے مؤنث بنانے کا صر فی قانون بیان کریں۔
- ۸- مفرد مؤنث اور جمع مؤنث بنانے کے صر فی قوانین بیان کریں۔

۹۔ درج ذیل اسم الفاعل کے صیغوں میں مفرد، تشنیہ، جمع، مذکر، مؤنث معلوم کریں:

رَاكِبُونَ. حَاجٌّ. مُزَكِّيَةٌ. مُصَلِّيَانِ. حَاكِمَاتٌ.

۱۰۔ درج ذیل جملوں کا ترجمہ کریں۔

هَذَا رَاكِبٌ. هَذَا رَاكِبَانِ. هُوَ رَاكِبَانِ. هَذِهِ رَاكِبَةٌ. هَاتَانِ رَاكِبَتَانِ. هُوَ رَاكِبَاتٌ. ذَلِكَ رَاكِبٌ. ذَلِكَ رَاكِبَانِ. أُولَئِكَ رَاكِبُونَ. تِلْكَ رَاكِبَةٌ. تَانِكَ رَاكِبَتَانِ. أُولَئِكَ رَاكِبَاتٌ.

الدَّرْسُ السَّادِسُ

اسم المفعول کے مختلف المعانی الفاظ بنانے

کے سلسلے میں علم الصرف کا کردار

ہماری گفتگو کے دوراں پیش آنے والے اہم الفاظ میں اسم المفعول کے الفاظ بھی قابل ذکر ہیں کیونکہ اسم المفعول کے الفاظ کا استعمال بھی عربی زباں میں گنتی سے باہر ہے۔ عربی زباں کی گفتگو میں اسم المفعول کے الفاظ کی بڑی اہمیت ہے اس کی وجہ یہ ہے کہ مفعولی صفت کا معنی دینے میں اسم المفعول کے الفاظ منفرد مقام رکھتے ہیں یہ معنی اسم المفعول کے علاوہ کسی دوسرے اوزان میں قطعاً پایا نہیں جاتا۔ اسم الفاعل کی طرح اسم المفعول کے بھی (۱۶) مختلف اوزان ہیں ہر وزن پر پڑھے جانے والا اسم المفعول اپنی الگ شکل اور جداگانہ معنی رکھتا ہے علم الصرف کے اصولوں کے ذریعے ہمیں ان کے مختلف معانی کا پتہ چلتا ہے

اسم المفعول کے الفاظ سے مختلف معانی حاصل کرنے کا صرفی کردار

اسم المفعول کے صیغوں سے مختلف معانی حاصل کرنے کے تین بنیادی اصول ہیں ذیل میں ان کی تفصیلات ملاحظہ کریں:

اول۔ یہ کہ اسم المفعول کے بنیادی لفظ کو مختلف ابواب کے اوزان مفعول میں استعمال کیا جائے

تاکہ ہر نئے وزن سے نیا معنی وجود میں آئے۔

ثانی۔ یہ کہ ہر لفظ کو مفرد، تشنیہ، جمع کی تبدیلیوں سے گزارا جائے۔

ثالث۔ یہ کہ ہر لفظ کو مذکر اور مؤنث کے استعمالات سے گزارا جائے۔

ذیل میں مثالیں ملاحظہ کریں:

(مُكْرَمٌ) عزت سے نوازا گیا ایک شخص۔ (واحد مذکر)

(مُكْرَمَانِ) عزت سے نوازے گئے دو اشخاص۔ (تشنیہ مذکر)

(مُكْرَمُونَ) عزت سے نوازے گئے دو سے زیادہ اشخاص۔ (جمع مذکر)

(مُكْرَمَةٌ) عزت سے نوازی گئی ایک خاتون۔ (واحد مؤنث)

(مُكْرَمَاتٍ) عزت سے نوازی گئی دو خواتین۔ (تثنیہ مؤنث)

(مُكْرَمَاتٌ) عزت سے نوازی گئی دو سے زیادہ خواتین۔ (جمع مؤنث)

اسم المفعول کے مختلف صیغے بنانے کا صرفی طریقہ

اسم المفعول کے بقیہ سب صیغوں کیلئے پہلا لفظ (مُكْرَمٌ) بنیاد ہے جس کے آخر میں صرف (الف ساکن اور نون مکسورہ) (زیر والی) بڑھا

کر عزت سے نوازے گئے سدواشخاص کی نشاندہی کی گئی ہے

اور اسی لفظ (مُكْرَمٌ) کے آخر میں (واو ساکن اور نون مفتوحہ) (زبر والی) بڑھا کر دو سے زیادہ عزت سے گئے اشخاص کی نشاندہی کی

گئی ہے

اور اسی لفظ (مُكْرَمٌ) کے آخر میں (گول تا مضمومہ) (پیش والی) بڑھا کر عزت سے نوازی گئی ایک خاتون کی نشاندہی کی گئی ہے

اور اسی لفظ (مُكْرَمٌ) کے آخر میں (تا مفتوحہ) (زبر والی) اور اس کے بعد الف ساکن اور نون مکسورہ (زیر والی) بڑھا کر عزت سے

نوازی گئی دو خواتین کی نشاندہی کی گئی ہے

اور اسی لفظ (مُكْرَمٌ) کے آخر میں (تا مفتوحہ) (زبر والی) اور اس کے بعد الف ساکن اور لمبی تا) بڑھا کر دو سے زیادہ عزت سے

نوازی گئی خواتین کی نشاندہی کی گئی ہے

اسم المفعول کی تعریف

اسم المفعول ہر اس لفظ کو کہتے ہیں جو اپنے مخصوص صیغے کے ذریعے کسی بھی شخص یا چیز پر بولا جائے جس پر کوئی بھی فعل واقع کیا گیا ہے

جیسا کہ اوپر دی گئی مثالوں سے واضح ہے۔ مزید وضاحت کیلئے اسم المفعول کے الفاظ کو جملوں میں استعمال کرنے کی ایک مشق دی جاتی ہے

جس کی مدد سے آپ خود بھی مزید جملے بنا سکیں گے۔

جملوں میں مفرد، تثنیہ، جمع، مذکر، مؤنث، سو، الیہ، جوابیہ، مثبت، منفی سب پہلوؤں کا خیال رکھا گیا ہے معلمین کو چاہئے کہ ان سب انداز

گفتگو سے اپنے طلباء و طالبات کو آگاہ کریں۔

اسم المفعول کے صیغوں پر مشقیہ جملے

سادہ مثبت جملے

مؤنث (مفرد، تثنیہ، جمع)

مذکر (مفرد، تثنیہ، جمع)

اللِّصَّةُ مَسْجُونَةٌ

اللِّصُّ مَسْجُونٌ

ایک چورنی قید کی ہوئی ہے

ایک چور قید کیا ہوا ہے

اللِّصَّانِ مَسْجُونَانِ اللِّصَّتَانِ مَسْجُونَتَانِ
 دو چور قید کئے ہوئے ہیں دو چور نیاں قید کی ہوئی ہیں
 اللُّصُوصُ مَسْجُونُونَ اللِّصَّاتُ مَسْجُونَاتُ
 سب چور قید کئے ہوئے ہیں سب چور نیاں قید کی ہوئی ہیں

الْمَسْجُونُ لِصٌّ الْمَسْجُونَةُ لِصَّةٌ
 قید کیا ہوا آدمی ایک چور ہے قید کی ہوئی خاتون ایک چور ہے
 الْمَسْجُونَانِ لِصَّانِ الْمَسْجُونَتَانِ لِصَّتَانِ
 قید کئے ہوئے دونوں آدمی دو چور ہیں قید کی ہوئی دونوں خواتین دو چور نیاں ہیں
 الْمَسْجُونُونَ لُّصُوصٌ الْمَسْجُونَاتُ لِّصَّاتُ
 قید کئے ہوئے سب آدمی چور ہیں قید کی ہوئی سب خواتین چور نیاں ہیں

۲

مثبت سوالیہ جوابیہ جملے

مَنْ هَذَا الْمَسْجُونُ؟ مَنْ هَذِهِ الْمَسْجُونَةُ؟
 یہ قید کیا ہوا آدمی کون ہے؟ یہ قید کی ہوئی خاتون چورنی ہے
 هَذَا الْمَسْجُونُ سَارِقٌ هَذِهِ الْمَسْجُونَةُ سَارِقَةٌ
 یہ قید کیا ہوا آدمی ایک چور ہے یہ قید کی ہوئی خاتون ایک چورنی ہے
 مَنْ هَذَانِ الْمَسْجُونَانِ؟ مَنْ هَاتَانِ الْمَسْجُونَتَانِ؟
 یہ قید کئے ہوئے دو آدمی کون ہیں؟ یہ قید کی ہوئی دو خواتین کون ہیں؟
 هَذَانِ الْمَسْجُونَانِ سَارِقَانِ هَاتَانِ الْمَسْجُونَتَانِ سَارِقَتَانِ
 یہ قید کئے ہوئے دو آدمی دو چور ہیں یہ قید کی ہوئی دو خواتین دو چور نیاں ہیں
 مَنْ هَؤُلَاءِ الْمَسْجُونُونَ؟ مَنْ هَؤُلَاءِ الْمَسْجُونَاتُ؟
 یہ قید کئے ہوئے سب آدمی کون ہیں؟ یہ قید کی ہوئی سب خواتین کون ہیں؟
 هَؤُلَاءِ الْمَسْجُونُونَ سَارِقُونَ هَؤُلَاءِ الْمَسْجُونَاتُ سَارِقَاتُ

منفی جوابیہ جملے

ہَلِ الْمَسْجُونَةُ سَارِقَةٌ؟	ہَلِ الْمَسْجُونُ سَارِقٌ؟
کیا قید کی ہوئی خاتون چورنی ہے؟	کیا قید کیا ہوا آدمی چور ہے؟
لَيْسَتْ الْمَسْجُونَةُ سَارِقَةً	لَيْسَ الْمَسْجُونُ سَارِقًا
الْمَسْجُونَةُ لَيْسَتْ سَارِقَةً	الْمَسْجُونُ لَيْسَ سَارِقًا
قید کی ہوئی خاتون چورنی نہیں ہے	قید کیا ہوا آدمی چور نہیں ہے
ہَلِ الْمَسْجُونَتَانِ سَارِقَتَانِ؟	ہَلِ الْمَسْجُونَانِ سَارِقَانِ؟
کیا قید کی ہوئی دو خواتین دو چورنیاں ہیں؟	کیا قید کئے ہوئے دو آدمی دو چور ہیں؟
لَيْسَتْ الْمَسْجُونَتَانِ سَارِقَتَيْنِ	لَيْسَ الْمَسْجُونَانِ سَارِقَيْنِ
الْمَسْجُونَتَانِ لَيْسَتَا سَارِقَتَيْنِ	الْمَسْجُونَانِ لَيْسَا سَارِقَيْنِ
قید کی ہوئی دو خواتین دو چورنیاں نہیں ہیں	قید کئے ہوئے دو آدمی دو چور نہیں ہیں
ہَلِ الْمَسْجُونَاتُ سَارِقَاتٌ؟	ہَلِ الْمَسْجُونُونَ سَارِقُونَ؟
کیا قید کی ہوئی سب خواتین چورنیاں ہیں؟	کیا قید کئے ہوئے سب آدمی چور ہیں؟
لَيْسَتْ الْمَسْجُونَاتُ سَارِقَاتٍ	لَيْسَ الْمَسْجُونُونَ سَارِقِينَ
الْمَسْجُونَاتُ لَسْنَ سَارِقَاتٍ	الْمَسْجُونُونَ لَيْسُوا سَارِقِينَ
قید کی ہوئی سب خواتین چورنیاں نہیں ہیں	قید کئے ہوئے سب آدمی چور نہیں ہیں

اسم المفعول پر مشتمل مثبت فعلیہ جملے

مؤنث	مذکر
أُطْلِقَتِ الْمَسْجُونَةُ	أُطْلِقَ الْمَسْجُونُ
الْمَسْجُونَةُ أُطْلِقَتْ	الْمَسْجُونُ أُطْلِقَ
ایک خاتون قیدی رہا کر دی گئی	ایک مرد قیدی رہا کر دیا گیا

أُطْلِقَ الْمَسْجُونَانِ

الْمَسْجُونَانِ أُطْلِقَا

دو خواتین قیدیاں رہا کر دی گئیں

أُطْلِقَتِ الْمَسْجُونَاتُ

الْمَسْجُونَاتُ أُطْلِقْنَ

سب خواتین قیدیاں رہا کر دی گئیں

سُجِنَتْ يَا زَيْنَبُ!

اے زینب! آپ کو قید کر لیا گیا

سُجِنْتُمَا يَا زَيْنَبُ وَمَرْيَمُ!

اے زینب و مریم! آپ دونوں قید کر لی گئیں

سُجِنْتُمَا يَا سَارِقَاتِ!

اے دو چوری کرنے والیاں! آپ دونوں قید کر لئے گئے

سُجِنْتُنَّ يَا زَيْنَبُ وَ مَرْيَمُ وَ رِيحَانَةُ!

اے زینب، مریم اور ریحانہ! آپ تینوں قید تینوں قید کر لئے گئے

سُجِنْتُنَّ يَا سَارِقَاتِ!

اے سب چوری کرنے والی خواتینو! آپ سب آپ سب قید کر لئے گئے

سُجِنْتُ

میں ایک خاتون قید کر لی گئی

سُجِنَّا

ہم سب خواتین قید کر لی گئیں

أُطْلِقَ الْمَسْجُونَانِ

الْمَسْجُونَانِ أُطْلِقَا

دو مرد قیدی رہا کر دئے گئے

أُطْلِقَ الْمَسْجُونُونَ

الْمَسْجُونُونَ أُطْلِقُوا

سب مرد قیدی رہا کر دئے گئے

سُجِنْتُ يَا مَحْمُودُ!

اے محمود! آپ کو قید کر لیا گیا

سُجِنْتُمَا يَا مَحْمُودُ وَ أَحْمَدُ!

اے محمود اور احمد! آپ دونوں قید کر لئے گئے

سُجِنْتُمَا يَا سَارِقَانِ!

اے دو چوری کرنے والے!

کر لی گئیں

سُجِنْتُمْ يَا مَحْمُودُ وَ أَحْمَدُ وَ طَارِقُ!

اے محمود، احمد اور طارق! آپ

کر لی گئیں

سُجِنْتُمْ يَا سَارِقُونَ!

اے سب چوری کرنے والے لوگو!

قید کر لی گئیں

سُجِنْتُ

میں ایک مرد قید کر لیا گیا

سُجِنَّا

ہم سب مرد قید کر لئے گئے ہیں

(نوٹ) مثبت فعلیہ جملوں کو منفی فعلیہ جملوں میں تبدیل کرنا چاہیں تو آپ مندرجہ بالا جملوں میں سے ہر جملے کے شروع میں (مَا)

بڑھا کر منفی بنا لیں اور معنی میں (نہیں) کہنا نہ بھولنے امثال کے طور پر۔ (مَا أُطْلِقَ الْمَسْجُونُ) ایک مرد قیدی رہا نہیں کیا گیا۔ اسی طرح پوری گردان کا ترجمہ کرتے چلے جائیں

۲۲

اسم المفعول پر مشتمل سوالیہ وجوابیہ مثبت جملے

مؤنث	مذکر
هَلْ أُطْلِقَتِ الْمَسْجُونَةُ؟	هَلْ أُطْلِقَ الْمَسْجُونُ؟
هَلِ الْمَسْجُونَةُ أُطْلِقَتْ؟	هَلِ الْمَسْجُونُ أُطْلِقَ؟
کیا ایک خاتون قیدی رہا کر دی گئی؟	کیا ایک مرد قیدی رہا کر دیا گیا؟
هَلْ أُطْلِقَتِ الْمَسْجُونَاتُ؟	هَلْ أُطْلِقَ الْمَسْجُونَانِ؟
کیا دو خواتین قیدیاں رہا کر دی گئیں؟	کیا دو مرد قیدی رہا کر دئے گئے؟
هَلِ الْمَسْجُونَاتُ أُطْلِقْنَ؟	هَلِ الْمَسْجُونُونَ أُطْلِقُوا؟
کیا سب خواتین قیدیاں رہا کر دی گئیں؟	کیا سب مرد قیدی رہا کر دئے گئے؟
هَلْ أُطْلِقَتِ يَا زَيْنَبُ؟!	هَلْ أُطْلِقْتَ يَا طَارِقُ؟!
اے زینب کیا آپ رہا کر دی گئی ہے؟	اے طارق! کیا آپ کو رہا کر دیا گیا ہے؟
هَلْ أُطْلِقْتُمَا يَا زَيْنَبُ وَ مَرِيْمُ؟!	هَلْ أُطْلِقْتُمَا يَا مُوسَى وَ عِيسَى؟!
اے زینب اور مریم! کیا آپ دونوں کو رہا کر دیا گیا ہے؟	اے موسیٰ و عیسیٰ! کیا آپ دونوں
هَلْ أُطْلِقْتُمَا يَا أَسِيرَاتِنِ؟	هَلْ أُطْلِقْتُمَا يَا أَسِيرَانِ؟!
اے دو خواتین قیدیو! کیا تم دونوں کو رہا کر دیا گیا ہے؟	اے دو مرد قیدیو! کیا تم دونوں کو
هَلْ أُطْلِقْتُنَّ يَا أَسِيرَاتُ؟!	هَلْ أُطْلِقْتُمْ يَا أَسَارِي؟
اے خواتین قیدیو! کیا تم سب رہا کر دی گئی ہیں؟	اے مرد قیدیو! کیا تم سب رہا کر دئے گئے ہیں؟

هَلْ أُطَلِّقْتُمْ يَا زَيْدٌ وَبَكْرٌ وَطَارِقٌ؟ هَلْ أُطَلِّقْتَنِّي يَا مَارِيَّةُ وَ سَارِيَّةُ وَ آمِنَةُ!؟

اے زید، بکر اور طارق! کیا تم سب

اے ماریہ، ساریہ اور آمنہ! کیا تم سب رہا

رہا کر دئے گئے ہیں؟

کردی گئی ہیں؟

هَلْ أُطَلِّقْتُمْ يَا سَجْنَاءُ!؟ هَلْ أُطَلِّقْتَنِّي يَا سَجِينَاتُ!؟

اے مرد قیدیو! کیا تم سب رہا

اے خواتین قیدیو! کیا تم سب رہا کردی گئی ہیں؟

کر دئے گئے ہیں؟

هَلْ أُطَلِّقْتُ؟ هَلْ أُطَلِّقْتُ؟

کیا میں ایک مرد رہا کر دیا گیا ہوں؟

کیا میں ایک خاتون رہا کر دی گئی ہیں؟

هَلْ أُطَلِّقْنَا؟ هَلْ أُطَلِّقْنَا؟

کیا ہم سب مرد رہا کر دئے گئے ہیں؟

کیا ہم سب خواتین رہا کر دی گئی ہیں؟

إِسْمُ الْفَاعِلِ، إِسْمُ الْمَفْعُولِ اور صفت مشبہہ کے اسباق پر ایک مختصر محادثہ

السَّلَامُ عَلَيْكُمْ يَا أَبِي! (يَا وَالِدِي!)

میرے ابو! آپ کو اللہ سلامت رکھے۔

وَعَلَيْكُمْ السَّلَامُ يَا ابْنِي! (يَا وَلَدِي!)

میرے بیٹے! اللہ آپ کو بھی سلامت رکھے

كَيْفَ حَالِكَ يَا وَالِدِي!؟

میرے ابو! آپ کے مزاج کیسے ہیں؟

حَيَّاكَ اللَّهُ يَا وَلَدِي! أَنَا بِخَيْرٍ (أَنَا بِسَلَامَةٍ)

میرے بیٹے! اللہ آپ کو مزید زندگی دے میں بخیر و عافیت ہوں۔

يَا أَبِي أَنْتَ تَخْرُجُ كُلَّ يَوْمٍ مِنَ الْبَيْتِ صَبَاحًا وَ مَسَاءً مَاذَا تَعْمَلُ (تَشْتَغِلُ)

میرے ابو! آپ روزانہ صبح و شام گھر سے باہر جاتے ہیں بتائیے! آپ کیا کام کرتے ہیں؟

صَحِيحٌ يَا وَلَدِي! أَنَا أَعْمَلُ مُهَنْدِسًا فِي الْمَعْمَلِ الْهَنْدَسِيِّ صَبَاحًا وَ أَشْتَغِلُ مُوظَّفًا فِي مَكْتَبِ الْجَوَازَاتِ مَسَاءً وَ أَعْمَلُ فِي

الْمُسْتَشْفَى طَبِيبًا لَيْلًا

بات درست ہے میرے بیٹے! میں صبح انجنیئرنگ ورکشاپ میں انجنیئر کی حیثیت سے شام کو پاسپورٹ آفس میں کلرک کی حیثیت سے اور رات کو

ہسپتال میں ڈاکٹر کی حیثیت سے کام کرتا ہوں

يَا اَبِي! وَظَانِفُكَ حَسَنَةٌ مَّغْبُوطَةٌ

میرے ابو! آپ کے سب کام اچھے اور قابل رشک ہیں۔

يَا وَلَدِي! كُنْ طَالِبًا مُجْتَهِدًا فِي جَمِيعِ الْمَوَادِّ الدِّرَاسِيَّةِ فَسَتَنَالُ وَظِيْفَةً مَرْغُوبَةً كَمَا نَلْتُ

میرے بیٹے! آپ تمام درسی مضامین میں محنتی طالب علم بن جائیے تو آپ کو بھی پسند کی نوکری ملے گی جس طرح مجھے ملی ہے۔

يَا اَبِي اَنَا اُحِبُّ اَنْ اَكُوْنَ مُعَلِّمًا لِلْعُلُوْمِ الْاِسْلَامِيَّةِ مَا رَأَيْكَ فِي ذَالِكَ؟

میرے ابو! میں تو اسلامی علوم کا ٹیچر بننا چاہتا ہوں اس بارے میں آپ کی کیا رائے ہے؟

يَا وَلَدِي فَكِرْتِكَ طَيِّبَةٌ مَشْكُورَةٌ فَادْنُ يَجِبُ عَلَيْكَ اَنْ تَدْرُسَ اللُّغَةَ الْعَرَبِيَّةَ مَعَ قَوَاعِدِهَا مُنْذُ الْبِدَايَةِ لِيَكُوْنَ ذَالِكَ

مُسَاعِدًا لِتَحْقِيْقِ رَغْبَتِكَ

میرے بیٹے! آپ کی سوچ اچھی اور قابل قدر ہے پھر تو آپ کو شروع ہی سے گرامر کیساتھ عربی زبان سیکھنی ہوگی تاکہ یہ آپ کی دلچسپی کو پورا

کرنے کیلئے مددگار بن جائے

يَا اَبِي! ذُلْنِي هَلِ الْقَوَاعِدُ الْعَرَبِيَّةُ سَهْلَةٌ اَمْ صَعْبَةٌ؟

میرے ابو! مجھے بتائیے! کہ عربی گرامر آسان ہے یا کہ مشکل؟

يَا وَلَدِي اِصْدَقْنِي اِنَّ الْقَوَاعِدَ الْعَرَبِيَّةَ سَهْلَةٌ لِلْمُجْتَهِدِيْنَ وَصَعْبَةٌ لِلْكَسَالِيْنَ

میرے بیٹے! یقین جانیئے! کہ عربی گرامر دل لگا کر پڑھنے والوں کیلئے نہایت آسان ہے اور سستی برتنے والوں کیلئے مشکل ہے

يَا اَبِي لِمَاذَا تَجِبُ دِرَاسَةُ اللُّغَةِ الْعَرَبِيَّةِ مَعَ قَوَاعِدِهَا لِطَالِبِ الْعُلُوْمِ الْاِسْلَامِيَّةِ؟

میرے ابو! علوم اسلامیہ کے طالب علم کیلئے گرامر کیساتھ عربی زبان کو سیکھنا کیوں ضروری ہے؟

يَا وَلَدِي! تَجِبُ دِرَاسَةُ الْعَرَبِيَّةِ مَعَ قَوَاعِدِهَا لِاَنَّ الْعُلُوْمَ الْاِسْلَامِيَّةَ مُدَوَّنَةٌ فِي الْعَرَبِيَّةِ وَرَسُوْلُنَا عَرَبِيٌّ وَالْقُرْآنُ عَرَبِيٌّ فَلَنْ

نَفْهَمَ دِيْنَنَا اِنْ لَمْ نَدْرُسْ لِلُّغَةِ الْعَرَبِيَّةِ مَعَ قَوَاعِدِهَا

میرے بیٹے! گرامر کیساتھ عربی زبان کو سیکھنا اس لئے ضروری ہے کیونکہ تمام علوم اسلامیہ عربی زبان میں مدون ہیں نیز ہمارے پیغمبر کی زبان

بھی عربی تھی اور ان پر اترنے والی کتاب جو کہ قرآن ہے وہ بھی عربی زبان میں ہے لہذا ہم اپنے دین کو ہرگز سمجھ نہیں سکتے اگر ہم نے عربی زبان

کو اس کی گرامر کیساتھ نہیں سیکھا

يَا اَبِي! مَا هِيَ عُلُوْمُ قَوَاعِدِ اللُّغَةِ الْعَرَبِيَّةِ؟

میرے ابو! عربی گرامر کے علوم کون سے ہیں؟

يَا وَلَدِي! إِنَّ قَوَاعِدَ اللُّغَةِ الْعَرَبِيَّةِ مُشْتَمِلَةٌ عَلَى سَبْعَةِ عُلُومٍ هِيَ: عِلْمُ الصَّرْفِ وَ عِلْمُ النُّحُوِّ وَ عِلْمُ الْبَيَانِ وَ عِلْمُ الْبَدِيعِ وَ
عِلْمُ الْقِرَاءَاتِ وَ عِلْمُ التَّجْوِيدِ

میرے بیٹے! بیشک عربی گرامرسات علوم پر مشتمل وہ علوم یہ ہیں: علم الصرف، علم النحو، علم البیان، علم المعانی، علم البدیع، علم القراءات، علم التجوید

يَا أَبِي! أَرَشِدُنِي إِلَى كِتَابٍ جَامِعٍ لِهَذِهِ الْعُلُومِ

میرے ابو! آپ میری ایسی کتاب کی رہنمائی کیجئے جو ان تمام علوم کو اپنے اندر سموتی ہو

يَا وَلَدِي! إِنْ كُنْتَ صَادِقًا فِي قَوْلِكَ فَأَدْرُسُ (جَامِعَ الْقَوَاعِدِ الْعَرَبِيَّةِ)

میرے بیٹے! اگر آپ اپنی بات میں سچے ہیں تو آپ (جامع القواعد العربیہ) نامی کتاب پڑھیں

يَا أَبِي! لِمَاذَا فَضَلْتَ دِرَاسَةَ هَذَا الْكِتَابِ عَلَى الْكُتُبِ الْأُخْرَى؟

میرے ابو! آپ نے کس وجہ سے دوسری کتب پر اس کتاب کے پڑھنے کو ترجیح دی ہے

يَا وَلَدِي! إِنَّ هَذَا الْكِتَابَ لِحَقِيقٍ بَانَ يُفَضَّلُ عَلَى الْكُتُبِ الْأُخْرَى لِأَنَّ مُؤَلِّفَهُ اسْتَكْمَلَ فِيهِ جَمِيعَ نَوَاحِي الْقَوَاعِدِ الْعَرَبِيَّةِ

میرے بیٹے! بلاشبہ یہ کتاب حق رکھتی ہے کہ دوسری کتب پر اسے ترجیح دی جائے کیونکہ اس کے مؤلف نے اس کے اندر عربی زبان کی گرامر

کے تمام پہلوؤں کو گھیرا ہے

سبق نمبر چھ پر اسئلہ و تمارین

۱- مختلف معانی کے حصول کیلئے اسم المفعول کے الفاظ کی اہمیت بیان کریں۔

۲- اسم المفعول کی تعریف کریں۔

۳- اسم المفعول کے مختلف صیغے بنانے کا صرفی طریقہ بیان کریں۔

۴- اسم المفعول کی گردان کریں اور معانی بھی ساتھ ساتھ بیان کریں۔

۵- اسم المفعول کے صیغوں سے مختلف معانی حاصل کرنے کے صرفی اصول کونسے ہیں؟

۶- سبق نمبر چھ میں آپ نے جو مکالمہ پڑھا ہے اس میں موجود اسم الفاعل،

اسم المفعول اور صفت مشبہہ کے الفاظ کو الگ کریں۔

۷- اسم الفاعل کے الفاظ کا ترجمہ کریں۔

مُعَلِّمٌ. مُسَاعِدٌ. عَافِيَةٌ. مُهَنْدِسٌ. مُؤَلِّفٌ. جَامِعٌ. صَادِقٌ. مُشْتَمِلَةٌ. طَالِبٌ. مُجْتَهِدٌ. مُجِدُّ

۸- صفات مشبہہ کے الفاظ کا ترجمہ کریں۔

حَقِيقٌ. بَدِيعٌ. سَهْلَةٌ. صَعْبَةٌ. كَسْلَانٌ. طَيِّبَةٌ. وَظِيْفَةٌ. حَسَنَةٌ. طَيِّبٌ. صَحِيْحٌ.

۹۔ اسم المفعول کے الفاظ کا ترجمہ کریں۔
مُدَوَّنَةٌ. مَشْكُورَةٌ. مَعْبُوطَةٌ. مَرْعُوبَةٌ. مُوَضَّفٌ.

الدَّرْسُ السَّابِعُ

علم المعانی کے ماتحت پڑھے جانے

والے موضوعات کی تفصیلات

اگلے اسباق میں آپ ان موضوعات کی خاطر خواہ تفصیلات پڑھیں گے اُس سے قبل ان موضوعات سے آپ کو آگاہ کیا جا رہا ہے تاکہ آپ ابھی سے اُن کو پڑھنے کیلئے مستعد ہو جائیں نیز ان موضوعات کی اہمیت کا بھی آپ کو اندازہ ہو جائے۔

[۱] حروفِ جارّہ کے مطلوبہ معانی کی پہچان۔

[۲] حروفِ ناصبہ کے مطلوبہ معانی کی پہچان۔

[۳] حروفِ جازمہ کے مطلوبہ معانی کی پہچان۔

[۴] حروفِ عطف کے مطلوبہ معانی کی پہچان۔

[۵] حروفِ ندا کے مطلوبہ معانی کی پہچان۔

[۶] حروفِ استفہام کے مطلوبہ معانی کی پہچان۔

[۷] حروفِ شرط کے مطلوبہ معانی کی پہچان۔

- [۸] حروفِ تخصیض کے مطلوبہ معانی کی پہچان۔
- [۹] حروفِ رَدْع کے مطلوبہ معانی کی پہچان۔
- [۱۰] حروفِ نافیہ کے مطلوبہ معانی کی پہچان۔
- [۱۱] الفاظ کو معرفہ بنانے کے مقاصد کی پہچان۔
- [۱۲] الفاظ کو نکرہ استعمال کرنے کے مقاصد کی پہچان۔
- [۱۳] امر کے صیغوں کے استعمال کی حیثیتوں کی پہچان۔
- [۱۴] نہی کے صیغوں کے استعمال کی حیثیتوں کی پہچان۔
- [۱۵] تاکیدات استعمال کرنے کے مقاصد کی پہچان۔
- [۱۶] موصوف کے لئے صفات استعمال کرنے کے مقاصد کی پہچان۔
- [۱۷] اسماء الشرط کے استعمال کے مقاصد کی پہچان۔
- [۱۸] حروفِ مشبہہ بالفعل کے استعمال کے مقاصد کی پہچان۔
- [۱۹] افعالِ ناقصہ کے استعمال کے مقاصد کی پہچان۔
- [۲۰] افعالِ مقاربہ، افعالِ شروع اور افعال، رجاء کے استعمال کے مقاصد کی پہچان۔
- [۲۱] اِن، اِذَا، اَلُوْ شَرَطِیْہ کے استعمالات میں فرق کی پہچان۔
- [۲۲] (مطلق و مقید) (عام و خاص) (مشترک و مؤل) (مجمل و مفسر) (صریح و کنایہ) (حقیقت و مجاز) وغیرہ کے عنوانات کے استعمالات کے مقاصد کی پہچان۔
- [۲۳] جملوں میں افعال کے متعلقات (مفاعیلِ خمسہ، حال، ظروفِ زمان و مکان، جار و مجرور) کے استعمالات کے مقاصد کی پہچان۔
- [۲۴] جملوں میں مسند الیہ و مسند کے استعمال کے مقاصد اور اُن میں سے کسی ایک کو حذف کرنے کی بلاغی وجوہات کی پہچان۔
- [۲۵] حصر، قصر، استثناء کے اسلوب کو استعمال کرنے کے مقاصد کی پہچان۔
- [۲۶] (فصل و وصل) (ایجاز و اطناب و مساوات) تکرار و ترادفِ الفاظ کی خامی و خوبی کی پہچان۔
- [۲۷] جملوں کو (اسمیہ، فعلیہ، انشائیہ) کے اسلوب میں استعمال کرنے کے مقاصد کی پہچان۔
- [۲۸] جملہ اسمیہ و فعلیہ کے اسلوب میں مخاطب سے ہمکلام ہونے کے مقاصد کی پہچان۔
- [۲۹] اقسامِ معرفہ میں سے ہر ایک کے استعمال کی الگ الگ اہمیت کی پہچان۔

علم البدیع کے تحت پڑھے جانے والے موضوعات کی تفصیلات
(مَحْسَنَاتِ بَدِیْعِیۃٍ مَعْنَوِیَّۃٍ) جو کسی بھی گفتگو میں معنی کو دل فریب بناتے ہیں۔

- [۱] توریہ کا استعمال کرنا۔
- [۲] استخدا م کا استعمال کرنا۔
- [۳] استطراد کا استعمال کرنا۔
- [۴] افتنان کا استعمال کرنا۔
- [۵] طباق کا استعمال کرنا۔
- [۶] مقابلہ کا استعمال کرنا۔
- [۷] مراعاة النظر کا استعمال کرنا۔
- [۸] اِرساد کا استعمال کرنا۔
- [۹] اِدامج کا استعمال کرنا۔
- [۱۰] مذہبِ کلامی (منطقی اندازِ استدلال) کا استعمال کرنا۔
- [۱۱] حسن التعلیل کا استعمال کرنا۔
- [۱۲] تجرید کا استعمال کرنا۔
- [۱۳] مُشَا کَلَمَہ کا استعمال کرنا۔
- [۱۴] مُزَاوَجَہ کا استعمال کرنا۔
- [۱۵] طیّ و نشر (لفّ و نشر) کا استعمال کرنا۔
- [۱۶] جمع کا استعمال کرنا۔
- [۱۷] تفریق کا استعمال کرنا۔
- [۱۸] تقسیم کا استعمال کرنا۔
- [۱۹] جمع مع التفریق کا استعمال کرنا۔
- [۲۰] جمع مع التقسیم کا استعمال کرنا۔
- [۲۱] مبالغہ کا استعمال کرنا۔
- [۲۲] مغایرہ کا استعمال کرنا۔

- [۲۳] تاکید المدح بمایشبہ الذم کا استعمال کرنا۔
- [۲۴] تاکید الذم بمایشبہ المدح کا استعمال کرنا۔
- [۲۵] توجیہ کا استعمال کرنا۔
- [۲۶] فرق بین التوریہ والتوجیہ کا استعمال کرنا۔
- [۲۷] القول بالموجب کا استعمال کرنا۔
- [۲۸] اختلاف اللفظ مع المعنی کا استعمال کرنا۔
- [۲۹] تفریع کا استعمال کرنا۔
- [۳۰] استنباع کا استعمال کرنا۔
- [۳۱] سلب والايجاب کا استعمال کرنا۔
- [۳۲] ابداع کا استعمال کرنا۔
- [۳۳] اُسلوب الحکیم کا استعمال کرنا۔
- [۳۴] تشابہ الاطراف کا استعمال کرنا۔
- [۳۵] تجاہل العارف کا استعمال۔
- [۳۶] عکس کا استعمال کرنا۔

محسنات بدیعہ لفظیہ (جو کسی بھی گفتگو میں الفاظ کو دلفریب بناتے ہیں)

- [۱] جناس کا استعمال کرنا۔
- [۲] تصحیف کا استعمال کرنا۔
- [۳] ازدواج کا استعمال کرنا۔
- [۴] سمج کا استعمال کرنا۔
- [۵] موازنہ کا استعمال کرنا۔
- [۶] ترصیح کا استعمال کرنا۔
- [۷] تشریح کا استعمال کرنا۔
- [۸] لزوم مالا یلزم کا استعمال کرنا۔
- [۹] رد العجز علی الصدر کا استعمال کرنا۔

[۱۰] مالا تخیل بالانعکاس کا استعمال کرنا۔

[۱۱] موارد کا استعمال کرنا۔

[۱۲] اختلاف اللفظ مع اللفظ کا استعمال کرنا۔

[۱۳] تسمیٰ کا استعمال کرنا۔

[۱۴] انسجام یا سہولہ کا استعمال کرنا۔

[۱۵] اکتفاء کا استعمال کرنا۔

[۱۶] تظریز کا استعمال کرنا۔

مشقی سوالات و تمرینات

[س] عربی گرامر کے شعبے کون کونسے ہیں؟

[س] عربی گرامر کے شعبوں سے واقفیت کی اہمیت بیان کریں۔

[س] عربی گرامر کے شعبوں میں سے ہر ایک کی الگ الگ تعریف کریں۔

[س] عربی گرامر کے شعبوں میں سے کونسے دو شعبے دوسرے شعبوں کیلئے بنیاد کی حیثیت رکھتے ہیں اور کیوں؟

[س] علمائے گرامر نے علم الصرف اور علم النحو کی اہمیت کو کن الفاظ میں سراہا ہے؟

[س] علم صرف کو تمام علوم کی ماں اور علم نحو کو تمام علوم کا باپ کہنے کی وجہ بیان کریں۔

[س] قرآن کریم کو عربی گرامر کے علوم کا مرقع اور الہم کیوں کہا جاتا ہے؟

[س] سبق نمبر ایک اور دو کی مدد سے جواب دیں کہ زمانہ نزول قرآن کے ماہرین لغت قرآنی چیلنج کو کس وجہ سے پسپا نہ کر سکے؟

[س] علم صرف و نحو کا کردار بیان کریں۔

[س] علم صرف کے تحت کون کونسے موضوعات پڑھے جاتے ہیں؟

[س] علم نحو کے تحت کون کونسے موضوعات پڑھے جاتے ہیں؟

[س] علم بیان کے تحت پڑھے جانے والے موضوعات کون کونسے ہیں؟

[س] علم معانی کے تحت پڑھے جانے والے موضوعات کون کونسے ہیں؟

[س] علم بدیع کے تحت پڑھے جانے والے موضوعات کون کونسے ہیں؟

[س] محسنات بدیعیہ معنویہ کون کونسے ہیں؟

[س] محسنات بدیعیہ لفظیہ کون کونسے ہیں؟

- [س] علم تجوید و قراءات کی الگ الگ تعریف کریں۔
- [س] کیا علم تجوید کا جاننا صرف تلاوت قرآن کیلئے ضروری ہے؟
- [س] قرآن پاک کی تلاوت کے علاوہ علم تجوید کا پڑھنا کن امور کیلئے ضروری ہے؟
- [س] علم تجوید کو علم الترتیل کب کہا جاتا ہے؟
- [س] ترتیل کے دوسرے نام کونسے ہیں؟
- [س] علم قراءات کا جاننا کن امور کیلئے ضروری ہے؟
- [س] علم قراءات کے تحت کون کونسے موضوعات جانے جاتے ہیں؟
- [س] قرآن کریم، حدیث رسول ﷺ اور عربی زبانوں کے الفاظ کو مختلف لہجوں اور تلفظ میں پڑھنے کی اجازت کب ہے؟
- [س] علم تجوید اور قراءات کا عربی گرامر سے کیا تعلق ہے؟

الدَّرْسُ الثَّامِنُ

فہمِ دین کیلئے جن علوم دینیہ سے واقفیت ضروری ہے

سبق نمبر ایک اور دو میں آپ نے پڑھ لیا ہے کہ عربی زبان کو صحیح معنوں میں سمجھ کر پڑھنے، لکھنے اور بولنے کیلئے عربی گرامر کے تمام شعبوں سے مکمل واقفیت ضروری ہے کیونکہ عربی گرامر سے وابستہ تمام علوم فہم لغت عربیہ کیلئے روح کی حیثیت رکھتے ہیں جن کے بغیر عربی زبان جسم بے جاں کی طرح ہے اس لئے کہ ایسی حالت میں کوئی بھی عربی میں گفتگو کرنے والا زبان کی اصل نزاکت، غذائیت اور الفاظ و مرکبات کے استعمالات کے مقاصد و فلسفے سے عاری ہوتا ہے۔

دوسری جانب ہمارا دین چونکہ عربی زبان میں مکمل طور پر مدون ہے قرآن کریم و احادیث رسول ﷺ دونوں عربی زبان میں محفوظ ہیں کیونکہ ہمارا رسول بھی خاندانی طور پر عربی تھے اور آپ امتیازی طور پر فصیح اللسان اور بلیغ البیان انسان تھے جو فطری طور پر عربی زبان کے تمام ضروری اصولوں سے آگاہ تھے آپ ﷺ کا ارشاد گرامی ہے کہ (أَوْثِنْتُ بَوَاعِ الْعِلْمِ) مجھے اللہ نے گفتگو کی اعلیٰ صلاحیتوں سے نواز رکھا ہے آپ ﷺ کا یہ ارشاد ہمیں اپنے دین سے مکمل واقف ہونے کیلئے عربی گرامر کے تمام ضروری اصول و ضوابط کو جاننے کی اہمیت کو اور زیادہ واضح کرتا ہے۔ نیز امیر المؤمنین عمر فاروق رضی اللہ عنہ لوگوں کو انتہائی تاکید کیساتھ کہا کرتے تھے (تَعَلَّمُوا الْعَرَبِيَّةَ فَإِنَّهَا مَنِّ دِينِكُمْ) اللہ کے

بندو! عربی زباں کو خوب طریقے سے سیکھو اسلئے کہ یہ زباں تمہارے ہی دین کا ایک اہم حصہ ہے۔

امیر المؤمنین عمر فاروق رضی اللہ عنہ کے فرمانِ گرامی میں ہمارے لیئے کئی طرح کی رہنمائیاں موجود ہیں۔ ایک تو یہ ہے کہ عربی زباں کو ہم اس نقطہ نظر سے سیکھیں چونکہ ہمارا دین عربی میں مدون ہے۔ یہ مفہوم (تَعَلُّمُوا) کے سادہ معنی سے حاصل ہوا چونکہ (تَعَلَّمْتُ) کا ایک معنی سیکھنا ہے اس کے مقابلے میں (تَعَلَّمْتُ) کا معنی دوسرے کو سکھانا ہے۔ دوسری رہنمائی یہ ہے کہ ہم عربی زباں کو اُس کی گرامر کے اصولوں سمیت خوب سمجھ کر سیکھیں۔ یہ مفہوم (تَعَلَّمُوا) کے مخصوص معنی سے حاصل ہوا چونکہ (تَعَلَّمْتُ) کا دوسرا مخصوص معنی کسی بھی چیز کو خوب طریقے سے سیکھنے کے ہیں۔ ان دونوں معانی کی وضاحت ہمارے پیارے رسول ﷺ کے فرمان میں موجود ہے جو کہ صحیح مسلم کی روایت ہے (خَيْرُكُمْ مَنْ تَعَلَّمَ الْقُرْآنَ وَعَلَّمَهُ) اے مسلمانو! تم میں سے سب سے بہتر مسلمان وہی ہے جو قرآن کریم کو الفاظ و معانی سمیت خوب سمجھ کر کسی مستند استاد سے سیکھے اور سیکھنے کے بعد اپنے معاشرے کے اور لوگوں کو اس کی اچھی طرح تعلیم دے۔

سبق نمبر تین میں ہم آپ کو یہ بھی بتا دینا چاہتے ہیں کہ دینی مسائل و احکام کی لغت شناسی کیلئے جہاں ہمیں عربی گرامر کا سیکھنا ضروری ہے وہاں یہ بھی انتہائی ضروری ہے کہ دینی اصطلاحات کو بخوبی جاننے کیلئے ہم چند دینی علوم سے بھی ضروری طور پر آراستہ ہوں جن کی مدد سے ہم نہایت ہی آسانی کیساتھ اللہ اور رسول ﷺ کی شرعی مرادوں کو جان کر اپنی اور امتِ مسلمہ کی صحیح رہنمائی کا سامان کر سکیں گے ذیل میں ان علوم دینیہ کی تفصیلات ملاحظہ فرمائیں:-

[۱] ناظرہ قرآن کریم کو کسی ایسے مستند استاد سے پڑھا ہوا ہونا جو قواعد تجوید کیساتھ باقاعدہ پڑھا سکتا ہوتا کہ قرآن کی تلاوت میں کسی قسم کی غلطی نہ ہو جس سے عربی زباں کی ساکھ خراب ہونے کیساتھ ساتھ لفظوں کے معانی بدل کر مرادِ الہی پائمال ہو سکتی ہے۔ اس طرح کی لغوی غلطیاں دنیا کی ہر زباں میں معیوب جانی جاتی ہیں۔

[۲] ترجمۃ القرآن کو عربی گرامر اور علوم دینیہ کے کسی ماہر اور مستند عالم دین کی صحیح رہنمائی کیساتھ پڑھا ہوا ہو جو بیک وقت لغوی اور شرعی دونوں کی اصطلاحات سے اپنے شاگرد کو فیضیاب کر سکتا ہو۔

[۳] قرآن کریم کی (مُحْكَمَاتٌ اور مُتَشَابِهَاتٌ آیات) سے پوری طرح آگاہ ہو۔

[۴] اسلام کے تمام ارکانِ ایمان اور ارکانِ اسلام سے مکمل طور پر آگاہ ہو۔

[۵] اسلام کے تمام (اوامر و نواہی) کو پہچانتا ہو۔ نیز ان کی مطلوبہ شرعی و حکمی حیثیتوں سے بھی آگاہ ہو۔

[۶] قرآن کریم کی (مکئی و مدنی) آیات اور سورتوں سے واقف ہو۔

[۷] قرآن کریم کی تمام (منسوخ اور ناسخ) آیات کو پوری طرح جانتا ہو۔

[۸] قرآن کریم کی مخصوص شانِ نزول والی آیات سے پوری طرح واقف ہو۔

[۹] قرآن کریم کی ترتیبِ نزول سے مکمل طور پر آگاہ ہو۔

[۱۰] قرآن کریم کی تکرار آیات کے مقاصد سے مکمل طور پر آگاہ ہو۔

[۱۱] قرآن کریم اور احادیث رسول ﷺ میں موجود الفاظ کے (عام و خاص) (مطلق و مقید) (مشترک و مؤول) (صریح و کنایہ) (حقیقت و

مجاز) کے خطابات سے مکمل طور پر واقف ہو۔ نیز لغوی اور شرعی (اصطلاحی) معانی سے بھی بخوبی آگاہ ہو۔

[۱۲] قرآن کریم کی عبارتوں میں موجود (تقدیم و تاخیر) کے اُسلوب اور (محذوف) الفاظ سے آگاہ ہو۔

[۱۳] قرآن کریم کی (مترادف، مشترک اور متضاد) عبارتوں سے پوری طرح آگاہ ہو۔

[۱۴] احادیث رسول ﷺ سے مکمل طور پر آگاہ ہو۔

[۱۵] تحفظ دین کیلئے اپنائے جانے والے اصول و ضوابط سے آگاہ ہو جن کو (قوانین حدیث کے نام سے جانا جاتا ہے۔

[۱۶] دشمنان اسلام کے ہاتھوں ایجاد کردہ (موضوع روایات) سے واقف ہو جن کو دین اسلام کے حسین اور شفاف چہرے کو داغدار کرنے کیلئے ایجاد کیا گیا ہے۔

[۱۷] سیرت رسول ﷺ اور سیرت خلفائے راشدین دونوں کے تمام ادوار سے واقف ہو۔

[۱۸] خلفاء راشدین اور فقہاء صحابہ کے علاوہ بڑے بڑے تابعین کی سیرت اور ان کے فتاویٰ سے بھی واقف ہو۔

[۱۹] احادیث منسوخہ سے بھی واقف ہو۔

[۲۰] اصطلاحات لغت عربیہ اور اصطلاحات شریعت دونوں سے مکمل طور پر واقف ہو۔

[۲۱] عربی گرامر کے تمام شعبہ جات (علم الصرف، علم النحو، علم البیان، علم المعانی، علم البدیع، علم القراءات اور علم التجوید) سے واقف ہو۔

[۲۲] بظاہر ٹکراؤ رکھنے والی تمام احادیث رسول ﷺ سے واقف ہو نیز ان احادیث کے مشترک یا مجموعی نتائج سے بھی آگاہ ہو۔

الدَّرْسُ التَّاسِعُ

اسموں میں مفرد تشنیہ اور جمع کے اوزان کے ذریعے مختلف معانی

حاصل کرنے میں علم الصرف کا اہم کردار

انسانی معاشروں میں ایک دوسرے کیساتھ گفتگو کرتے ہوئے مختلف المعانی الفاظ کے تعلق سے جہاں (اسم الفاعل، اسم المفعول، صفت مشبہ، اسم الظرف، اسم الالۃ، اسم التفضیل، اسم المبالغہ، اسم المنسوب) کے الفاظ و کلمات کی ضرورت پڑتی ہے وہاں اسموں میں دوران گفتگو مفرد، تشنیہ، جمع کے لئے استعمال ہونے والے بے شمار الفاظ کی بھی ضرورت پڑتی ہے جن کو جملوں میں لائے بغیر گفتگو مکمل نہیں ہوا کرتی۔

یاد رہے کہ گفتگو اور بات چیت کے دوران (مفرد، تشنیہ جمع) کے الفاظ کے ذریعے (اشیاء، اشخاص، جگہوں، حیوانات، نباتات، جمادات کے علاوہ دنیا کی ہر مخلوق) کی عدد کو ظاہر کیا جاتا ہے اس لحاظ سے مفرد، تشنیہ، جمع کو پہچاننا انتہائی ضروری ہو جاتا ہے ذیل میں مختلف مثالوں کے ذریعے وضاحت کی گئی ہے جیسے:

مفرد	تشنیہ	جمع
بَحْرٌ	بَحْرَانِ	بِحَارٌ/أَبْحَارٌ/بُحُورٌ/أَبْحُرٌ
کوئی ایک سمندر	کوئی دو سمندر	بہت سے سمندر
يَمٌّ/نَهْرٌ	يَمَّانٍ/نَهْرَانِ	أَيَّامٌ/أَنْهَارٌ
کوئی ایک دریا	کوئی دو دریا	بہت سے دریا
حَدِيثَةٌ	حَدِيثَاتِنِ	حَدَائِقُ
کوئی ایک سرسبز پارک	کوئی دو سرسبز پارکیں	بہت سے سرسبز پارکیں
صَخْرَةٌ	صَخْرَتَانِ	صَخْرَاتٌ/صُخُورٌ/أَصْحَارٌ
کوئی ایک چٹان/ پہاڑی	کوئی دو چٹانیں/ پہاڑیاں	بہت سی چٹانیں/ پہاڑیاں
جَبَلٌ	جَبَلَانِ	جِبَالٌ
کوئی ایک پہاڑ	کوئی دو پہاڑ	بہت سے پہاڑ
تِلٌّ/تَلَّةٌ	تِلَانٍ/تِلَّتَانِ	تِلَالٌ/أَتَالٌ/تِلَالَتٌ
کوئی ایک ٹیلہ	کوئی دو ٹیلے	بہت سے ٹیلے
حَدَبٌ	حَدَبَانِ	حَدَائِبٌ/أَحْدَابٌ
کوئی ایک اونچی جگہ	کوئی دو اونچی جگہیں	بہت سی اونچی جگہیں
ثَمْرَةٌ/فَاكِهَةٌ	ثَمْرَتَانِ/فَاكِهَتَانِ	ثَمَرَاتٌ/أَثْمَارٌ/ثَمَارٌ
کوئی ایک پھل	کوئی دو پھل	بہت سے پھل
شَجْرَةٌ	شَجْرَتَانِ	أَشْجَارٌ/شَجَرَاتٌ
کوئی ایک درخت	کوئی دو درخت	بہت سے درخت
حُوتٌ/سَمَكٌ	حُوتَانِ/سَمَكَانِ	حَيْثَانٌ/سِمَاكٌ/أَسْمَاكٌ
کوئی ایک مچھلی	کوئی دو مچھلیاں	بہت سی مچھلیاں

لَوْلُو	لَوْلَوَانِ	لَنَالِي
کوئی ایک موتی	کوئی دو موتیاں	بہت سے موتیاں
كِتَابٌ	كِتَابَانِ	كُتُبٌ
کوئی ایک کتاب	کوئی دو کتابیں	بہت سی کتابیں
قِصَّةٌ	قِصَّتَانِ	قِصَصٌ
کوئی ایک واقعہ	کوئی دو واقعات	بہت سے واقعات

مفرد سے تشنیہ اور جمع بنانے کا طریقہ

مندرجہ بالا مثالوں میں (كِتَابٌ) ایک مفرد لفظ ہے جو گنتی کے لحاظ سے ایک عدد کو ظاہر کرتا ہے اگر ہم دو کتابوں کی عدد کا مفہوم لینا چاہیں تو ہم علم الصرف کے اصول کے مطابق لفظ کتاب میں رد و بدل کر کے دو کی عدد ظاہر کرنے کے لئے اس کے آخر میں (ان) الف اور نون بڑھا کر (كِتَابَانِ) کہیں گے

اور اگر دو سے زیادہ کتابوں کی عدد ظاہر کرنا چاہیں تو یہاں پر بھی علم صرف کے اصول کے مطابق لفظ کتاب میں رد و بدل کر کے شروع والے حرف پر زبر کی حرکت کے بجائے پیش کی حرکت پڑھیں گے اور الف کو ہٹائیں گے تو تبدیلی کے بعد (كِتَابٌ) کے بجائے (كُتُبٌ) پڑھا جائے گا۔ جس کا معنی کوئی ایک کتاب کے بجائے بہت سی کتابیں بنے گا۔

اسی طرح (قَلَمٌ) بھی ایک مفرد لفظ ہے جو کوئی ایک قلم کا معنی ظاہر کرتا ہے اس میں بھی دو قلموں کی عدد کو ظاہر کرنے کیلئے علم الصرف کے قانون کے مطابق اس کے آخر میں تبدیلی کرتے ہوئے (ان) بڑھا کر (قَلَمَانِ) پڑھیں گے اس صورت میں اس کا معنی کوئی ایک قلم کے بجائے کوئی دو قلم بنے گا۔

اور اگر دو سے زیادہ قلموں کی عدد ظاہر کرنا چاہیں تو یہاں پر بھی علم صرف کے اصول کے مطابق لفظ (قَلَمٌ) میں رد و بدل کر کے شروع والے حرف پر زبر کی حرکت کے بجائے جزم کی علامت لگا کر شروع میں الف بڑھا کر پڑھیں گے تبدیلی کے بعد ((قَلَمٌ) کے بجائے (أَقْلَامٌ) پڑھا جائے گا جس کا معنی کوئی ایک قلم کے بجائے بہت سے قلم بنے گا۔

اسی طرح (مُؤْمِنٌ) بھی ایک مفرد لفظ ہے جو کوئی ایک ایمان دار مذکر شخص کا معنی ظاہر کرتا ہے اس میں بھی کوئی دو ایمان دار مذکر شخص کا معنی ظاہر کرنے کیلئے علم الصرف کے قانون کے مطابق اس کے آخر میں تبدیلی کرتے ہوئے (ان) بڑھا کر (مُؤْمِنَانِ) پڑھیں گے اس صورت میں اس کا معنی کوئی ایک ایمان دار مذکر شخص کے بجائے کوئی دو ایمان دار مذکر شخص بنے گا۔

اور اگر دو سے زیادہ ایمان دار مذکر اشخاص کی عدد ظاہر کرنا چاہیں تو یہاں پر بھی علم صرف کے اصول کے مطابق لفظ (مُؤْمِنٌ) میں رد و بدل کر کے آخری حرف کے بعد (ون) بڑھا کر (مُؤْمِنُونَ) پڑھیں گے جس کا معنی کوئی ایک ایمان دار مذکر شخص کے بجائے بہت سے ایمان دار

مذکر اشخاص بنے گا۔

اسی طرح (مؤمئثہ) بھی ایک مفرد لفظ ہے جو کوئی ایک ایمان دار مؤنث فرد کا معنی ظاہر کرتا ہے اس میں بھی کوئی دو ایمان دار مؤنث افراد کا معنی ظاہر کرنے کیلئے علم الصرف کے قانون کے مطابق اس کے آخر میں تبدیلی کرتے ہوئے (ان) بڑھا کر (مؤمئثان) پڑھیں گے اس صورت میں اس کا معنی کوئی ایک ایمان دار خاتون کے بجائے کوئی دو ایمان دار خواتین بنے گا

اور اگر دو سے زیادہ ایمان دار خواتین کی عدد ظاہر کرنا چاہیں تو یہاں پر بھی علم صرف کے اصول کے مطابق لفظ (مؤمئثہ) کے آخر میں (اث) بڑھا کر (مؤمئثات) پڑھیں گے جس کا معنی ایک ایمان دار خاتون کے بجائے بہت سی ایمان دار خواتین بنے گا۔

یاد رہے کہ لفظ مفرد مؤنث جس کے آخر میں (ة) ہو جمع مؤنث بنانے کے لئے (اث) لگانے سے پہلے لفظ مفرد مؤنث سے (ة) کو ہٹا لیا جائے گا اور اگر کوئی لفظ مفرد مؤنث کے لئے اس (ة) کے بغیر لغت عربیہ میں استعمال ہو (جس کو مؤنث سماعی کہتے ہیں) تو آخری حرف کے بعد (اث) بڑھایا جائے گا اور (ة) چونکہ پہلے سے موجود نہیں اس لئے اس کو ہٹانے کی نوبت نہیں آتی۔ جیسے:

زَيْنَبُ مَرِيْمٌ كَلْثُومٌ هِنْدٌ رِيَانٌ يَاسِمِيْنٌ نَرْجِسٌ مُرْضِعٌ
حَامِلٌ نَافِسٌ حَائِضٌ عَجُوْزٌ

ان سب الفاظ کی جمع مؤنث کا وزن ان میں سے ہر ایک کے آخر میں صرف (اث) بڑھانے سے بنتا ہے جیسے

زَيْنَبَاتٌ مَرِيْمَاتٌ كَلْثُوْمَاتٌ هِنْدَاتٌ رِيَانَاتٌ يَاسِمِيْنَاتٌ

نَرْجِسَاتٌ مُرْضِعَاتٌ حَامِلَاتٌ نَافِسَاتٌ حَائِضَاتٌ عَجُوْزَاتٌ

گزشتہ صفحات میں ہم علم الصرف کی کارکردگی سے متعلق اسموں میں لفظوں کے رد و بدل پر گفتگو کر رہے تھے اس موضوع پر تقریباً پانچ مثالوں کے ذریعے ہم آپ کی خدمت میں بنیادی طور پر روشنی ڈال چکے ہیں ہمیں امید ہے کہ ان مثالوں پر قیاس کرتے ہوئے باقی تمام اسموں میں مفرد سے تشبیہ اور جمع بنانے کا طریقہ آپ جان سکیں گے اس عنوان پر آئندہ کے اسباق میں مکمل تفصیل کے ساتھ گفتگو ہوگی ان کی مدد سے انشاء اللہ آپ کی تشنگی بجھے گی۔

علم الصرف کے اصول کے مطابق اسموں میں لفظوں کے رد و بدل سے مختلف معانی حاصل کرنے کیلئے مفرد تشبیہ اور جمع کی اشکال میں اسموں کو استعمال کرنے کے علاوہ اور بھی بہت سے طریقے موجود ہیں ان سب طریقوں سے مکمل واقفیت رکھنا لغت عربیہ اور دینی و دنیاوی علوم و فنون کے تمام طالب علموں کے علاوہ معلمین، محققین، مفسرین، شارحین کتب، نظم و نثر کے ادیبوں، مقالہ و ناول نگاروں سب کے لئے بیحد ضروری ہے جن سے بے اعتنائی برتنا اور پہلو تہی کرنا نہ صرف حماقت ہے بلکہ اپنے اصل حدف سے روگردانی ہے اور لغت عربیہ کی گرامر کی حکمت، فلسفہ اور مراد کی روح کے خلاف سوچی سمجھی سازش اور کھلی بغاوت ہے جسکے سایہ تلے رہ کر لغت عربیہ کی ساکھ کو بدنام کرنا ہے اور اندر خانہ دین فہمی اور استنباط احکام کا راستہ روکنے کے مترادف ہے کیونکہ لغت عربیہ کی گرامر کے اصول دراصل دین اسلام کی میراث کو تحفظ دینے کی

ضمانت ہے۔

یاد رہے کہ بعض نیم ملا اور کم علم لوگوں کا یہ کہنا بیوقوفی ہے کہ ہمارے لئے صرف قرآن وحدیث کافی ہیں انکے علاوہ ہمیں کسی اور چیز کی کیا ضرورت؟ سچ ہے کہ ہدایت کے لئے ہمیں صرف قرآن وحدیث کافی ہیں لیکن قرآن وحدیث کو لغوی اور اصطلاحی مفہوم کے تحت صحیح معنوں میں سمجھنے کے لئے ہمیں کتنے ہی دیگر معاون علوم وفنون کی سخت ضرورت ہے جن میں سے علوم لغت سرفہرست ہیں جن کی مدد سے دین فہمی کرنا ریڑھ کی ہڈی کی حیثیت رکھتا ہے اس حقیقت سے منہ موڑنے والوں سے میں پوچھتا ہوں کہ وہ قواعد لغت عربیہ کے بتائے ہوئے اصولوں اور لغت کے مقررہ معانی سے ہٹ کر کسی بھی قرآنی آیت یا فرمان رسول ﷺ کا صرف ترجمہ کر کے دکھائیں تو ہم ان کو ان کے دعویٰ میں سچے اور اپنی شکست تسلیم کرتے ہوئے ان کے من پسند اور پیشکش کے مطابق نقد انعام دینے کے لئے تیار ہیں اگر وہ اس چیلنج کو پورا نہ کر سکتے تو میاں مٹھو بن کر پنجرے میں بند ہو کر چھوٹا منہ اور بڑی بات کی مصداق نہ بنیں کہ جس پر اہل علم دنیا ہنسی اڑائیں اگر ان کے دانت گنتے ہیں تو انگور کو کھٹا کہہ کر بدنام نہ کریں دراصل یہ دانت ہی انگور کھانے کے قابل نہیں کیونکہ انگور تو داناؤں کی غذا ہے۔

الدَّرْسُ الْعَاشِرُ

صفات مشبہہ کے مختلف المعانی الفاظ بنانے میں علم الصّرف کا کردار

عربی زباں میں گفتگو کے دوران جہاں وقتی فاعلی معنی اپنے اندر رکھنے والے الفاظ کی ضرورت پڑتی ہے (جن کو اسم الفاعل کہتے ہیں) وہاں پر بہت سے ایسے الفاظ کی بھی ضرورت پیش آتی ہے جن میں فاعلی صفت فطری ہوتی ہے یا مستقل اور دائمی ہوتی ہے تو اس معنی کے حصول کیلئے علمائے لغت کی رہنمائی کی مطابق صفت مشبہہ کے صیغوں کا انتخاب کرنا پڑتا ہے کیونکہ یہ مطلوبہ معنی لغوی طور پر صرف صفت مشبہہ میں موجود ہے۔

عربی زباں کی بلاغت کا تقاضا یہ ہے کہ جہاں وقتی فاعلی معنی مطلوب ہو وہاں پر اسم الفاعل کے الفاظ استعمال کئے جائیں اور جہاں پر فطری یا دائمی صفت کا معنی دینے والے الفاظ مطلوب ہوں تو وہاں پر صرف اور صرف صفت مشبہہ کے ہی الفاظ استعمال کئے جاتے ہیں علم الصّرف ہمیں اس باریک فرق سے آشنا کراتا ہے اور اسی فرق کے ذریعے سے ہی مختلف معانی حاصل ہوتے ہیں۔ اس معنوی فرق کو ملحوظ رکھے بغیر معنی کرنا لغت اور اُس کے قوانین کے خلاف بغاوت ہے اسم الفاعل اور صفت مشبہہ کے درمیان فرق نمایاں کرنے کیلئے ذیل میں ایک خاکہ دیا جاتا ہے جس سے آپ بخوبی فرق جان سکیں گے۔

اسم الفاعل

صفات مشبہ

عَاقِلٌ - وقتی طور پر عقل سے کام لینے والا ایک شخص۔ (عَقِيلٌ) ایک مستقل عقلمند شخص۔
عَاقِلَةٌ - وقتی طور پر عقل سے کام لینے والی ایک خاتون۔ (عَقِيْلَةٌ) ایک مستقل عقلمند خاتون۔
عَاقِلَانِ - وقتی طور پر عقل سے کام لینے والے دو اشخاص۔ (عَقِيْلَانِ) دو مستقل عقلمند اشخاص۔
عَاقِلَتَانِ - وقتی طور پر عقل سے کام لینے والی دو خواتین۔ (عَقِيْلَتَانِ) دو مستقل عقلمند خواتین۔
عَاقِلُونَ - وقتی طور پر عقل سے کام لینے والے لوگ۔ (عَقِيْلُونَ) بہت سے مستقل عقلمند لوگ۔
عَاقِلَاتٌ - وقتی طور پر عقل سے کام لینے والی خواتین۔ (عَقِيْلَاتٌ) بہت سی مستقل عقلمند خواتین۔

۲

اسم الفاعل

صفات مشبہ

نَاصِرٌ - وقتی طور پر مدد کرنے والا ایک شخص۔ (نَاصِرٌ) ایک مستقل مددگار شخص۔
نَاصِرَةٌ - وقتی طور پر مدد کرنے والی ایک خاتون۔ (نَاصِرَةٌ) ایک مستقل مددگار خاتون۔
نَاصِرَانِ - وقتی طور پر مدد کرنے والے دو اشخاص۔ (نَاصِرَانِ) دو مستقل مددگار اشخاص۔
نَاصِرَتَانِ - وقتی طور پر مدد کرنے والی دو خواتین۔ (نَاصِرَتَانِ) دو مستقل مددگار خواتین۔
نَاصِرُونَ - وقتی طور پر مدد کرنے والے لوگ۔ (نَاصِرُونَ) بہت سے مستقل مددگار لوگ۔
نَاصِرَاتٌ - وقتی طور پر مدد کرنے والی خواتین۔ (نَاصِرَاتٌ) بہت سی مستقل مددگار خواتین۔

اسم الفاعل

صفات مشبہ

عَاجِلٌ - وقتی طور پر جلد بازی کرنے والا ایک شخص۔ (عَاجِلٌ) ایک مستقل جلد باز شخص۔
عَاجِلَةٌ - وقتی طور پر جلد بازی کرنے والی ایک خاتون۔ (عَاجِلَةٌ) ایک مستقل جلد باز خاتون۔
عَاجِلَانِ - وقتی طور پر جلد بازی کرنے والے دو اشخاص۔ (عَاجِلَانِ) دو مستقل جلد باز اشخاص۔
عَاجِلَتَانِ - وقتی طور پر جلد بازی کرنے والی دو خواتین۔ (عَاجِلَتَانِ) دو مستقل جلد باز خواتین۔
عَاجِلُونَ - وقتی طور پر جلد بازی کرنے والے لوگ۔ (عَاجِلُونَ) بہت سے مستقل جلد باز لوگ۔
عَاجِلَاتٌ - وقتی طور پر جلد بازی کرنے والی خواتین۔ (عَاجِلَاتٌ) بہت سی مستقل جلد باز خواتین۔

یاد رہے کہ صفت مشبہ کے تقریباً بیس سے زیادہ اوزان ہیں جو اپنے مقام پر تفصیل کیساتھ بیان کئے جائیں گے یہاں پر ہم چند

ضروری مثالیں دینے پر اکتفا کریں گے درج ذیل جملوں کے آخر میں جو الفاظ استعمال ہوئے ہیں وہی الفاظ صفاتِ مشبہہ کے الفاظ ہیں جیسے

- مَاءُ السَّيْلِ كَدِرٌ سیلاب کا پانی ہمیشہ گدلا ہوتا ہے
السَّرَطَانُ ذَا عَضَالٍ کینسر دائمی لا علاج مرض ہے
الْمَشْيُ فِي حَرَارَةِ الشَّمْسِ صَعْبٌ سورج کی گرمی میں چلنا ہمیشہ دشوار ہوتا ہے
(بِرُّ الْوَالِدَيْنِ حَسَنَةٌ) ماں باپ کیساتھ اچھا برتاؤ کرنا ہمیشہ نیک کام ہے
(الثَّوْبُ الْوَسِيخُ خَشِنٌ) میلا کچھلا کپڑا ہمیشہ سخت اور کھر درا ہوتا ہے
(السَّمْنُ دَسِمٌ) گھی ہمیشہ چکنا ہوتا ہے
(التَّاجِرُ الْأَمِينُ صَدُوقٌ) دیانتدار تاجر ہمیشہ سچ گو ہوتا ہے
(الْمُخْلِصُ صَدِيقٌ) بے لوث انسان ہمیشہ سچا دوست ہوتا ہے
(اللَّهُ رَبٌّ) اللہ مستقل طور پر اپنی سب مخلوق کو پالنے والا ہے
(طَارِقٌ عَجُولٌ) طارق ہمیشہ جلد باز ہے
(عَدْنَانٌ طَيِّبٌ) عدنان مستقل ڈاکٹر ہے
(الْعَسَلُ حُلْوٌ) شہد دائمی میٹھا مشروب ہے
(الْحَنَظَلُ مُرٌّ) اندرائن کا پھل ہمیشہ کڑوا ہوتا ہے
(مَاءُ الْبَحْرِ أُجَاجٌ) سمندر کا پانی ہمیشہ کھارا ہوتا ہے
(مَاءُ الْعَيْنِ عَذْبٌ) چشمے کا پانی ہمیشہ میٹھا ہوتا ہے
(نَتِيجَةُ الْكَسَلَانِ صِفْرٌ) سست انسان کا نتیجہ ہمیشہ کامیابی سے خالی ہوتا ہے
(الْمُسْلِمُ شُجَاعٌ وَالْكَافِرُ جَبَانٌ) اسلام کا پیروکار ہمیشہ کفر کے خلاف جرات مند ہوتا ہے
اور اسلام کا منکر ہمیشہ بزدل ہوتا ہے
(شَارِبُ الْخَمْرِ سَكْرَانٌ) شراب پینے والا ہمیشہ نشے میں رہتا ہے
(الْمُحْتَلِمُ جُنُبٌ) انسان جنابت کی حالت میں ہمیشہ ناپاک ہوتا ہے
(الْمُتَوَاضِعُ وَقُورٌ) کسر نفسی کرنے والا اللہ اور بندوں کی نگاہ میں ہمیشہ
عزت مند ہوتا ہے
(الْحَسُودُ غَضَبَانٌ) دوسرے کو آسودہ حال دیکھ کر جلنے والا ہمیشہ غصے میں رہتا ہے

باپ ہمیشہ اپنی اولاد کے حق میں مشفق ہوتا ہے	(الْوَالِدُ عَطُوفٌ)
کمزور انسان ہمیشہ تھکان محسوس کرتا ہے	(الضَّعِيفُ تَعْبَانٌ)
جلد باز انسان ہمیشہ خود کو ملامت کرتا ہے	(العَجُولُ مَلُومٌ)
کنجوس انسان ہمیشہ اپنا مال خرچ کرنے سے کتراتا ہے	(البَخِيلُ قَتُورٌ)
استاد ہمیشہ شاگرد کا خیر خواہ ہوتا ہے	(الْأُسْتَاذُ نَصُوحٌ)
مہربان انسان ہمیشہ دوسرے کی غلطی کو معاف کر دیا کرتا ہے	(الْكَرِيمُ عَفُوٌّ)
آسمان کا رنگ ہمیشہ نیلا ہوتا ہے	(السَّمَاءُ زُرْقَاءُ)
تاریکی ہمیشہ خوفناک ہوتی ہے	(الظُّلْمَةُ دَهْمَاءُ)
کھجور ہمیشہ سرسبز رہتا ہے	(النَّخْلَةُ خَضْرَاءُ)
کوا ہمیشہ کالا ہوتا ہے	(الغُرَابُ أَسْوَدٌ)
دودھ ہمیشہ سفید ہوتا ہے	(الْحَلِيبُ أَبْيَضٌ)
آگ کا انگارہ ہمیشہ سرخ ہوتا ہے	(الْجَذْوَةُ حَمْرَاءُ)
آگ کا انگارہ ہمیشہ سرخ ہوتا ہے	(الْقَبَسُ أَحْمَرٌ)
گندم کا رنگ ہمیشہ گندمی ہوتا ہے	(الْحِنْطَةُ سَمْرَاءُ)
گل زعفران کا رنگ ہمیشہ زرد ہوتا ہے	(زَهْرَةُ الزَّعْفَرَانِ صَفْرَاءُ)
مختی انسان ہمیشہ خوش رہتا ہے	(الْمُجْتَهِدُ فَرِحٌ)
مخنت کار ہمیشہ اللہ کا دوست ہوتا ہے	(الْكَاسِبُ حَبِيبُ اللَّهِ)
شیر خوار بچہ اکثر سوتا رہتا ہے	(الرَّضِيعُ نَوْمَانٌ)
عمر رسیدہ انسان ہمیشہ تجربہ کار ہوتا ہے	(الْمَعْمَرُ خَبِيرٌ)
تجربہ کار انسان ہمیشہ بصیرت مند ہوتا ہے	(الْخَبِيرُ بَصِيرٌ)
تندرست انسان ہمیشہ توانا ہوتا ہے اور بیمار انسان ہمیشہ کمزور ہوتا ہے	(الصَّحِيحُ قَوِيٌّ وَالْمَرِيضُ ضَعِيفٌ)
بیوقوف انسان ہمیشہ انجام سے بے خبر ہوتا ہے	(الْأَحْمَقُ جَهُولٌ)
نافرمان انسان ہمیشہ خود پر زیادتی کرنے والا ہوتا ہے	(الْفَاسِقُ ظَلُومٌ)
طاعت شعار انسان ہمیشہ ہر دل عزیز ہوتا ہے	(الْمُطِيعُ عَزِيزٌ)

جھوٹا انسان ہمیشہ لعنت کا حقدار ہوتا ہے	(الْكَذُوبُ لِعَيْنٍ)
سچا انسان ہمیشہ شر سے محفوظ رہتا ہے	(الصَّدُوقُ سَلِيمٌ)
صبر کا پھل ہمیشہ بیٹھا ہوتا ہے	(ثَمَرَةُ الصَّبْرِ حُلْوَةٌ)
انتظار کی گھڑیاں سنگین ہوتی ہیں	(الْإِنْتِظَارُ لِمَحَّةٍ شَدِيدَةٍ)
لوہا ہمیشہ سخت ہوا کرتا ہے	(الْحَدِيدُ صُلْبٌ)
روئی ہمیشہ نرم ہوتی ہے	(الْقَطْنُ لَيِّنٌ)
کچے انگور ہمیشہ کھٹے ہوتے ہیں	(الْعِنَبُ حَامِضٌ)
صفائی سے رہنا ہمیشہ کی ایک اچھی عادت ہے	(النِّظَافَةُ عَادَةٌ طَيِّبَةٌ)
مسواک کرنا ہمیشہ ایک اچھی عادت ہے	(السُّوَاكُ مُعْتَادٌ جَمِيلٌ)
مومن انسان ہمیشہ سچ گو ہوتا ہے	(الْمُؤْمِنُ صَلُوقٌ وَالْمَنَافِقُ كَذُوبٌ)
دیانتداری ہمیشہ اچھا سلوک ہے	(الْأَمَانَةُ خُلُقٌ حَسَنٌ)
سخاوت ہمیشہ قابل تعریف وصف ہے	(الْجُودُ حَمِيدٌ)
اسلام ہمیشہ آسان دین ہے	(الْإِسْلَامُ دِينٌ سَهْلٌ)
مرنے کے بعد کا مرحلہ ہمیشہ کیلئے ایک سخت مرحلہ ہے	(الْبُرْزُخُ مَرَحَلَةٌ صَعْبَةٌ)

الدَّرْسُ الْحَادِي عَشَرَ

اللہ تعالیٰ کی ذات اور صفات کو ظاہر کرنے والے اسموں کی تفصیلات

چونکہ اس کتاب کو ترتیب دینے کا واحد نصب العین (اللہ کے بندوں اور بندویوں کو) لغتِ عربیہ کی صحیح تفہیم کے ذریعے دین اسلام کے مرکزی علوم (قرآن و احادیثِ رسول ﷺ)

اور ان دونوں سے وابستگی رکھنے والے دیگر علوم سے بھی شناسا کرانا ہے اس عظیم مقصد کو مد نظر رکھ کر اللہ تعالیٰ کی بابرکت صفات کی تعلیم کو ہم نے شاملِ نصاب کیا ہے اس عنوان کو یہاں پیش کرنے کی کئی اہم وجوہات ہیں:

[۱]

اس عنوان میں گزشتہ اسباق سے تعلق رکھنے والے متعدد الفاظ ہیں یہ الفاظ قرآن و حدیث دونوں میں بی شمار مقامات پر وارد ہوئے

ہیں۔

[۲]

اس عنوان کا تعلق مکمل طور پر (اسلام کے عقیدہ توحید سے ہے) جس کو جاننا ہر مسلمان پر فرض عین ہے اس کو سمجھنے والا کبھی بھی بدعتی اور مشرک نہیں بن سکتا اسی وجہ سے اللہ کے رسول ﷺ نے ان اسماء الحسنیٰ کے مطابق اپنی زندگی گزارنے والے مسلمان کے حق میں جنت کی خوشخبری دی ہے۔

اللہ کے رسول ﷺ کا ارشاد ہے: إِنَّ لِلَّهِ تِسْعَةً وَتِسْعِينَ اسْمًا (مِائَةً أَوْ أَحَدًا) مَنْ أَحْصَاهَا دَخَلَ الْجَنَّةَ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ فِي

بَابِ الذِّكْرِ وَالدُّعَاءِ.

اس حقیقت میں ذرہ برابر بھی شک نہیں کہ اللہ تعالیٰ کے ننانوے بابرکت نام ہیں ان ناموں کی فضیلت اس قدر ہے کہ جو بھی مسلمان ان ناموں کو اپنا مستقل عقیدہ بنا کر ہر وقت وردِ زباں کر لے تو ایسا مسلمان ضرور جنت میں جائے گا۔

[۳] اللہ تعالیٰ کی ان صفات کے اندر بیک وقت لغوی اور شرعی اصطلاح کے معانی موجود ہیں جن سے واقف ہونا بڑی اہمیت کا حامل ہے ان کے لغوی اور شرعی اصطلاحی معانی سے واقف ہونے پر عقیدہ توحید میں پختگی پیدا ہونے کی ضمانت موجود ہے

امام مسلم رحمہ اللہ نے اس حدیث کو اپنی کتاب کے اندر ذکرِ الہی اور دعاء کے عنوان میں بیان کیا ہے جبکہ امام بخاری رحمہ اللہ نے اس حدیث کو دعاؤں کے ذیلی عنوان کے تحت بیان کیا ہے دونوں کتابوں میں حدیث کے راوی سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ ہیں۔ اللہ کے مندرجہ ذیل تمام ذاتی اور صفاتی نام عقیدہ توحید کے چاروں مرکزی عنوانات پر مکمل طور پر مشتمل ہیں:

[۱] اللہ ہی کل کائنات کا اکیلا خالق ہے۔

[۲] اللہ ہی پوری کائنات میں موجود سب مخلوقات پر ہر قسم کے اختیارات چلانے کا واحد حقدار ہے

[۳] اللہ ہی پوری کائنات میں موجود سب مخلوقات کی تمام ضروریات مہیا کرنے کا ذمہ دار ہے

[۴] پوری کائنات کا خالق، مالک اور رازق ہونے کے نتیجے میں اللہ ہی سب کا معبود ہے۔

واضح رہے کہ انہی چاروں عنوانات میں سے پہلے اور دوسرے کو توحید الٰہی و الصافات کہتے ہیں اور تیسرے کو توحید الربوبیت کہتے ہیں

جبکہ چوتھے عنوان کو توحید الٰہی و العبادۃ کہتے ہیں۔ ذیل میں ہم اپنے عزیز شائقین علم دین کی معلومات میں اضافہ کرتے ہوئے اللہ کے ہر

نام کے ترجمے کے اختتام پر قوسین میں متعلقہ عنوان درج کریں گے

انشاء اللہ تعالیٰ۔

اللَّهُ	ہر قسم کی عبادتوں کے لائق وزیر بادشاہ (الوہیۃ)	الرَّحْمَانُ	دنیا میں سب مخلوق پر بے انتہا رحم و کرم کرنے والا (صفات- ربوبیۃ)
الرَّحِيمُ	آخرت میں صرف ایمانداروں پر بے حد حساب رحم و کرم کرنے والا (صفات- ربوبیۃ)	الْمَلِكُ	ہر قسم کا اختیار رکھنے والا نیز اپنی مخلوق پر ہر قسم کا اختیار چلانے والا (صفات)
الْقُدُّوسُ	ہر قسم کی پاکیزگیوں کے لائق وزیر (صفات)	السَّلَامُ	خود سلامت رہ کر دوسروں کو ہر وقت سلامت رکھنے والا (صفات- ربوبیۃ)
الْمُؤْمِنُ	ہر وقت سب کو امن و سلامتی بخشنے والا (صفات- ربوبیۃ)	الْمُهَيِّمُنُ	ہر وقت تمام مخلوق کی نگرانی کرنے والا (صفات- ربوبیۃ)
الْعَزِيزُ	ہر قسم کی عزت و بالادستی رکھنے والا (صفات)	الْجَبَّارُ	ہر قسم کی کمی کو پورا کرنے اور مکمل بالادستی رکھنے والا (صفات- ربوبیۃ)
الْمُتَكَبِّرُ	سب پر اپنی بڑائی کا سکہ منوانے کا مکمل حق رکھنے والا (صفات)	الْخَالِقُ	دنیا اور آخرت کی ہر شے کو اپنے حکم سے بنانے والا (صفات)
الْبَارِئُ	موزون انداز میں تخلیق کرنے والا (صفات)	الْمُصَوِّرُ	بغیر نمونے کے ہر شے کا ڈھانچہ بنانے والا (صفات)
الْغَفَّارُ	ہر وقت اور ہر بار بخشنے والا (صفات- ربوبیۃ)	الْقَهَّارُ	تمام سرکشوں سے سختی کیساتھ نمٹنے والا (صفات)

مخلوق کی تمام ضروریات کا بندوبست کرنے والا (ربوبیت)	الرَّزَّاقُ	ہر وقت سب کچھ دے سکنے والا (صفات - ربوبیت)	الْوَهَّابُ
ہر لمحہ سب کچھ جاننے والا (صفات)	الْعَلِيمُ	ہر قسم کی جیت اور ہر قسم کی کشادگی دینے والا (صفات - ربوبیت)	الْفَتْاحُ
کشادگی کیساتھ بھر بھر کے دینے والا (ربوبیت)	الْبَاسِطُ	ہر چیز پر دسترس اور قبضہ رکھنے والا (صفات)	الْقَابِضُ
نیک لوگوں کو من پسند مقام سے نوازنے والا (صفات - ربوبیت)	الرَّافِعُ	سرکشوں کو پوری طرح زیرو زبر کرنے والا (صفات)	الْخَافِضُ
ہر نیکی کی خوب قدر کرنے والا (صفات - ربوبیت)	الشَّكُورُ	ہر وقت جسکو چاہے نوازنے والا (صفات - ربوبیت)	الْمُعْطِي
تمام سرکشوں کو جب اور جیسے چاہے ذلیل و خوار کرنے والا (صفات - ربوبیت)	الْمُذِلُّ	اپنے نیک بندوں کو جب اور جیسے چاہے عزت دینے والا (صفات - ربوبیت)	الْمُعِزُّ
بیمثال بصارت اور بصیرت کیساتھ تمام مخلوق کی دیکھ بھال کرنے والا (صفات - ربوبیت)	الْبَصِيرُ	ہر وقت تمام مخلوق کی بولیوں، آوازوں، اور دعاؤں کو سننے والا (صفات - ربوبیت)	الْسَّمِيعُ
ہمہ وقت تمام فیصلے ٹھیک انصاف کیساتھ کرنے والا (صفات - ربوبیت)	الْعَدْلُ	ہر قسم کے موزون فیصلے کر سکنے والا (صفات)	الْحَكَمُ

الدَّٰلِیْفُ	بڑا ہی باریک بین اور انتہائی لطف و کرم کرنے والا (صفات - ربوبیۃ)	الدَّٰخِیْرُ	دنیا اور آخرت دونوں میں تمام حالات کی پوری پوری خبر رکھنے والا (صفات)
الدَّٰحِیْمُ	کبھی بھی جذبات اور جلد بازی کا شکار نہ ہونے والا تحمل مزاجی کا مکمل پیکر (صفات - ربوبیۃ)	الدَّٰعِیْمُ	عظمتوں کی آخری چوٹی پر فائز اور جلوہ گر ہونے والا (صفات)
الدَّٰغْفُورُ	معاف کرنے پر آئے تو مکمل طور پر معاف کر دینے والا (صفات - ربوبیۃ)	الدَّٰعِیُّ	صفات اور مقام میں سب سے اونچا اور سب پر غالب رہنے والا (صفات)
الدَّٰکِیْبُ	ہر قسم کی بڑائیوں کا سزاوار بادشاہ (صفات)	الدَّٰحْفِیْظُ	اپنی تمام مخلوق کا واحد نگہبان (صفات - ربوبیۃ)
الدَّٰمْقِیْتُ	ہر ذی روح مخلوق کو مزاج اور ماحول کی مطابقت روزی دینے والا (ربوبیۃ)	الدَّٰحْسِیْبُ	ہر قسم کے حساب و کتاب سے مکمل آگاہ ہونے والا بادشاہ (صفات - ربوبیۃ)
الدَّٰجِلِیْلُ	با رعب عظمتوں کا مالک بادشاہ (صفات)	الدَّٰکْرِیْمُ	بے انتہا جود و سخا اور بے کراں نوازشوں والا (ربوبیۃ)
الدَّٰرْقِیْبُ	ہر وقت گھات میں رہ کر اپنی ساری مخلوق کی نگرانی کرنے والا (صفات - ربوبیۃ)	الدَّٰمُجِیْبُ	ہر پکارنے والے کی پکار کو سن کر مناسب رد عمل کرنے والا (صفات - ربوبیۃ)

الْوَاسِعُ	تمام خوبیوں کا بے کراں خزانہ اور عطا کرنے میں کھلے دل کا مالک (ربوبیت)	الْحَكِيمُ	ہر وقت اپنے قول و فعل اور پروگراموں کے مقاصد، نتائج اور انجام سے آگاہ رہنے والا (صفات)
الْوَدُودُ	خالق، مالک اور رازق ہونے کے لحاظ سے اپنی ہر مخلوق سے محبت کرنے والا (صفات - ربوبیت)	الْمَجِيدُ	ہر قسم کی بزرگیوں، تعریفوں اور صفات کا اہل (صفات)
الْبَاعِثُ	انبیاء کو بھیجنے والا نیز ہر چیز کو عدم سے وجود میں لانے والا (صفات - ربوبیت)	الشَّهِيدُ	ہر وقت تمام مخلوق کے حالات کا بذات خود مشاہدہ کرنے والا (صفات - ربوبیت)
الْحَقُّ	جو اپنے قول، فعل، صفات اور وجود میں بیمثال سچا ہے (صفات)	الْوَكِيلُ	اپنی تمام مخلوق کا سرپرست، کارساز اور نگران ہے (ربوبیت)
الْقَوِيُّ	تمام قسم کی قوتوں کا خزانہ اور توانائیوں کا مخزن (صفات)	الْمَتِينُ	تمام قسم کی ٹھوس طاقتوں کا مالک (صفات)
الْوَلِيُّ	ایمانداروں کی کامل سرپرستی کرنے والا کارساز (صفات - ربوبیت)	الْحَمِيدُ	منفرد اور یکتا ہستی جس کے سر پر ہر قسم کی تعریفات کا سہرا بنتا ہے (صفات)
الْمُبْدِيُّ	شروع سے تمام مخلوق کو بغیر نمونے کے پیدا کرنے والا (صفات)	الْمُعِيدُ	دنیا کو فنا کرنے کے بعد دوبارہ بھی پیدا کر کے دکھا سکنے والا (صفات - ربوبیت)

<p>المُحَيِّ</p> <p>اسباب اور نمونے کے بغیر پیدا کر کے جیتی جاگتی زندگی دینے والا (صفات - ربوبیت)</p>	<p>المُمَيِّتُ</p> <p>اسباب کے بغیر آن کے آن میں زندوں کو موت کی آغوش میں لینے والا (صفات)</p>
<p>الْحَيُّ</p> <p>سدا زندہ رہنے والا جس پر کبھی بھی فنا کے آثار بھی طاری نہ ہوں (صفات)</p>	<p>الْقَيُّومُ</p> <p>منظم طور پر ہمیشہ نظام کائنات کو چلانے والا (صفات - ربوبیت)</p>
<p>الْوَاحِدُ</p> <p>تمام قسم کی قوتوں اور اپنے ہر مطلوب کو جب چاہے پاسکنے والا (صفات)</p>	<p>الْمَاجِدُ</p> <p>عزتوں اور شرافتوں سے مالا مال بادشاہ (صفات)</p>
<p>الْوَاحِدُ</p> <p>جو اپنی ذات اور سب صفات میں یکتا ہے (صفات)</p>	<p>الْأَحَدُ</p> <p>جو سچ مچ ازل سے اپنی ذات اور صفات میں یکتا چلا آرہا ہے اور ابد تک یکتا رہیگا (صفات)</p>
<p>الصَّمَدُ</p> <p>جو اپنی مخلوق کی عبادتوں کا محتاج نہیں اور انکی جیسی ضروریات کو اپنانے سے ہمیشہ کیلئے بے نیاز ہے (صفات)</p>	<p>الْقَادِرُ</p> <p>جو تمام قدرتوں سے آراستہ، تقدیروں کا مالک، دینے اور روکنے میں کنٹرول کرنے کا مکمل اختیار رکھتا ہے (صفات - ربوبیت)</p>
<p>الْمُقْتَدِرُ</p> <p>جو اپنی تمام قدرتوں میں کامل ہے اور بے انتہا قوتیں عطا کرنے والا (صفات)</p>	<p>الْمُقَدَّمُ</p> <p>نیک بندوں کو عزت دیکر آگے بڑھانے والا (صفائے - ربوبیت)</p>

جواز اور شروع سے ہے جس سے پہلے کوئی چیز نہ تھی (صفات)	الْأَوَّلُ	سرکشوں کو ذلیل کر کے پسماندہ بنا دینے والا (صفات - ربوبیت)	الْمُوَخَّرُ
جو اپنی قدرتوں اور صفات کے اعتبار سے سب پر عیاں ہے (صفات)	الظَّاهِرُ	جو ساری دنیا فنا ہونے کے باوجود ابد اور آخر تک رہے گا جس کیلئے کوئی انتہا نہیں (صفات)	الْآخِرُ
جو دنیا اور آخرت دونوں میں پوری کائنات پر مکمل انصاف کیساتھ حکومت کرنے والا حاکم ہے (صفات - ربوبیت)	الْوَالِي	جس کی ذات کا دیدار دنیا میں مخلوق کی نگاہوں سے پوشیدہ ہے (صفات)	الْبَاطِنُ
نیکیوں کیساتھ بہت اچھا سلوک کرنے والا (صفات - ربوبیت)	الْبَرُّ	صفات اور مقام میں سب سے اونچا ہونے اور سب پر غالب رہنے کا مکمل حق رکھنے والا نیز جسکو چاہے بلند یوں سے نوازنے والا (صفات - ربوبیت)	الْمُتَعَالِي
دنیا اور آخرت دونوں میں مجرموں کو سزا دینے کی مکمل طاقت رکھنے والا (صفات - ربوبیت)	الْمُنْتَقِمُ	سچی توبہ کرنے والوں کی توبہ فوراً یا وقفے کیساتھ ضرور بضرور قبول کرنے والا (صفات - ربوبیت)	التَّوَابُ

<p>اَلْعَفُوُّ</p> <p>معافی مانگنے والوں کی خطاؤں کو معاف کرنا بہت ہی پسند کرنے والا (صفات- ربوبیۃ)</p>	<p>اَلرَّوْفُ</p> <p>بندوں کے ہدایت یافتہ ہونے کو چاہنے والا سزا پانے پر ترس کھانے والا (صفات- ربوبیۃ)</p>
<p>مَالِكُ اَلْمَلِكِ</p> <p>کل کائنات کا مالک دنیا اور آخرت دونوں عالم کا بادشاہ (صفات)</p>	<p>ذُو الْجَلَالِ وَ الْاِكْرَامِ</p> <p>عزت اور تکریم کا حقیقی الائق (صفات)</p>
<p>اَلْمُقْسِطُ</p> <p>سب کے ساتھ یکساں طور پر انصاف کرنے اور سب کو انصاف دلانے والا (صفات- ربوبیۃ)</p>	<p>اَلْجَامِعُ</p> <p>سب بندوں کو دوبارہ زندہ کر کے میدانِ محشر میں جمع کرنے کی طاقت رکھنے والا (صفات)</p>
<p>اَلْغَنِيُّ</p> <p>تمام قدرتوں سے مالا مال پوری کائنات سے بے نیاز اور بے غرض بادشاہ (صفات)</p>	<p>اَلْمُغْنِي</p> <p>اپنی مخلوق کو ہر قسم کی توانائیوں سے مالا مال کرنے اور کام آنے والا (صفات- ربوبیۃ)</p>
<p>اَلْمَانِعُ</p> <p>روکنے، محروم کرنے اور دفاع کرنے کی ہر قوت رکھنے والا (صفات)</p>	<p>اَلضَّارُّ</p> <p>سرکشوں اور باغیوں کو دکھ پہنچانے اور بعضوں کو دکھ دے کر آزمانے والا (صفات)</p>

التَّائِبُ	دین و دنیا کی بھلائوں سے جس کو چاہے جب چاہے نوازنے والا (صفات۔ ربوبیت)	النُّورُ	تابناک روشنی والا نیز دنیا کو سورج اور چاند کے ذریعے گمراہی کو نورِ ہدایت سے چمکانے والا (صفات۔ ربوبیت)
الْهَادِي	خوش نصیبوں کو فلاح بہبود کے راستے اور اپنے دین کی راہ دکھانے والا (صفات۔ ربوبیت)	الْبَدِيعُ	حیرت انگیز انداز میں کائنات اور اُس کی ہر شئی کو تخلیق کرنے والا (صفات)
الْبَاقِي	کبھی بھی فنا نہ ہونے والا (صفات)	الْوَارِثُ	دنیا کے فنا ہونے کے بعد بھی ہمیشہ صحیح سلامت زندہ رہنے والا (صفات)
الرَّشِيدُ	مکمل دانا، انجام سے باخبر اور ہر قسم کی بھلائوں کا سرچشمہ (صفات)	الصَّبُورُ	سرکشوں کی سرکشی پر عجلت کرتے ہوئے فوری سزا دینے والا (صفات۔ ربوبیت)

تمرینات اور مشقی سوالات

- [س] اللہ کے مبارک نام کتنے ہیں؟
- [س] اللہ کے مبارک نام کون کون سے ہیں؟
- [س] اللہ کے مبارک ناموں کی فضیلت بیان کریں۔
- [س] اللہ کے ناموں کو بتانے والی حدیث شریف کا ترجمہ اور تشریح کریں۔
- [س] اس حدیث کو صحیح تلفظ کیساتھ زبانی یاد کریں۔
- [س] اس حدیث کو بیان کرنے والے صحابی کا نام بتائیں۔

[س] درج بالا حدیث کس کس کتاب میں موجود ہے؟ نیز کس عنوان کے تحت ہے؟

[س] (رَحْمَانٌ اور رَحِيمٌ) دونوں کے معنی میں فرق بتائیں۔

[س] (مَلِكٌ مَالِكٌ مَلِكٌ) تینوں الفاظ کے معانی میں فرق بیان کریں۔

[س] (سَلَامٌ مُؤْمِنٌ مُهَيِّمٌ) تینوں الفاظ کے معانی میں کیا فرق ہے؟

[س] (عَزِيزٌ رَافِعٌ مُعِزٌّ كَرِيمٌ كَبِيرٌ مَجِيدٌ عَظِيمٌ مَاجِدٌ) کے معانی میں باریک فرق بتائیں۔

[س] (بَارِيٌّ مُصَوِّرٌ خَالِقٌ بَدِيعٌ مُبْدِيٌّ مُعِيدٌ بَاعِثٌ مُحْيٍ) جیسے الفاظ کے معانی میں کیا کیا فرق ہے؟

[س] (عَفَّارٌ غَفُورٌ عَفُوٌّ صَبُورٌ حَلِيمٌ) کے معانی میں فرق بیان کریں۔

[س] (عَظِيمٌ جَلِيلٌ كَبِيرٌ مُتَكَبِّرٌ) کے معنی میں کیا فرق ہے؟

[س] (عَلِيمٌ حَكِيمٌ حَبِيرٌ بَصِيرٌ رَشِيدٌ) کے معانی میں فرق واضح کریں۔

[س] (فَهَّارٌ جَبَّارٌ) کے معنی میں فرق بتائیں۔

[س] (رَزَاقٌ وَهَّابٌ فَتَّاحٌ بَاسِطٌ مُغْنِيٌّ مُقِيَّتٌ مُعْطِيٌّ) کے معانی میں فرق بیان کریں۔

[س] (وَاحِدٌ أَحَدٌ لَا شَرِيكَ لَهُ) کے الفاظ میں معنوی فرق کریں۔

[س] (قَادِرٌ مُقْتَدِرٌ قَدِيرٌ قَوِيٌّ مَتِينٌ) میں معنوی فرق کریں۔

[س] باقی وَاِرْتِ اِخْرُ کے مابین معنوی فرق کریں۔

[س] (وَدُودٌ لَطِيفٌ رُؤُوفٌ كَرِيمٌ وَالِيٌّ) کے مابین معنوی فرق بیان کریں۔

[س] (مَاجِدٌ مَجِيدٌ حَمِيدٌ) کے معانی میں فرق بیان کریں۔

[س] (حَفِيظٌ شَهِيدٌ رَقِيبٌ سَلَامٌ مُؤْمِنٌ مُهَيِّمٌ حَسِيبٌ مُحْصِيٌّ) کے معانی میں

فرق بیان کریں۔

[س] (حَكِيمٌ، حَكْمٌ، عَدْلٌ، مُقْسِطٌ) میں معنوی فرق واضح کریں۔

[س] (غَنِيٌّ صَمَدٌ) کے مابین فرق معلوم کریں۔

[س] (بَاعِثٌ جَامِعٌ قَيُّوْمٌ) کے معانی میں فرق بیان کریں۔

[س] (وَالِيٌّ وَوَالِيٌّ) کے معانی میں فرق بیان کریں۔

اللہ تعالیٰ کے مبارک ناموں کی تفصیلات صرفی اصطلاحات کی روشنی میں

(اللہ تعالیٰ کی متضاد صفات)

(مُقَدَّمٌ مُؤَخَّرٌ) (مُحَيِّ مُمَيِّتٌ) (ظَاهِرٌ بَاطِنٌ) (أَوَّلٌ آخِرٌ) (مُعَزٌّ مُذَلَّلٌ) (خَافِضٌ رَافِعٌ) (مُعْطَى مَانِعٌ) (قَابِضٌ بَاسِطٌ) (نَافِعٌ ضَارٌّ) (مُبْدِئٌ مُعِيدٌ)

(اللہ تعالیٰ کی وہ صفات جو صرف لغوی قانون کے تحت مبالغے کے اوزان پر ہیں)

درج ذیل صفات عربی گرامر کے مطابق مبالغے کے اوزان ہیں اور جو صفات مبالغے کے اوزان میں سے نہ ہوں اُنکے معانی اللہ تعالیٰ کے حق میں مبالغے کے ہی ہوں گے لہذا اللہ کی صفات کا ترجمہ کرتے ہوئے اس بات کا ضرور خیال رکھا جائے ورنہ اللہ کی صفات میں یکتائیت کا پہلو مفقود ہو کر عام مخلوق سے مشابہت ہوگی جو کہ عقیدہ توحید کے عین منافی اور خلاف ہے اب آپ اللہ کی صفات میں سے مبالغے کے اوزان ملاحظہ فرمائیں:-

اللَّهُ - الرَّحْمَانُ - الْغَفَّارُ - الْوَهَّابُ - الْفَتَّاحُ - الْقَهَّارُ - الرَّزَّاقُ - التَّوَّابُ - الْجَبَّارُ - الْقُدُّوسُ - الشَّكُورُ - الصَّبُورُ - الْوَدُودُ - الْعَفُوفُ - الْغَفُورُ - الْقَيُّومُ - الرَّؤُوفُ

(اللہ تعالیٰ کی وہ صفات جو صرف لغوی قانون کے تحت صفات مشبہہ میں سے ہیں)

الرَّحِيمُ - الْعَزِيزُ - الْعَلِيمُ - الْمَتِينُ - الْحَمِيدُ - الْوَلِيُّ - السَّمِيعُ - اللَّطِيفُ - الْحَلِيمُ - الْعَلِيُّ - الْحَفِيفُ - الْحَسِيبُ - الْكَرِيمُ - الْحَكِيمُ - الْمَجِيدُ - الشَّهِيدُ - الْوَكِيلُ - الْبَصِيرُ - الْخَبِيرُ - الْعَظِيمُ - الْكَبِيرُ - الْجَلِيلُ - الرَّقِيبُ - الْقَوِيُّ - الْغَنِيُّ - الرَّشِيدُ - الْبَدِيعُ - مَلِكٌ - سَلَامٌ - حَكَمٌ - عَدْلٌ - حَقٌّ - حَيٌّ - صَمَدٌ - بَرٌّ - نُورٌ

(اللہ تعالیٰ کی وہ صفات جو صرف لغوی قانون کے مطابق اسم تفضیل کے اوزان میں سے ہیں)

اللہ تعالیٰ کی دو صفات عربی گرامر کے مطابق اسم تفضیل کے اوزان میں سے ہیں جو کہ
(الْأَوَّلُ)

اور

(الْآخِرُ)

(اللہ تعالیٰ کی وہ صفات جو صرف لغوی قانون کے اعتبار سے اسم الفاعل کے اوزان میں سے ہیں)

اللہ تعالیٰ کی درج ذیل صفات عربی گرامر کے قوانین کے مطابق اسم الفاعل ثلاثی مجرد کے اوزان ہیں اور ایک صفت (مُهِيمٌ) رباعی مجرد کا وزن ہے

الْقَابِضُ - الْخَافِضُ - الْبَارِيُّ - الْخَالِقُ - الْبَاسِطُ - الرَّافِعُ - الْوَاسِعُ - الْبَاعِثُ - الْوَاجِدُ - الْوَاحِدُ - الْآخِرُ - الْبَاطِنُ - الْمَاجِدُ - الْقَادِرُ - الظَّاهِرُ - الْوَالِيُّ - الْمَانِعُ - النَّافِعُ - الْهَادِيُّ - الْبَاقِيُّ - الْجَامِعُ - الضَّارُّ - الْوَارِثُ
ثلاثی مجرد کے ابواب سے تعلق رکھنے والی صفات الہیہ کی تفصیلات

اس عنوان کے تحت ہم آپ کو سب سے پہلے ایک بنیادی پہلو سے روشناس کراتے ہیں جس سے آگاہ ہوئے بغیر کوئی بھی شخص الفاظ اور معانی کے موزون اور مناسب استعمالات سے قطعاً واقف نہیں ہو سکتا وہ یہ ہے کہ:

ہم جب کسی سے گفتگو کرتے ہیں تو اُس گفتگو کی نزاکت کے تعلق سے ہمیں بہت سے اسموں اور بہت سے فعلوں کا استعمال کرنا پڑتا ہے اسموں کی فہرست میں بالخصوص اسم الفاعل، اسم المفعول، صفت مشبہہ، اسم التفضیل، اسم المبالغہ، اسم الظرف اور اسم الالۃ شامل ہیں جبکہ فعلوں کی فہرست میں فعل ماضی، فعل مضارع، فعل امر فعل، نہی قابل ذکر ہیں

متذکرہ بالا اسموں اور فعلوں کے بغیر عربی زبان کیا؟ دنیا کی کسی زبان میں بھی کوئی جملہ با معنی یا مکمل نہیں ہو سکتا ان اسموں اور فعلوں کو تشکیل دینے کیلئے اکاون (۵۱) اقسامِ مصادر میں سے کسی بھی مصدر کو لے لیں عربوں کے مروجہ استعمال کے مطابق حرکات و سکنات کی تبدیلی نیز بعض حروف کے اضافے کی مدد سے آسانی ان اسموں اور فعلوں کو وجود میں لایا جاسکتا ہے۔

حیرت کی بات یہ ہے کہ لفظ کی ساخت بدلنے کے باوجود وجود میں آنے والے ہر نئے لفظ میں مصدری معنی موجود رہتا ہے مثال کے طور پر ہم (بَصَارَةٌ) مصدر سے (جس کا معنی دیکھنا ہے) ماضی معروف کیلئے پہلا بنیادی لفظ (بَصَرَ) تشکیل دیتے ہیں (جس کا معنی ہے اُس ایک شخص نے دیکھا)

اور ماضی مجہول کیلئے پہلا بنیادی لفظ (بُصِرَ) تشکیل دیتے ہیں (جس کا معنی ہے) اُس ایک شخص کو دیکھا گیا)
 اور مضارع معروف کیلئے پہلا بنیادی لفظ (يَبْصُرُ) تشکیل دیتے ہیں (جس کا معنی ہے) وہ ایک شخص دیکھتا ہے / دیکھ رہا ہے یا دیکھے گا)
 اور مضارع مجہول کیلئے پہلا بنیادی لفظ (يُبْصِرُ) تشکیل دیتے ہیں (جس کا معنی ہے) اُس ایک شخص کو دیکھا جاتا ہے / دیکھا جا رہا ہے یا دیکھا جائے گا۔

درج بالا چاروں مثالوں کے معانی پر غور کرنے سے پتہ چلتا ہے کہ مصدر سے مختلف نئے الفاظ وجود میں آنے کے باوجود مصدری معنی بدستور باقی ہے جو کہ (دیکھنا ہے)

اسی طرح جب ہم (امر) کیلئے حکمیہ معنی لینے کی غرض سے پہلا بنیادی لفظ (أَبْصُرُ) تشکیل دیں (جس کا معنی ہے) آپ دیکھئے (خطاب ایک مرد سے ہے)

اور جب ہم (نہی) کیلئے حکم انتہائی کا معنی لینے کی غرض سے پہلا بنیادی لفظ لائے نہی کیساتھ (لَا تَبْصُرُ) تشکیل دیں (جس کا معنی ہے) آپ مت دیکھئے (خطاب ایک مرد سے ہے۔

معلوم ہوا کہ (امر و نہی کی دونوں مثالوں میں بھی الفاظ بدلنے کے باوجود مصدری معنی نہیں بدلا۔

فعلوں کی طرح اسموں میں بھی مصدر سے وجود میں آنے والے لفظوں میں مصدری معنی باقی رہا کرتا ہے مثال کے طور پر:

جب ہم (بَصَارَةٌ) مصدر سے دیکھنے کا عمل کرنے والے کی نشاندہی کرنے کیلئے پہلا بنیادی لفظ (بَاصِرٌ) تشکیل دیں (جس کا معنی

ہے) دیکھنے والا (خطاب ایک مرد سے ہے)

اور دیکھی گئی کسی چیز کی نشاندہی کرنے کیلئے پہلا بنیادی لفظ (مَبْصُورٌ) تشکیل دیں (جس کا معنی ہے) دیکھا گیا ایک مرد یا دیکھی گئی کوئی بھی ایک چیز)

اور دیکھنے کے ذریعے کو بتانے کیلئے پہلا بنیادی لفظ (مُبْصِرٌ) تشکیل دیں (جس کا معنی ہے) دیکھنے کا ایک آلہ) اسی طرح جب ہم کسی شخص یا کسی چیز کو دیکھنے کے مقام کی نشاندہی کرنا چاہیں تو اس کیلئے پہلا بنیادی لفظ (مَبْصُرٌ) تشکیل دیں (جس کا معنی ہے) دیکھنے کا مقام

اور جب ہم کسی شخص کو دیکھنے کے عمل میں مکمل طور پر باصلاحیت قرار دینے کیلئے پہلا بنیادی لفظ (بَصِيرٌ) تشکیل دیں گے (جس کا معنی ہے) کسی شخص یا چیز کو دیکھنے میں مکمل بصیرت رکھنے والا

اور جب ہم کسی شخص کو دوسروں کے مقابلے میں زیادہ بینا یا زیادہ صاحب بصیرت قرار دینا چاہیں تو اس کیلئے پہلا بنیادی لفظ (أَبْصُرٌ) تشکیل دیں گے (جس کا معنی ہے) کسی شخص یا کسی چیز کو دیکھنے میں دوسروں کے مقابلے میں زیادہ بصیرت رکھنے والا ایک شخص)

اور جب ہم کسی شخص کو بصیرت سے کام لینے کے معاملے میں بہت زیادہ بصیرت سے کام لینے والا ہونا قرار دینا چاہیں تو اس مقصد کو حاصل کرنے کیلئے پہلا بنیادی لفظ (بَصَائِرٌ) تشکیل دیں گے (جس کا معنی ہے) ہر وقت خوب بصیرت سے کام لینے والا۔

درج بالا پانچ مثالوں کے معانی پر غور کرنے سے پتہ چلتا ہے کہ مصدر سے نئے الفاظ وجود میں لانے کے باوجود سب میں مصدری معنی بدستور موجود ہے۔

پچھلی مثالوں کا خلاصہ اور صرفی اصطلاحات کے مطابق اُن کے نام

اسموں کا تعلق اگر کسی کام کے کرنے والے سے ہو تو ایسے اسموں کو اسم الفاعل کہتے ہیں

عربی زباں میں اسم الفاعل کو ظاہر کرنے والے بنیادی اوزان کی تعداد کل سترہ (۱۷) ہے یہ اوزان دراصل ترازو کا کام دیتے ہیں کیونکہ ن اوزان پر عربی زباں میں استعمال ہونے والے تمام افعال کو تولا اور پرکھا جاتا ہے۔ اس قسم کی جانچ پرکھ کے لئے اسموں اور فعلوں کے اندر موجود حروفِ اصلی اور زائدہ کو پہچاننا بہت ہی ضروری ہے

اسموں میں حروفِ اصلی کو پہچاننے کیلئے چار طریقے ہیں ذیل میں اُن کی تفصیلات ملاحظہ کریں:

نمبر ۱۔ یہ ہے کہ کسی بھی لفظِ مفرد مذکر کو معیار ٹھہرایا جائے جو بنیادی طور پر حروفِ زائدہ سے خالی ہو خواہ وہ لفظِ اسمِ ثلاثی مجرّ دہو یا رباعی مجرّ دہو یا خماسی مجرّ دہو

نمبر ۲۔ یہ ہے کہ کسی بھی لفظِ مفرد مؤنث کو معیار ٹھہرایا جائے جو بنیادی طور پر حروفِ زائدہ سے خالی ہو خواہ وہ لفظِ اسمِ ثلاثی مجرّ دہو یا رباعی مجرّ دہو یا خماسی مجرّ دہو

دَلْوُ (گہرائی سے پانی کھینچنے والا ڈول)

جَنْحُنُّ (آنکھ کا گڑھا)

سمت۔ شروع یا آغاز)

صَدْرُ (سینہ۔ دل۔ کسی بھی چیز کا درمیان کا حصہ۔ سامنے کی

ظہر) (سواری۔ پیٹھ کا حصہ۔ پشت۔ پیچھے کا رخ۔ کمر)

ذَنْبُ (گناہ۔ تصور۔ غلطی۔ حرج۔ عذر)

حَرْبُ (لڑائی۔ جھڑپ۔ مڈبھیڑ)

لڑائی کے ذریعے کسی ملک یا

فتح) (کسی بھی بند چیز کو کھول دینا۔ شروع یا آغاز کرنا۔ جنگ یا

لہستی پر قبضہ کر لینا۔ دشمنوں کو شکست دینا۔ کشادگی اور آسودہ حالی پیدا کرنا۔ سوراخ کرنا)

رکھنے کا زمینی تہہ خانہ)

قَمْرٌ (مرے ہوئے انسان کو دفنانے کی جگہ۔ مردے کو محفوظ

رَبْعٌ (جائیداد۔ گھر۔ محلہ۔ لوگوں ایک گروہ۔ علف زار۔ سبزے والی زمین۔ باغیچہ)

شَوْكٌ (کاشا۔ نوکدار چیز۔ چھبنے والی شئی۔)

قَلْبٌ (دل۔ اُلٹنا پلٹنا۔ اوندھا کرنا۔ تبدیل کرنا۔ جگہ بدلنا)

وعریض۔ گہرا۔ کشادہ۔ بڑا)

بَحْرٌ (سمندر۔ دریا دلی۔ سخی۔ وسیع

نہر۔ سیم) (دریا۔ دریا سے نکلنے والی شاخ۔ بڑی ندی)

ڈھانچہ)

عَيْنٌ (چشمہ۔ آنکھ۔ جاسوس۔ حرف عین۔ ہر چیز کا اصل

رَأْسٌ (چوٹی۔ سرا۔ سر۔ نوک)

رَمْلٌ (ریت۔ تیز چال۔ بیوہ ہونا۔ جادو کا ایک کرتب)

کے پاس جانا۔ جانا چاہنا

قَصْدٌ (ارادہ۔ نیت۔ دلی رجحان۔ کسی کی طرف رخ کرنا۔ کسی

کسی کام کو کرنا چاہنا)

مَرْوٌ (مرد۔ آدمی۔ مذکر۔ انسان۔ کوئی شخص)

أَنْفٌ (ناک۔)

لَحْمٌ (گوشت)

فَرْجٌ (شرم گاہ۔ شگاف۔ سوراخ۔ کشادگی۔ وسعت۔)

ضَحْمٌ (موٹا تازہ۔ بڑا۔ ڈھیر سارا)

عَبدُ (اللہ کا بندہ۔ غلام۔ مخلوق۔)
 عامُ (سال۔ بارہ مہینوں کا مجموعہ)
 دَہْرُ (زمانہ۔ طویل عرصہ۔ عمر بھر)
 صَلْدُ (صاف شفاف۔ بے داغ۔ گرد و غبار سے پاک)
 سَہْمُ (تیر۔ حصہ۔ حق)
 جَارُ (پڑوسی۔ ہمسایہ۔ نزدیک رہنے والا۔ ساتھ رہنے والا)
 بَعْلُ (شوہر۔ خاوند۔ ساند۔ نر۔ قدرتی نمی والی زمین)
 زَوْجُ (جفت۔ جوڑا۔ شوہر۔ دگنا۔ ڈبل۔ قسم)
 رَوْحُ (خوشبو۔ ہوا۔ روانگی۔ سفر کرنا۔ کوچ کرنا)
 شَوْقُ (شوق کرنا۔ چاہنا۔ بے تاب ہونا۔ پسند)
 رَوْعُ (خوف۔ ڈر۔ گھبراہٹ۔ خیال رکھنا۔ ڈرانا)
 شَرْحُ (کھولنا۔ واضح کرنا۔ تفصیل بیان کرنا۔ چیرنا)
 نَہْمُ (سمجھ بوجھ۔ دانائی۔)
 حَمْدُ (اللہ کی تعریف کرنا۔)
 مَدْحُ (مخلوق میں سے کسی کے اچھے کردار کی تعریف کرنا)
 ظُمِّي (ہرن۔ جنگل کی بکری۔ جنگل کا بکرا)
 سَرَجُ (زین۔ زین سازی۔ زین لگانا۔ دیا جلانا۔ روشنی کرنا)
 فُقْرُ (ناداری۔ غریبی۔ محتاجی۔)
 نَجْمُ (تارا۔ شگوفہ۔ گلی۔ درخت یا سبزے کی کونپل)
 وَبْرُ (جانور کے بال۔ اون۔ پشم)
 مَدْرُ (اینٹ۔ پتھر۔ بلاک۔ مٹی)
 بَطْنُ (پوشیدگی۔ اندرونی۔ پیٹ۔ زمین کا ڈھلواں حصہ)
 شَعْرُ (بال۔ احساس۔ پیہ لگنا)
 قَطْ (خشک سالی۔ قحط سالی۔ معاشی تنگی۔ کمی۔)

فُشَلْ (ناکامی۔ شکست۔ پسپائی۔ ہوا اُکھڑ جانا۔ نا ائتفاقی)

فَرَعْ (شاخ۔ ٹہنی۔ برانچ۔ ذیلی چیز۔ اولاد۔ کان کی لو)

حَرْفْ (حرف۔ کنارہ۔ کونا۔ تبدیلی۔ کلمہ)

رَمَىْ (تیراندازی۔ کسی بھی چیز کو پھینکنا۔ الزام تراشی۔)

جَزَىْ (بھاگ دوڑ۔ تیز چلنا۔ کسی مانع کا بہہ پڑنا)

سَعَىْ (کوشش۔ اہتمام۔ دوڑنا۔ تیز چلنا۔)

سَقَىْ (پانی پلانا۔ کھیتوں اور زمینوں کو پانی دینا۔ سیراب کرنا)

رَمَزْ (اشارہ کرنا۔)

بَيَّوْ (بیٹھک کا کمرہ۔ صحن۔ ہال۔ مہمان خانہ۔ استقبالیہ روم)

فَوْرْ (جلدی۔ فوری۔ پانی پھوٹ پڑنا)

بَوْرْ (ظلم و زیادتی۔ نا انصافی)

حَقْ (حصہ۔ سچا۔ ثبوت)

فَضْلْ (جدائی۔ موسم۔ جماعت۔ کلاس۔ فاصلہ)

راستہ۔ بیان۔ بابت۔ متعلق)

بَابْ (دروازہ۔ اندرنے جانے کا)

فَوْزْ (کامیابی۔ فلاح)

لَوْحْ (تختی۔ چمک دک۔ نمایاں ہونا۔ ظاہر ہونا)

رَجْعْ (لوٹنا۔ واپس آنا۔ پیچھے آنا)

مَنْعْ (روکنا۔ رکاوٹ ڈالنا۔ مدد کرنا۔ طاقت استعمال کرنا)

حَسْبْ (گمان کرنا۔ گننا۔ شمار کرنا۔ صبر کرنا۔ ثواب سمجھنا)

نَصْرْ (مدد کرنا۔ کسی کے کام آنا۔ حفاظت کرنا)

بَجَلْ (انجان یا ناواقف ہونا۔ بے خبر ہونا یا لاعلم ہونا۔ اوٹ

پٹانگ حرکتیں کرنا۔ احمقانہ

رویے سے پیش آنا)

بَجْبْ (پہلو۔ سمت۔ پاس۔ نزدیک۔ علحیدگی اختیار کرنا)

عَظْمْ (ہڈی۔ بڑا ہونا)

لَحْدٌ (ایک خاص قسم کی قبر۔ دفنانے کی

جگہ۔ دفنانا۔ گرٹھا کھودنا)
دینا۔ پھاڑ دینا۔ مشکل میں دال دینا)

شَقٌّ (قبر۔ قبر کا سیدھا گرٹھا۔ کسی چیز کو دو حصوں میں کر

طَعْمٌ (ذائقہ۔ مزہ۔ چکھنا۔ کھالینا)

شَأْنٌ (حال۔ کیفیت۔ معاملہ۔ متعلق)

أَمْرٌ (حکم دینا۔ حال۔ معاملہ۔ کام)

لیجانا۔ نگرانی کرنا۔ لحاظ

رَعَى (حفاظت کرنا۔ خیال رکھنا۔ جانوروں کو گھاس چرانے

داری کرنا۔ توجہ دینا۔ اہتمام کرنا۔ عہدہ

رَجَّحٌ (ذوالحجہ کے مہینے میں بیت اللہ اور دیگر مقامات مقدّسہ کی

زیارت کرنا۔ ارادہ

کرنا۔ عرصہ یا وقت گزارنا)

کرنے کیلئے رمضان

صَوْمٌ (رُک جانا۔ پرہیز کرنا۔ تھم جانا۔ اللہ کی رضا کو حاصل

میں صبح صادق سے لیکر غروب آفتاب تک کھانے پینے اور خاص

المبارک کے مہینے میں یا دوسرے مہینوں

طور پر تمام قسم کے گناہوں سے باز رہنا)

حَذَفٌ (گرادینا۔ مٹا دینا۔)

حَذَفٌ (کنکر مانا)

ہونا۔)

حَذَقٌ (کسی فن میں مہارت ہونا۔ اپنے فن میں کمال حاصل

کاٹنا)

حَلَقٌ (بال موٹنا۔ گول مجلس بنانا۔ گول دائرہ بنانا۔ گول چکر

چیز۔ تعلقات۔ پناہ

خَبَلٌ (رسی۔ پھندا۔ ڈوری۔ باندھنے کی کوئی سی

حفاظت۔)

كَلْبٌ (کتا۔)

لَوْنٌ (رنگ۔ شکل و صورت۔ نشان۔ دھبہ۔ داغ)

عَوْنٌ (مدد۔ مدد کرنا۔ مددگار۔ معاون۔ ساتھی)

كَأْسٌ (پیالا۔ گلاس۔)

تَلَجٌ (برف۔ ٹھنڈک۔ جم جانا۔ جمی ہوئی چیز)

سورت کا نام۔ بادلوں کو

رَعْدٌ (آسمان میں بادلوں کی گرج چمک۔ قرآن کریم کی ایک

چلانے پر موکل فرشتے (میکائیل) کا صفاتی نام) کانپ جانا۔ ڈر جانا) گرج چمک والے بادل)

بَرَقُ (بجلی۔ چمک دمک۔ روشنی۔ آنکھوں کا روشنی دیکھ کر چندیا

مَوْتُ (مرنا۔ بے جان ہونا۔ بے حس ہونا۔ فنا ہونا۔ زندگی ختم

رَقِصُ (ناچنا۔ رقص کرنا۔ اترانا)

فَرَحٌ (چوزہ)

حَوْلٌ (سال۔ بدل جانا۔ پلٹ جانا۔ بھینگا پن۔ ٹیڑھا

دیکھنا۔ ارد گرد۔ گرد و نواح۔ آس

پاس۔ طاقت)

عَوْدٌ (لوٹنا۔ دوبارہ آنا۔ واپس ہونا)

عَدُوٌّ (دشمنی۔ دوڑنا۔ زیادتی کرنا)

عَهْدٌ - وَعْدٌ (وعدہ کرنا۔ کسی معاملے کو پکا کرنا۔ اقرار کرنا)

وَجَعٌ (درد۔ تکلیف۔ دکھ۔ بے آرامی۔ سزا)

شَجٌّ (چھیدنا۔ چیرنا۔ زخمی کرنا۔ دکھ دینا)

بَرَحٌ (الزام لگانا۔ تنقید کرنا۔ مجروح کرنا۔ عیب نکالنا۔ گناہ

جانا۔ پھٹ جانا۔ روشن ہونا

فَجْرٌ (رات کا آخری اور دن کا پہلا حصہ۔ وقت فجر۔ پھوت

گناہ کرنا۔ فسق و فجور میں مبتلا ہونا)

عَصْرٌ (وقت عصر۔ زمانہ۔ نچوڑنا)

شَرَقٌ (طلوع ہونا۔ روشن ہونا۔ چمک جانا۔ سورج طلوع

ہونا۔ سورج غروب ہونے کی

غَرْبٌ (غروب ہونا۔ اوجھل ہونا۔ مدہم ہونا اندھیرا

سمت۔ اجنبی ہونا۔)

بَدْرٌ (چودھویں رات کا مکمل چاند۔ ماہتاب۔ جلدی

کرنا۔ چمکنا۔ دکھنا۔ روشن

ہونا)

أَبٌ (باپ۔ سرپرست۔)

أَخٌ (بھائی)

خَمُوٌّ (دیور۔ بیوی کے شوہر کا بھائی)

عَمَّ (چچا۔ باپ کا بھائی۔ عام ہونا۔ پھیل جانا۔)
خَالَ (ماموں۔ ماں اور خالہ کا بھائی۔ نانا کا بیٹا)

طَوَّدُ (پہاڑ۔ ٹیلہ۔ بند)

رَأَى

عَدَنَ

قَوْمَ

صَبَرَ

رَطَّبَ

أَجْرٌ - ج - أُجْرٌ (صلہ۔ بدلہ۔ معاوضہ۔ مزدوری۔ ثواب۔ اجر)

فَضَلَ

فَهَدَ

طَبَلَ

سَبَّتَ

صَقَّ

قَرَضَ

سَوَّءَ

خَيْرَ

شَرَّ

لَيْلَ

يَوْمَ

هَدَى

قَتَلَ

قَوْلَ (جواب)

صَرَفَ

سَبَّحْ

طَوَّلْ

وَزَّنْ

خَمَلْ

غَيْرْ

بِاسْ

أَمْنْ

سَهْوْ

گہف ”- غار“ - جمع۔ گہوُف۔ (غار۔ پناہ گاہ جو کسی پہاڑ کے اندر ہو کم از کم ایک آدمی اُس میں آرام سے اُٹھ کے بیٹھ سکتا ہو جیسے غارِ حرا جو مکہ مکرمہ میں منیٰ کے مقام پر واقع ہے جس میں ہمارے رسول محمد ﷺ نبوت سے سرفراز ہونے سے پہلے اکثر تنہائی میں رب کی عبادت کیلئے تشریف لیجایا کرتے تھے اس غار میں ایک آدمی آرام سے کھڑے ہو کر نما پڑھ سکتا ہے نیز سونے والا پاؤں پھیلا کر لیٹ سکتا ہے یہ غار ابھی بھی موجود ہے اسی غار کے اندر عبادت میں مصروف تھے کہ آپ ﷺ کے پاس اللہ کا بھیجا ہوا نمائندہ جبریل امین علیہ السلام تشریف لائے اور آپ ﷺ کو اللہ کی جانب سے ختم المرسلین کی حیثیت سے نبی و رسول بنائے جانے کا پیغام دے دیا۔

غارِ ثور بھی ایک تاریخی غار ہے یہ غار مکہ مکرمہ سے کافی فاصلے پر مدینے کے راستے میں واقع ہے سفرِ ہجرت کے موقع پر آپ ﷺ اور آپ کے جاں نثار ساتھی ابو بکر صدیقؓ دونوں نے اس غار میں تین دن تک مسلسل قیام فرمایا تھا جس کا ذکر خیر قرآن کریم کی سورہ توبہ میں آچکا ہے: (الَّتِي تَخْرُجُ مِنْهَا فَتَقْدِرُ عَلَى الْغَارِ إِذْ يُقُولُ لِصَاحِبِهِ لَا تَحْزَنْ إِنَّ اللَّهَ مَعَنَا) الایہ اے مکہ والو! اگر تم نے محمد ﷺ کی نصرت نہیں کی تو (اچھی طرح کان کھول کر سن لو! کہ ان کو بے یار و مددگار نہیں چھوڑا گیا) پس اللہ نے ان کی نصرت کر لی ہے (اُس کٹھن وقت میں) جب مکہ کے منکرین اسلام نے غار کے اندر پناہ لینے والے دو اشخاص میں سے دوسرے کو جب وہ دونوں غار میں پناہ گزین تھے اس مشکل وقت میں محمد ﷺ اپنے ساتھی ابو بکرؓ کو دلا سادیتے ہوئے فرما رہے تھے کہ جان کی فکر مت کریں بلاشبہ اللہ کی مدد اور نصرت ہمارے ساتھ ہے۔

سراقہ بن مالک بن جعشم کا واقعہ غارِ ثور کے حوالے سے بہت ہی مشہور ہے جب وہ آپ ﷺ کی تلاش میں اس غار تک پہنچ گیا تھا اور جب اُس نے آپ دونوں کی طرف میلی نگاہوں سے قدم بڑھایا تو وہ اپنے گھوڑا سمیت زمین میں دھسنے لگا اس پر سراقہ نے معافی مانگی تو وہ زمین سے اوپر نکل آیا لیکن وہ اپنے وعدہ پر قائم نہ رہا اور آپ ﷺ پر وار کرنے کیلئے آگے بڑھا تو وہی کچھ ہوا جو پہلے اُس کیساتھ پیش آیا تھا اس دفعہ بھی اُس نے بڑی متنتیں اور سماجتیں کیں اور معافیاں مانگی لیکن وہ اس دفعہ بھی اپنے وعدہ پر قائم نہ رہا چنانچہ اس دفعہ بھی وہی کچھ ہوا جو اُس کیساتھ

پہلی دو دفعوں میں پیش آیا تھا

سراقہ کو اس واقعہ سے پورا یقین ہو گیا تھا کہ آپ ﷺ اللہ کے سچے رسول ہیں اس لئے اُس نے آپ ﷺ سے ایک پکا امان نامہ حاصل کرنے کیلئے درخواست کی جس کی بنیاد پر آئندہ کسی وقت بھی اُس کو اللہ کے رسول ﷺ کی جانب سے کوئی خطرہ لاحق نہ ہو اُس کی درخواست کو اللہ کے رسول نے قبول فرمائی اور ابوبکرؓ کے ہاتھ سے امان نامہ لکھوا کر اُسے دے دیا اور آپ ﷺ نے اپنے سچے رسول ہونے کو واضح کرنے کیلئے ایک پیشینگوئی سے بھی اُسے آگاہ کر دیا اور اُس سے مخاطب ہوتے ہوئے مختصراً فرمایا: اے سراقہ سن لے! تیرا اُس وقت کیا رویہ ہونا چاہئے جب قیصر و کسریٰ کی سلطنت سے حاصل شدہ سونے کے کنگن تیرے ہاتھوں میں پہنائے جائیں گے

سراقہ نے امان نامہ کی پاسداری کرتے ہوئے آپ ﷺ اور آپ کے ساتھی کی غار میں موجودگی سے کسی کو آگاہ نہیں کیا بلکہ اُس سے جو بھی راستے میں ملتا تو اُسے بتاتا کہ اس طرف تو میں ہو کر آیا ہوں یہاں تو محمد ﷺ کا نام و نشان بھی نہیں ہیلوگ اُس کی بات پہ یقین کر کے واپس پلٹ جاتے اور اگر کوئی یہ بتاتا کہ ساحلی راستے سے مدینے جانب دوسوار جا رہے تھے تو سراقہ اُسے بھی ٹال دیتا تھا اس طرح بھی اللہ تعالیٰ نے اپنے رسول کی حفاظت کا وعدہ پورا کیا اور آپ ﷺ اپنے ساتھ کیسا تھ سلامت مدینے پہنچ گئے۔

یہ پیشینگوئی خلیفہ ثانی حضرت عمر فاروقؓ کے دورِ خلافت میں پوری ہوئی جب روم کی سپر طاقت زمین بوس ہو گئی اور قیصر و کسریٰ کے سونے چاندی اور لعل و جواہرات کے بیش بہا خزانے مسلمانوں کے قبضے میں آ گئے حضرت عمرؓ نے سراقہ کو بلوا کر قیصر و کسریٰ کے خزانوں میں سے سونے کے کنگن اُس کے ہاتھوں میں پہنائے جس کا ذکر اللہ کے رسول ﷺ نے تقریباً بائیس سال پہلے کیا تھا

اس پیشینگوئی کا اصل مقصد آپ ﷺ کی رسالت کی صداقت اور اسلام کا غلبہ یقینی ہونا بتانا تھا جو ہو کر رہا نہ کہ صرف دولت دنیا کا حصول

تھا

ایک غار کا ذکر قرآن میں سورہ کہف میں بھی آیا ہے یہ واقعہ بھی بڑا ہی سبق آموز ہے

لکھگھف سا بیتر عو جھگھف دسا سا ۳۳۲ عو و جھگھف سا کجگھگھف سا کجگھگھف سا کجگھگھف سا کجگھگھف سا کجگھگھف سا کجگھگھف سا کجگھگھف سا

نَفْسٌ، نَفُوسٌ، اَنْفُسٌ (جسم و جان۔ دل و دماغ۔ روح جو ہر جاندار کے بدن میں ہے۔ تاکید کیلئے استعمال ہوتا ہے جس کا معنی خود کے ہوتا ہے۔ شخص یا فرد۔)

قُرْنٌ، ج۔ قُرُونٌ (اُمّت۔ قوم۔ لوگ۔ زمانہ۔ ایک صدی یا سو سال کا عرصہ۔ سینگ۔ ملانا جوڑنا۔ سینگ مارنا)

رَذْمٌ (مضبوط پردہ۔ مضبوط دیوار

نَقَبٌ

مَضَدٌ

اَضَلُّ

لَعُوْ

غَمِي

رَبِّ

غَيْبِ

خَلْفِ - جمع -

خَلْقِ - جمع - خَلْقٌ - مصدر بھی ہے (لوگ - مخلوق - کائنات کی ہر چیز -)

وَقَدْ - جمع وُفُوْدٌ - مصدر بھی ہے (مہمان - ایک سے زیادہ لوگوں کا جمع ہو کر کسی کے یہاں جانا یا کہیں سے کسی کے یہاں آنا اس صورت میں (علی) کا صلہ ساتھ میں استعمال ہوگا جیسے: وَقَدْ الْقَوْمُ عَلٰی فُلَانٍ -)

اَزَّ - مصدر ہے - (برا بیچتے کرنا - اس کی نسبت ہنڈیا کی طرف کریں تو اس کا معنی ہنڈیا کے اُبلتے ہوئے آواز نکالنے کو کہتے ہیں - پُھٹ پُھٹ رونے کو بھی کہتے ہیں حدیث میں (كَانَ يَبْكِي فِي صَلَاتِهِ كَأَزِيزٍ أَلْمَرِّجَلِ) آتا ہے کہ اللہ کے رسول اپنی نماز میں ہنڈیا کے اُبلنے کی آواز کی طرح پُھٹ پُھٹ روتے تھے - اگر اس کی نسبت ہوائی جہاز یا بادلوں کی طرف کریں تو جہاز کا آواز نکالنا اور بادلوں کا کڑکنا کہلائیگا -)

عَدَّ - مصدر ہے - (گننا یا شمار کرنا - تعداد معلوم کرنے کیلئے حساب کرنا - خیال یا گمان کرنا -)

هَدَّ - مصدر ہے - (پارہ پارہ ہونا - ریزہ ریزہ ہونا - ٹھوس چیزوں کی طرف نسبت ہو تو اس کا معنی توڑ پھوڑ دینا ہوگا - اس کی نسبت گھر، مکان، دکان، عمارت، درخت، دیوار وغیرہ کی طرف کجائے تو گرا دینے کا معنی دیتا ہے - اگر اس کی نسبت انسان، جن، جانور وغیرہ کی طرف کجائے تو اس کا معنی بوڑھا اور عمر رسیدہ ہونے کے ہونگے)

اَزَّرَ (قَوْتُ - مضبوطی)

شَدَّ - مصدر ہے (باندھنا - مضبوط کرنا - گس دینا - گرہ باندھنا - بھاگنا دوڑنا - بلند ہونا - مدد کرنا - حملہ کرنا - کسی کام کو کرنے کیلئے کمر گس لینا یا بالکل تیا ہو جانا)

لغت اور گرامر کی اصطلاح میں (شَدَّ) دندانے دار نشان () کو کہتے ہیں جو بتاتا ہے کہ اس نشان والے حرف کو دوبار پڑھا جائے جیسے

(رَبِّ) میں (ب) شَدَّ کو تَشَدِيدٌ بھی کہتے ہیں -

مَكَرٌ - جمع مَكْرُوْرٌ - اَمَكَرٌ - مصدر بھی ہے (کید کا ہم معنی ہے)

كَيْدٌ - جمع - كِيَاْدٌ - اَكْيَاْدٌ - مصدر بھی ہے (مکر کا ہم معنی ہے - مکر و فریب - دھوکا دہی - حیلہ بازی - سازش - بد نیتی - جھٹ باطن - اندرونی خباثت)

نَسَفٌ - مصدر ہے (راکھ بنا دینا - ہوا میں اُڑا دینا)

عَشْرٌ‘- مصدر ہے (دس کی عدد ظاہر کرنے والی گنتی۔ دس دس کر کے شمار کرنا۔ دس تک کی گنتی گنتا۔ ایک دوسرے کیساتھ مل بیٹھنا۔ معاشرہ تشکیل دینا۔)

قَاع‘- جمع۔ فَيَعَانُ۔ اقْوَاعُ۔ قَيْعٌ۔ قَيْعَةٌ (کھلا میدان۔ کھلی جگہ۔ ہمار زمین۔ وسیع مقام)

اَمْتٌ (- ٹیلا۔ اونچائی۔ بلندی۔)

وَيْلٌ‘- (ہلاکت۔ تباہی۔ بربادی۔ موت۔ عذاب۔)

هَمْسٌ‘- مصدر ہے۔ ((پوشیدہ آواز۔ مخفی آواز۔ اوروں سے چھپا کر بات کرنا۔ انگوروں کو نچوڑ کر رس نکالنا جو رس نکالنا۔ کسی چیز کو توڑ ڈالنا۔ شیطان یا شیطان منش شخص کا وسوسہ ڈالنا۔ ناخوشگوار خیالات پیدا کرنا)

رَتَقٌ‘- رُقُوقٌ۔ مصدر بھی ہے۔ (غلام بننا۔ کسی کیلئے نرم بن کر رحم کرنا۔ کسی کی حالت کا نرم ہونا یعنی برے حالات آنا۔ کسی کے تابع ہونا یا محکوم بننا۔ باریک چیز۔ ورق۔ کاغذ۔ لکھنے کے کام آنے والا صفحہ۔)

شَمْسٌ‘- جمع۔ شُمُوسٌ۔ مصدر بھی ہے۔ (سورج جو ہماری زمین سے ۱۴۹ ملین کیلومیٹر سے زیادہ دور ہونے کے باوجود کتنی تابناک روشنی دیتا ہے اور گرمیوں میں ۵۰ ڈگری سینٹی گریڈ تپش اور گرمی پہنچاتا ہے۔ رک جانا۔ بازر ہنا۔ چوپائے کا بھرجانا اور سواری کرنے کا موقع نہ دینا۔ بدک جانا۔ اجنبی اور ناواقف بن کر دشمنی کا مظاہرہ کرنا۔)

سَفَفٌ‘- جمع۔ سُفُوفٌ۔ اَسْفُفٌ۔ سَفُفٌ۔ اَسْفَافٌ۔ سَقَافٌ۔ مصدر بھی ہے۔ (چھت جو فرش کی ضد ہے۔ چھت بنانے کا عمل۔ چھتانا۔ چھت تاننا۔ بلند مقام۔ آسمان۔)

حَيٌّ‘- جمع۔ اَحْيَاءٌ۔ مصدر بھی ہے (یا پر ہمیشہ فتح پڑھنے کی صورت میں اسم فعل امر کہلاتا ہے اس صورت میں اس کا معنی (اَقْبِلْ۔ عَجَلْ۔ تَعَالٌ۔ هَلُمَّ) کے جیسا ہوگا جن کے بالترتیب معانی: توجہ کر۔ جلدی کر۔ آجا۔ چلے آ) کے ہیں۔ جس طرح پانچ وقت کی نمازوں کیلئے دیجانے والی اذانوں میں کہا جاتا ہے (حَيَّ عَلَى الصَّلَاةِ۔ حَيَّ عَلَى الْفَلَاحِ) مسلمانو! نماز اور کامیابی کی طرف چلے آؤ!۔ زندہ جو کہ مردہ کی ضد ہے۔ ذی روح۔ جاندار۔ قوم۔ قبیلہ۔ محلہ گاؤں۔ بستی۔ آبادی۔)

رَدٌّ‘- جمع۔ رُدُودٌ۔ مصدر بھی ہے (منع کرنا۔ روکنا۔ واپس کرنا۔ لوٹانا۔ مسترد کرنا۔ قبول نہ کرنا۔ تہہ کرنا۔ بند کرنا۔ جواب دینا۔ جواب بھیج دینا۔ ناقابل قبول چیز۔)

وَحْيٌ‘- مصدر ہے

شرعی اصطلاح میں اللہ کی جانب سے انبیاء کو ملنے والی آسمانی تعلیمات اور احکامات کو (وَحْيٌ) کہتے ہیں خواہ وہ تعلیمات انبیاء کو براہ راست ملیں یا فرشتے کی وساطت سے ملیں گفتگو کی صورت میں ملیں یا کتابوں کی صورت میں ملیں خواہ وہ تعلیمات انبیاء کے اپنے الفاظ میں ہوں یا اللہ کے ہی الفاظ میں ہوں خواہ وہ تعلیمات منسوخ شدہ ہوں یا نسخ ہوں خواہ وہ قرآن میں ہوں یا نبی کے فرامین و کردار کی صورت میں ہوں

ان سب کو وحی کہتے ہیں وحی کا یہ پہلو انبیاء کیساتھ مخصوص ہے اور ان کی زندگی تک محدود ہے اب چونکہ انبیاء کا سلسلہ محمد ﷺ کی بعثت کے فوراً بعد بند ہو چکا ہے اس لئے وحی کا سلسلہ بھی ہمیشہ کیلئے بند ہو گیا ہے

ان مذہبی حقائق کو پوس پشٹ ڈال کر کوئی آج دعوائے نبوت کر لے تو ایسا شخص کذاب، بہت بڑا جھوٹا اور دجال ہے اور وہ ختم رسالت محمد ﷺ کا منکر ہونے کی وجہ سے اسلام سے خارج ہونے والا کافر ہے۔ اور وہ لوگ بھی اسلام سے خارج ہونے والے کافر ہیں جو ایسے جھوٹے شخص کو نبی مان بیٹھے ہوں۔

ہونا تو یہ چاہئے تھا کہ یہود و نصاریٰ میں سے کوئی محمد ﷺ کے علاوہ کسی اور رسول کی رسالت کا دعویٰ کر بیٹھے کیونکہ وہ اپنے طور پر رسالت محمد ﷺ کو نہیں مانتے اسی لئے یہ لوگ آج بھی خاتم المرسلین محمد کے آنے اور ان کے ظہور ہونے کے منتظر ہیں اور یہود و نصاریٰ میں سے کسی نے بھی اس طرح کی جسارت نہیں کی ہے اور نہ ہی وہ ایسی جسارت کریں گے کیونکہ ان کی مذہبی کتب ان کے اپنے ہاتھوں تحریف کا شکار ہونے کے باوجود اس حقیقت کی معترف ہیں کہ یہ لوگ جس محمد کے منتظر چلے آ رہے ہیں وہ وہی محمد ﷺ ہیں جو آج سے چودہ سو سال پہلے جزیرہ عرب کے مشہور شہر مکہ میں ظہور ہو چکے تھے جن کو مکہ والوں نے خوب ستا کر ملک بدر ہونے پر مجبور کیا تھا اور وادی یثرب کھجوروں کی بستی میں ہجرت کر کے چلے گئے تھے

لیکن افسوس کی بات یہ ہے کہ مسیلمہ کذاب اور اسود عنسی کے علاوہ جتنے لوگوں نے بھی جھوٹی نبوت کا دعویٰ کیا ہے سب کے سب اپنے آپ کو مسلمان کہلانے والے گزرے ہیں ان لوگوں کا کم از کم یہ دعویٰ ضرور ہے کہ وحی کا سلسلہ اب بھی جاری ہے جو کہ دبی زباں میں ختم رسالت محمد ﷺ کا انکار ہے حالانکہ اسلام میں اس نظریہ کی کوئی گنجائش نہیں ہے کیونکہ قرآن وحدیث میں اس حقیقت کو واضح الفاظ میں بیان کر دیا گیا ہے اس کے علاوہ اس پر اُمت مسلمہ کا اجماع بھی ہو چکا ہے اور اجماع بھی کوئی نیا اجماع نہیں بلکہ اس حقیقت کو خیر القرون کا اجماع حاصل ہے

جھوٹے لوگوں کے دعویٰ یا عمل سے دین اور شریعت کا کوئی حکم منہدم یا منسوخ ہوتا ہے اور نہ ہی کوئی نیا حکم ثابت ہوتا ہے دراصل یہ دعوائے نبوت کا سلسلہ مسلمانوں کے ہی ہاتھوں اسلام کو پارہ پارہ کرنے اور دین اسلام کو پوری طرح بدنام کرنے کی عالمی سازش ہے جس کا بیڑا غیر مسلموں نے اٹھایا ہے جس بیڑے کا خود مسلمانوں کو ملاح بنایا ہے تاکہ مسلمانوں کو اس سازش کا پتہ ہی نہ چل سکے اور مسلمان اس فریب کا بری طرح شکار ہوں۔

(وحی) کے معنی آسمانی و ربانی پیغامات و تعلیمات ہونے کا ثبوت قرآن کریم کی متعدد آیات سے واضح ہے اس لئے ذیل میں ہم ان آیتوں کو درج کرنا ضروری سمجھتے ہیں جن میں لفظ (وحی) اس معنی میں مستعمل ہوا ہے تاکہ ہماری اس کتاب کے قارئین لفظ (وحی) کے متفرق و مختلف مستعمل معانی سے بخوبی آگاہ ہو سکیں۔

لکھنؤ، منبٹش، پیٹرز عوق، منبٹش، اسد گھجک

(وَنُحِّي) إلهام و اللقاء کو بھی کہتے ہیں یعنی وہ تمام دلی و دماغی خیالات جو اللہ کی جانب سے انسان یا کسی بھی مخلوق کو فطری طور پر اس لئے عطا کئے جاتے ہیں جن کے ذریعے انسان اور دوسری مخلوق دنیا میں اپنے یا دوسروں کیلئے خیر و شر۔ نفع و نقصان۔ امن و خطرات۔ خیر خواہی و بد خواہی۔ نیکی و بدی۔ ہدایت و گمراہی۔ دوستی و دشمنی کو سمجھ سکیں بشرطیکہ اپنی ان دماغی توانائیوں کو صحیح معنوں میں استعمال میں لے آئے جو اللہ کی جانب سے اُن کے دل و دماغ میں سُجھادی گئی ہیں۔

إلهام کا یہ مفہوم سورہ شمس کی آیت نمبر ۷-۸-۹-۱۰ میں زیادہ وضاحت کیساتھ بیان کیا گیا ہے ارشادِ ربّانی ہے: (وَنَفْسٍ وَمَا سَوَّاهَا فَأَلْهَمْنَا فُجُورَهَا وَتَقْوَاهَا قَدْ أَرَّخْنَا مِنْ زَكَّاهَا وَقَدْ خَابَ مَنْ دَسَّاهَا۔

نیز ہر جاندار اور اُسکے پیدا کرنے والے کی قسم جس پیدا کرنے والے نے ہر جاندار کو مناسب انداز و گداز میں سنوار کے بنایا ہے ساتھ ہی ساتھ اللہ نے ہر جاندار کو خیر اور شرف فطری طور پر سُجھا دیا ہے اس فطری إلهام و بصیرت کے نتیجے میں وہی شخص آخرت میں کامیاب و کامران ہے جس نے خود کو معصیت، سرکشی، بغاوت اور بے رہروی سے بچاتے ہوئے پاک رکھا اور وہی شخص آخرت میں ناکام و نامراد ہے جس نے خود کو معصیت، سرکشی، بغاوت اور بے رہروی کے ذریعے آلودہ کیا

اس آیت کریمہ میں لفظ (الْهَمَّ) کے معنی کئی اعتبار سے فطری إلهام و بصیرت ہی کے ہیں:

پہلی وجہ یہ ہے کہ (الْهَمَّ) میں مفعول بہ کی ضمیر جو کہ (ہا) ہے وہ اس سے پہلی والی آیت میں موجود لفظ (نَفْسٍ) کی طرف لوٹی ہے نیز (نَفْسٍ) اسم جنس نکرہ ہے جس کا اطلاق ہر ذی روح پر ہوتا ہے اور اگر (نَفْسٍ) کو عام مخصوص منہ البعض بنا کر انسان اور جنات مراد لئے جائیں تب بھی اس میں عموم التوجع باقی رہتا ہے

دوسری وجہ یہ ہے کہ (الْهَمَّ) کے معنی فطری إلهام و بصیرت کرنے میں کوئی چیز رکاوٹ نہیں ہے کیونکہ (الْهَمَّ) یہاں پر اپنے اصل لغوی معنی میں مستعمل ہوا ہے اور یہ معنی یہاں پر علماء اصطلاح کی اصطلاح میں (حقیقتِ مستعملہ) ہے نہ کہ (حقیقتِ مجبورہ و حقیقتِ متعذرہ)

تیسری وجہ یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ اس آیت کریمہ کے ذریعے بتانا چاہتا ہے کہ میں نے مخلوق کی رہنمائی کرنے میں کوئی کسر اٹھا نہیں رکھی ہے انبیاء کی بعثت، آسمانی تعلیمات کی فراہمی، کتب و صحفِ سماویہ کے ارسال کے علاوہ ہر مخلوق کی فطرت و خمیر میں بھی خیر و شر کو پہچاننے کی صلاحیت رکھ دی ہے جس کو إلهام و بصیرت کہتے ہیں

اب مخلوق کی اپنی مرضی ہے کہ وہ اپنے لئے خیر کو اختیار کر کے فلاح کا حقدار بنتا ہے یا شر کو اختیار کر کے ناکامی و پشیمانی کو مول لیتا ہے درج بالا حقائق کی روشنی میں صاف صاف معلوم ہو گیا کہ سورہ (شمس) کی آیت میں (الْهَمَّ) کے معنی إلهام و بصیرت کے ہی ہیں اسی معنی میں سورہ نحل کی آیت نمبر (۶۸) اور سورہ قصص کی آیت نمبر (۷) دونوں میں لفظ (وَجِي) کو استعمال کیا گیا ہے

ان آیتوں میں (وجی) کے معنی (وجی پیغمبری) لینا کئی اعتبار سے ناممکن ہے پہلی وجہ تو یہ ہے کہ وجی پیغمبری کیلئے ضروری ہے کہ اللہ کا مخاطب انسان اور مرد ہو جب کہ سورہ نحل میں شہد کی مکھی مخاطب ہے اور سورہ قصص میں خاتون مخاطب ہے

دوسری وجہ یہ ہے کہ (وجی پیغمبری) امور دین، احکام دین، اور عقائد و اعمال پر مشتمل ہوتی ہے جب کہ سورہ نحل میں شہد کی مکھی کے شہد بنانے کے عمل کو بیان کیا گیا ہے جو کہ ایک دنیاوی عمل ہے جس کا تعلق انسانوں سے نہیں ہے اور سورہ قصص میں موسیٰ کی والدہ کا اپنے بچے کو فرعونوں سے بچانے کیلئے اپنانے والی تدبیر کو بیان کیا گیا ہے جو کہ ایک انفرادی عمل ہے اور اس کا تعلق بھی صرف موسیٰ کی والدہ سے ہے عام انسانوں سے اس کا کوئی تعلق نہیں ہے

تیسری وجہ یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ انبیاء کے سوا کسی عام انسان سے (وجی پیغمبری) کی حیثیت سے کبھی بھی بات چیت نہیں کیا کرتا۔ ارشادِ ربّانی ہے: (وَمَا كَانَ لِلْبَشَرِ أَنْ يُكَلِّمَهُ اللَّهُ إِلَّا وَحْيًا أَوْ مِنْ وَرَاءِ حِجَابٍ أَوْ يُرْسِلَ رَسُولًا فَيُوحِيَ بَأْذَنِهِمَا يَشَاءُ إِنَّهُ عَلَىٰ حَكِيمٍ) سورة الثّورٰی آیہ ۵۱۔

اس فانی دنیا میں کسی بھی بشر کیلئے زیبا نہیں ہے کہ اللہ تعالیٰ اُس سے بالمشافہ آمنے سامنے بیٹھ کر بات چیت کرے مگر تین شکلوں میں سے ایک کیساتھ:

نمبر ایک عام مخلوق سے (وجی الہامی) کیساتھ

نمبر دو پیغمبروں سے (وجی پیغمبری) کیساتھ پردے کے پیچھے سے

نمبر تین پیغمبروں سے (وجی پیغمبری) کیساتھ کسی پیغام رساں فرشتہ کو بھیج کر

پس ان تین شکلوں میں سے کسی بھی شکل میں اللہ تعالیٰ اپنے اختیار اور مرضی سے اپنی تعلیمات و احکامات جاری کرتا ہے بیشک اللہ تعالیٰ ہر قسم کے عیوب و نقائص سے بالاتر اور ہر چیز کی حکمتوں سے آگاہ ہے

الہام کا دوسرا نام بصیرت ہے اسی کو ضمیر کا فیصلہ اور نفسِ لوامہ کی ملامت کہتے ہیں یہ معنی صرف انبیاء کیساتھ خاص نہیں ہے اور نہ ہی انسانوں کیساتھ خاص ہے بلکہ الہام کا معنی اللہ کی ہر مخلوق سے وابستہ ہے

وجی بمعنی الہام مستعمل ہونے کی قرآن کریم میں کئی مقامات پر مثالیں موجود ہیں جیسے: (وَ اَوْحٰی رَبُّکَ اِلٰی النَّحْلِ اَنِ اتَّخِذِیْ مِنَ الْجِبَالِ بُیُوتًا وَمِنَ الشَّجَرِ وَمِمَّا یَعْرِشُوْنَ) سورة النحل آیت ۶۸۔

اے محمد ﷺ! آپ پر وحی کیا جانا کوئی تعجب کی بات نہیں آپ کے رب نے شہد کی مکھیوں کو فطری الہام و بصیرت کے ذریعے بتا دیا ہے کہ اے مکھیو! پہاڑوں اور درختوں پر شہد کے چھتے بناؤ نیز اُن اُونچی اُونچی چھتریوں میں بھی شہد کے چھتے بناؤ جن چھتریوں کو لوگ بناتے ہیں

درج بالا آیت کریمہ میں (اَوْحٰی) کے معنی فطری الہام و بصیرت کے ہیں وجی پیغمبری مراد نہیں کیونکہ اس آیت میں وجی کی نسبت پیغمبر کے علاوہ عام مخلوق بلکہ ایک غیر عاقل مخلوق کی طرف کی گئی ہے جس کو قوتِ ناطقہ حاصل ہے نہ ہی اُسے قوتِ عاقلہ نصیب ہے

(وَ أَوْحَيْنَا إِلَىٰ أُمِّ مُوسَىٰ أَنْ أَرْضِعِيهِ فَاذْرَعِيهِ فَإِذَا أَخْفَتِ عَلَيْهِ فَالْقِيَةِ فِي الْأَيْمِ وَلَا تَخَافِي وَلَا تَحْزَنِي إِنَّا رَادُّوهُ إِلَيْكَ وَجَاعِلُوهُ مِنَ الْمُرْسَلِينَ)
 (سورۃ القصص آیت ۷۔)

اور ہم نے موسیٰ علیہ السلام کی والدہ محترمہ کو فطری الہام و بصیرت کے ذریعے سجا دیا کہ اے موسیٰ کی والدہ! تم اس نومولود بچے کو بے فکری کیساتھ اپنا دودھ پلاتی رہو پس جب فرعون کی جانب سے اس بچے کے بارے میں جانی خطرہ محسوس کر لو تو فوری طور پر اس بچے کو لکڑی کے صندوق میں ڈال کر دریائے نیل میں ڈال دینا اور ہم تجھے الہامی طور پر یہ نصیحت کرتے ہیں کہ اس بچے کے ضائع ہونے کا قطعاً خوف اور غم نہ کرنا ہم تجھے الہام کے ذریعے ابھی بتا رہے ہیں کہ یقیناً ہم اسے بحفاظت تمہارے گھر لوٹا دیں گے اور اسے بڑے ہونے پر اپنا رسول بھی بنا دیں گے

(وحی) اشارے سے بات کرنے پر بھی بولا جاتا ہے قرآن کریم میں زکریا علیہ السلام کی نسبت سے اس معنی کو بیان کیا گیا ہے جب اُن کو اللہ تعالیٰ نے یحییٰ کی ولادت کی خوشخبری دی تھی تو انہوں نے اللہ سے درخواست کی تھی کہ انہیں بیٹا ہونے کی کوئی ظاہری نشانی مل جائے تو اللہ نے اُن کی درخواست منظور فرمائی اور نشانی مقرر کی کہ اے زکریا! آپ کیلئے نشانی یہ ہے کہ آپ مسلسل تین دن تک کسی سے بات چیت نہ کر سکیں گے مگر اشارے سے ہی۔ سورۃ آل عمران۔

چنانچہ اُن پر خاموشی کی کیفیت طاری کر دی گئی: (فَخَرَجَ عَلَىٰ قَوْمِهِ مِنَ الْحَرَابِ فَأُوحِيَ إِلَيْهِمْ أَنْ سَبِّحُوا بُكْرَةً وَعَشِيًّا) اس حالت میں وہ اپنی عبادت گاہ سے باہر اپنی قوم کے لوگوں کے پاس نکل کر آئے تو انہوں نے اُن سے اشارے میں کہا کہ لوگو! تم صبح و شام اللہ کی تسبیح و تقدیس کے عمل میں مصروف رہو (سورۃ طہ آیت ۱۱۔)

لفظ (وحی) شیطانوں اور شیطان طبع انسانوں کے گمراہ کن خیالات، نظریات، عقائد اور وسوسوں پر بھی بولا گیا ہے جن کو وہ اللہ کے بندوں، نیک لوگوں اور دینداروں کو حق سے پھیرنے کیلئے ہتھیار بنا کر استعمال کرتے ہیں

مذکورہ معنی کے ثبوت کیلئے ہم قرآن کریم سے دو آیات پیش کر رہے ہیں
 (وَلَا تَأْكُلُوا أَمْوَالَكُمْ يَدًا كَرِيمًا لِلَّهِ عَلَيْهِ وَآئِهِ، لَفْسُقٌ وَإِنَّ الشَّيَاطِينَ لَيُؤْمِنُونَ بِالْحَدِيثِ لِيُضِلُّوكُمْ وَمَا يُؤْمِنُونَ إِلَّا لِيُضِلُّوكُمْ وَيَكْفُرُوا بِلَكُمْ إِنَّكُمْ لَمُتَشِرُونَ) سورۃ الانعام
 - آیت ۱۲۱۔

اللہ کے بندو! مت کھایا کرو کسی بھی کھانے والی چیز میں سے جس پر اللہ تعالیٰ کا نام (بِسْمِ اللّٰهِ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ) ذبح کرتے وقت نہ پڑھا گیا ہو یا اللہ کا نام چھوڑ کر کسی زندہ یا فوت شدہ پیر، مرشد، ولی، قطب، ابدال کا نام لیا گیا ہو نیز (ہم تمہیں صاف صاف بتاتے ہیں کہ) مذکورہ چیزوں کا استعمال حق سے منہ موڑنا ہے اور اس بات کو ذہن نشین کر لیں کہ شیاطین اور شیطان طبع انسان اپنے یاروں، دوستوں، رفیقوں اور حلقہٴ احباب کے دلوں اور دماغوں میں منفی سوچیں، خلاف شریعت عقائد و نظریات، اطاعت دین سے منحرف کرنے والے طرح طرح کے گمراہ کن خیالات اور وسوسے بسانے کی کوششیں کرتے ہیں جن کے بل پر شیطانوں کے یہ چیلے تم صحیح العقیدہ لوگوں سے ناحق ٹکرا اور حجت بازی کرتے

ہیں اور کہتے ہیں کہ غیر اللہ کی نیاز کھانے میں کیا حرج ہے؟ اور اللہ کا نام لئے بغیر ذبح ہونے والا ذبیحہ کھانے میں کونسا مضائقہ ہے؟ اے مسلمانو! اور دین اسلام کے متوالو! اگر تم نے ان شیطانی چیلوں کے گمراہ کن عقائد و خیالات اور نظریات کی اطاعت کر لی تو یاد رکھ لو کہ تم عملاً مشرک ٹھہرو گے۔

درج بالا آیت میں مذکور لفظ (يُؤْتُونَ) سیاق و سباق، انداز گفتگو اور موقع کلام کے مطابق گمراہ کن عقائد و نظریات اور شیطانی وسوسوں کو لوگوں کے دلوں اور دماغوں میں بسانے کی کوششوں پر مستعمل ہوا ہے اسی لئے اللہ نے ان سوچوں کی اتباع و اطاعت کرنے کی سختی سے مذمت کی ہے اور اس کے خطرناک نتائج سے آگاہ کیا ہے جن سوچوں اور باطل خیالات کو یہ شیاطین اور شیطان طبع لوگ معاشرے کے دوسرے انسانوں کو راہِ حق سے بھٹکانے کیلئے اپنے چیلوں تک خفیہ طریقوں سے پہنچاتے ہیں

(وَكَذَلِكَ جَعَلْنَا لِكُلِّ نَجِيٍّ عَدُوًّا شَيَاطِينَ الْإِنْسِ وَالْجِنِّ يُوحِي بَعْضُهُمْ إِلَىٰ بَعْضٍ زُخْرُفَ الْقَوْلِ غُرُورًا) سورة الانعام آیت - ۱۱۲۔

اے میرے نبی! جیسا کہ یہ مکہ والے آپ اور آپ کے پیغمبرانہ مشن کے دشمن ہیں بالکل اسی طرح ہم نے ہر دور میں آزمائشی طور پر شیطان طبع انسانوں اور نسلی جماعت کو ہر نبی کے دشمن بنائے ہیں جو اللہ کے پیغمبروں کو تنگ کرنے کیلئے انسانی معاشرے کے لوگوں کے دلوں اور دماغوں میں جھوٹے مزین خیالات و نظریات بٹھانے کی کوششیں کرتے رہے ہیں تاکہ یہ لوگ پیغمبر کے مشن کو فروغ دینے کی راہ میں آڑ بن سکیں اس لئے آپ پریشان نہ ہوں یہ سلسلہ تو ہمیشہ رہیگا۔

درج بالا آیت میں بھی مذکور لفظ (يُوحِي) سیاق و سباق، انداز گفتگو اور موقع کلام کے مطابق گمراہ کن خیالات و نظریات کو معاشرے کے لوگوں کے دلوں اور دماغوں میں بسانے کی کوششوں پر مستعمل ہوا ہے

پیغامِ رسائی - ذرائعِ ابلاغ۔

بَرْدٌ - مصدر ہے (حَرْ) کی ضد ہے۔ سردی۔ ٹھنڈک۔ گرمی کا کم ہونا۔ گرمائش ختم ہونا۔ ٹھنڈا ہونا۔ ٹھنڈک پڑ جانا۔ ٹھنڈک محسوس ہونا۔ لوہے کو تراشنا۔

حَرْ - جمع - حُرُورٌ - أَحَارٌ - مصدر بھی ہے۔ (بَرْدٌ کی ضد ہے۔ گرمی۔ حرارت۔ تپش۔ گرم کرنا۔ زمین کو ہموار کرنا)

كَرْبٌ - جمع - كُرُوبٌ (مَشَقَّةٌ - گھبراہٹ۔ مصیبت۔ تکلیف۔ غم۔ دُکھ۔ فکر۔ پریشانی۔ بے چینی۔ آزمائش۔ تنگی۔)

عَمٌّ - جمع - عُمُومٌ - مصدر بھی ہے (عَمٌّ کا ہم معنی ہے۔ غم۔ پریشانی۔ دُکھ۔ بے چینی۔ بے سکونی۔ مصیبت۔ آزمائش۔ بیماری۔ بادل چھا جانا۔ فضا کا ابر آلود ہونا۔ غمگین کر دینا۔ پریشان کر دینا۔ اوجھل کر دینا۔ پوشیدہ کر دینا۔ دن کا گرم ہو جانا یعنی گرمی بڑھ جانا)

عَمٌّ - جمع - عُمُومٌ - مصدر بھی ہے (غم۔ پریشانی۔ دُکھ۔ بے چینی۔ بے سکونی۔ ارادہ کرنا۔ قصد کرنا۔ چاہنا۔ پسند کرنا۔ غمگین کر دینا۔ بے چین کر دینا۔ سورج کی تپش کا گلیشتر یا برف کو پگھلا دینا۔)

زَوْجٌ - جمع - اَزْوَاجٌ - زَوْجَةٌ (شوہر - بیوی - قسم - نوع - جفت - جوڑا - دو -

طی) - مصدر ہے (لپیٹ دینا - تہہ کر دینا - موڑ دینا - ڈبل کر دینا - کام کو سمیٹ دینا یا ختم کر دینا - کتاب ، کاغذات اور اوراق ، فائلوں کو بند کر دینا -) پہلی حالت میں لوٹانا - بھوکا ہونا - بھوک کی وجہ سے پیٹ کا کمر سے چٹ جانا -

طی عرب کا ایک قبیلہ بھی ہے جس کی طرف نسبت رکھنے والوں کو بنوطی کہتے ہیں عرب کا مشہور سخی حاتم طائی اسی قبیلے کا فرد تھا ان کا ایک بیٹا جس کا نام عدی ہے مسلمان ہوا تھا اور محمد ﷺ کا صحابی بھی تھا ان سے کئی احادیث بھی روایت ہیں

اس قبیلے کی لغت کو علماء گرامر اپنے قوانین گرامر کی تائید و توثیق کیلئے پیش کیا کرتے ہیں جیسے: (ذُو طَائِيَّةِ) ہے جو اپنی ایک ہی حالت پر برقرار رہ کر موصولات حقیقیہ کے معانی پر دلالت کرتا ہے یعنی (الَّذِي - الَّذَانِ - الَّتِي - الَّتَيْنِ - الَّتِي - الَّتَيْنِ - الَّتِي - الَّتَيْنِ) میں سے

ہر صیغے کا معنی ظاہر کرتا ہے لفظ ذُو کا اس معنی میں استعمال ہونا صرف بنوطی کی لغت اور لہجہ ہے)

جَهْرٌ - مصدر ہے (بُزْرٌ کی ضد ہے - ظاہر کرنا - اونچا سنانا - آواز سے بولنا - زور سے بولنا - اعلان کرنا - نمایاں کرنا - کسی کی تعظیم کرنا - دکھانا - سورج کی روشنی میں آنکھوں کا دیکھ نہ سکرنا -

رَيْبٌ - مصدر ہے اسم نکرہ کے طور پر بھی مستعمل ہے (شک - شبہ - گمان - الزام - تہمت - بہتان)

ضَرٌّ - مصدر ہے (کسی کو تکلیف دینا - کسی کو نقصان دینا - کسی کا کچھ بگاڑ دینا - کسی کو کسی کام کے کرنے پہ مجبور کرنا - اندھا ہونا - نابینا ہونا - پہلی بیوی پر سوکن کر لینا دوسری شادی کر لینا - تنگی - تکلیف - بد حالی -)

نَفْعٌ - مصدر ہے (نفع دینا - فائدہ پہنچانا - کسی کے کام آنا - کسی کیساتھ اچھائی کرنا - اچھائی - بھلائی - فائدہ - منافع - کمائی - ہوا)

فَجٌّ - جمع - فُجَّجٌ - مصدر بھی ہے (رستہ - کھلا راستہ جو دو پہاڑوں کے بیچ میں سے نکلتا ہو - کچا پھل - پھاڑنا - کشادہ کرنا)

بَيْتٌ - جمع - بَيْوتٌ - ابیات - بھی ہے

(گھر - رہائش گاہ - رہنے کی جگہ - جائے سکونت - عزت - شرف - اہل و عیال - بال بچے -

شعراء کی اصطلاح میں شعر کو (بَيْتٌ) کہتے ہیں - جب اس کو مخصوص کرنا ہو تو اضافت کیساتھ استعمال کرتے ہیں جیسے:

(بَيْتُ اللَّهِ - اللہ کا گھر)

شرعی اصطلاح میں اللہ کا گھر مسجد یا عبادت خانہ کو کہتے ہیں یہ شرعی اصطلاح محمدی اسلام کا رائج کردہ ہے کیونکہ دوسرے آسمانی ادیان

میں عبادت خانوں کو (صَوْمَعٌ ، بَيْعٌ ، صَلَوَاتٌ) کہا گیا ہے جبکہ (مَسَاجِدُ) کا لفظ صرف مسلمانوں کے عبادت خانوں پر بولا گیا ہے

(بَيْتُ الْمَالِ - مال جمع رکھنے کا گھر)

(بَيْتُ الْمَالِ) گودام یا اسٹور کو بھی کہتے ہیں لیکن جب حکومت یا سلطنت کے مالی خزانہ پر اطلاق کیا جائے تو یہ شرعی یا عرفی اصطلاح

کہلائے گی اس اصطلاح کے مطابق (بَيْتُ الْمَالِ) ہر اُس مالی خزانہ پر بولا جاسکتا ہے جس میں سلطنت کی تمام رعایا کے مالی حقوق شامل ہیں

عَادٌ۔ اسم علم مرتجل ہے

(یہ لوگ ہُو دعلیہ السّلام کی قوم اور برادری کے لوگ ہیں جن کو ہُو دعلیہ السّلام پر ایمان نہ لانے اور اُن کا دین الہی سے کھلی بغاوت کرنے کی پاداش اور جرم میں سخت ترین اور طاقتور آندھی کے عذاب میں پکڑا گیا تھا یہ آندھی اُن پر آٹھ دنوں اور سات راتوں تک مسلسل مسلط رکھی گئی

اس عذاب کے ذریعے اُن کا نام و نشان تک مٹا دیا گیا اُس آندھی میں اتنا زور تھا کہ بڑے بڑے نامور طاقتور لوگوں کو پچھاڑ کر منہ کے بل گرا دیتی تھی اور اُن کی لاشیں زمیں پر اس طرح پڑی ہوئی دکھائی دے رہی تھیں جیسے کھجور کے کتے ہوئے تنے پڑے ہوئے ہوں قرآن نے سورۃ الحاکم میں اس واقعے کو مختصر مگر نہایت ہی جامع لفظوں میں بیان کیا ہے۔

کجھلگدسا؛ کجھھلگدسا کو دوسری جگہ منتقل کرنا ہے (صالح علیہ السّلام کی قوم ہے جنہوں نے صالح علیہ السّلام سے اونٹنی اور اونٹنی کے بچے کا معجزہ مانگا تھا پھر اُن کی مسلسل بغاوتوں کی بنیاد پر اُن کو چیخ کے عذاب میں پکڑ لیا گیا تھا اس قوم کے بارے میں قرآن بتاتا ہے کہ بڑی قوت والے تھے جو اپنی قوت کے بل پر بڑے بڑے مضبوط پہاڑوں کو اپنے ہاتھوں سے توڑ کر اور تراش کر اپنے لئے محفوظ قلعے تعمیر کرتے تھے۔

عَوْدٌ۔ مصدر ہے (لوٹنا یا واپس ہونا۔ دوبارہ آنا۔ کسی کام کو چھوڑ دینے کے بعد دوبارہ شروع کرنا یا کرنا۔

علم فرائض کی اصطلاح میں (عَوْدٌ) ذوی الفروض کو عصابات کی غیر موجودگی میں تقسیم سے باقیماندہ مال دوبارہ دینے کو کہتے ہیں یاد رہے کہ باقیماندہ مال لینے والے صرف ماں، باپ اور دادا ہیں)

قَصْرٌ۔ جمع قُصُورٌ۔ مصدر بھی ہے

(محل اس معنی کے مطابق صَرْح کا ہم معنی ہے) عالیشان وسیع و عریض قلعہ یا گھر۔ چھوٹا کرنا۔ کم کرنا۔ مختصر کرنا۔ کمی و کوتاہی کرنا۔ (بال کٹوانا یا ترشوانا اس معنی میں (حَلَقٌ) کی ضد ہے جس کا معنی بال مونڈھنا ہے)۔ کسی خاص کام کے کرنے کا پابند کر دینا۔ (قَصْرٌ۔ طُولٌ کی بھی ضد ہے)

شرعی اصطلاح میں سفر کے اندر چار رکعت والی نمازوں کو دو کر کے ادا کرنا اور رمضان المبارک کے مہینے میں سفر کے اندر روزہ نہ رکھنا قصر کہلاتا ہے۔

علم بلاغہ کی اصطلاح میں جملے سے زوائد کو حذف کر کے کلام کو بلیغ بنانے کیلئے مختصر کرنے کو قصر کہتے ہیں جیسے [۱] (زَيْدٌ اَسَدٌ) کہہ کر حرف تشبیہ اور سبب تشبیہ دونوں کو حذف کر دینا۔ [۲] اسی طرح (نَعْمٌ يٰلَا) کیساتھ جواب دے سکنے والے جوابیہ جملوں سے پورے جملے کو حذف کر دینا خواہ جملہ اسمیہ ہو یا فعلیہ ہو۔ [۳] صرف مبتدا کو حذف کر دینا۔ [۴] صرف خبر کو حذف کر دینا۔ [۵] صرف فاعل کو حذف کر دینا جیسے تمام افعال مجہولہ کا حال ہے۔ [۶] صرف فاعل اور مفعول کو حذف کر دینا۔ [۷] صرف فعل اور مفعول کو حذف کر دینا۔ [۸] فعل اور

فاعل کو حذف کر دینا وغیرہ)

اَلْفُ - جمع - اَلْوَفْتُ - آکاف مصدر بھی ہے

(اسم عدد ہے جس کا اطلاق ایک ہزار پر ہوتا ہے۔ محبت کرنا۔ دوستی کرنا۔ پیار کرنا۔ کسی شخص یا جگہ سے مائوس ہونا یا کسی کام کا عادی ہونا۔ پالنا پوسنا اسی سے پالتویا گھریلو جانور کو (اَلْحَيَوَانُ الْمَأْلُوفُ) کہا جاتا ہے

اَخَذُ - مصدر ہے (قَبْضٌ کا ہم معنی ہے۔ لینا یا وصول کرنا۔ اپنے قبضے میں کر لینا۔ کسی چیز کو قبضے میں کر لینے کے بعد مالک بن جانا۔ کسی مجرم یا ملزم کو گرفتار کرنا اور سزا دینا۔ کسی مجرم کو پکڑ کر جان سے مار دینا۔ کوئی بھی چیز حاصل کرنا خواہ چیز علم ہو یا مادی چیز ہو۔ شروع کرنا آغاز کرنا۔ اپنانا یا عمل کرنا۔ اثر انداز ہونا۔)

قَدَّرُ - جمع - اَقْدَرُ - مصدر بھی ہے (مقدار۔ تخمینہ۔ اندازہ۔ قابو پالینا یا گرفتار کرنا۔ معیشت یا مالی تنگی کرنا۔ فیصلہ۔ قدر و منزلت۔ طاقت اور قوت۔ احترام اور وقار۔)

جب لفظ (قَدَّرُ) کو لفظ (لَيْلَةٌ) کا مضاف الیہ بنا کر (لَيْلَةُ الْقَدْرِ) پڑھا جائے تو شرعی اصطلاح میں ماہِ رَمَضَانَ المبارک کے آخری عشرہ کی پانچ طاق راتوں میں سے کوئی بھی ایک طاق رات مراد ہوتی ہے۔ اور جب لفظ (قَدَّرُ) کو لفظ (اللہ) کی طرف مضاف کر کے (قَدَّرَ اللہ) پڑھا جائے تو شرعی اصطلاح میں اللہ تعالیٰ کا علم مراد ہوتا ہے جس کو عام طور پر اللہ کی تقدیر کہتے ہیں نیز قضاء اللہ بھی کہتے ہیں۔

تقدیر پر ایمان اور دلی یقین رکھنا چھ اصولِ ایمان میں سے ایک بہت اہم رکن ہے اسی رکن کی بنیاد پر اللہ تعالیٰ نے اس بڑی دنیا کو وجود میں لایا ہے اور دنیا میں جو کچھ ہو رہا ہے وہ سب اللہ کی تقدیر کے مطابق ہو رہا ہے کیونکہ تقدیر ہی اللہ تعالیٰ کا مستقل لائحہ عمل اور ٹھوس پروگرام ہے جس کے تحت اس کائنات کا مکمل نظام منظم طور پر چلا رہا ہے اللہ کا یہ مستقل لائحہ عمل اور ٹھوس پروگرام نہ جذباتی بنیاد پر مبنی ہے نہ انتقامی بنیاد پر مشتمل ہے نہ ہنگامی اساس پر حاوی ہے نہ توہمات و تخیلات پر محیط ہے نہ کوئی نیا ہے بلکہ اللہ کا تخلیق کائنات کا یہ پروگرام ازلی ہے یعنی جب سے اللہ کی ذات کا وجود ہے اسی وقت سے اُس کا یہ پروگرام چلا آ رہا ہے جس کو تشکیل دینے اور طے کرنے میں کوئی دوسرا قطعاً شریک نہیں۔

لہذا جو شخص تقدیر کو نہ مانے یا اس میں اپنی سوچوں کو دخل دے تو ایسا شخص بلا شک و شبہ دین اسلام سے خارج ہے اس لئے کہ اس دنیا کے دینی اور دنیاوی تمام امور تقدیر پر ہی منحصر ہیں یوں کہنا بے جا نہ ہوگا کہ جس شخص نے تقدیر کو نہ مانا تو گویا کہ اُس نے اللہ کے کسی بھی حکم یا نظام کو نہیں مانا ہے۔ اللہ کے رسول محمد ﷺ نے واضح طور پر فرمایا ہے کہ تقدیر کی وجہ سے میری امت کے دو گروہ گمراہ ہو جائیں گے اُن گروہوں کے نام لیکر فرمایا تھا کہ وہ دو گروہ (قدریہ اور جبریہ) ہیں۔

قدریہ وہ لوگ ہیں جن کا عقیدہ یہ ہے کہ اس دنیا کا نظام اللہ کی تقدیر کے مطابق نہیں چل رہا ہے بلکہ اس کا نظام خود بخود ہی چل رہا ہے اللہ کا اس میں معمولی دخل بھی نہیں ہے اس قسم کے لوگوں کو دہریہ بھی کہتے ہیں اس عقیدہ کے حامل لوگوں کا تذکرہ اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم میں

مذمت کیساتھ بیان کیا ہے ارشاد گرامی ہے: (انْ هِيَ الْاِحْيَايَةُ الدُّنْيَا نُمُوْتُ وَنَحْيُ وَمَا يُهْلِكُنَا اِلَّا الدَّهْرُ) الایہ۔ ہماری دنیاوی زندگی اس کے سوا کچھ حقیقت نہیں رکھتی کہ ہم خود اس دنیا میں جی اٹھتے ہیں اور ہم خود ہی اپنی مرضی سے مرجائیں گے اور اگر بفرض مجال کوئی ذات فنا کر سکتی ہے تو وہ ذات اللہ کی ذات نہیں بلکہ ہمیں فنا کرنے والا تو زمانہ ہے جب زمانے کو ہماری ضرورت نہ رہے تو ہمیں فنا کر دے گا

زمانے سے ان لوگوں کا مقصد اللہ کی ذات کا انکار ہے کیونکہ ان کی بات کا مقصد یہ ہے کہ ان کی موت و حیات، مرگ و زیست اور مرنے جینے کا تعلق اللہ کی ذات سے نہیں بلکہ زمانے سے ہے گویا کہ زمانہ اور اللہ کی ذات الگ الگ ہیں اور زمانے پر اللہ کا کوئی تسلط نہیں ہے اس نقطہ نظر سے یہ لوگ اللہ کی ذات کے منکر اور (دَھْرٌ) کے معترف ہونے کی وجہ سے (دَھْرِيَّة) کہلاتے ہیں یہ نظریہ الحاد اور لا دینی ہے کیونکہ یہ اسلامی نقطہ نظر سے متصادم ہے اگرچہ اسلامی نقطہ نظر سے (دَھْرٌ) بھی اللہ ہی کی ذات کو کہتے ہیں جس کی وضاحت ایک حدیث قدسی سے ہوتی ہے ارشاد ہے:

(يُؤْتِي ابْنَ آدَمَ يَسْبُ الدَّهْرَ وَاَنَا الدَّهْرُ أَقْلَبُ اللَّيْلِ وَالنَّهَارِ) آدم کا بیٹا یعنی انسان زمانے کو برا بھلا کہہ کر مجھے تکلیف دیتا ہے اس لئے کہ زمانہ تو میں خود ہی ہوں میں ہی رات اور دن کے مختلف حالات پلٹ پلٹ لاتا ہوں۔

بتایا جاتا ہے کہ دنیا کے نقشے پر چین واحد ملک ہے جہاں کے غیر مسلم باشندے دہریت اور لا دینیت کے پیروکار ہیں ویسے تو غیر آسمانی ادیان کے اکثر و بیشتر ماننے والے سب کے سب دہریہ ذہن رکھتے ہیں نیز وہ لوگ بھی دہریہ عقائد کے پیروکار ہیں جو قیامت اور قیامت میں جزا و سزا کے منکر ہیں

ہندو مت کے پیروکاروں کا عقیدہ ہے کہ یہ دنیا کبھی بھی ختم نہیں گی اور اس دنیا میں ہمیشہ کیلئے موت و حیات کا سلسلہ جاری رہے گا ہندو مذہب کی تعلیمات کے تحت ایک عقیدہ یہ بھی ہے جسے (مِتَاخُ الْاَرْوَاحِ) روحوں کی نقل مکانی کہتے ہیں اس کا مطلب یہ ہے کہ دنیا میں جب کوئی مرجاتا ہے تو اُس مرنے والے کی روح کو دنیا میں نیا آنے والے کے جسم میں ڈال دی جاتی ہے

ہندوؤں کا کہنا ہے کہ اگر مرنے والا نیک کردار تھا تو اُس کی روح کو کسی نیک شخص کے جسم میں ڈال دی جاتی ہے یہ اُس کی نیکیوں کی جزا ہے جو اُسے دنیا میں دی گئی اور اگر مرنے والا بدکار تھا تو اُس کی روح کو کسی بدکار شخص کے جسم میں ڈال دی جاتی ہے یہ اُس کی بدکاری کی سزا ہے جو اُسے دنیا میں ہی دی گئی ہے

یہ دنیا اللہ تعالیٰ کی بنائی ہوئی ہے لہذا اس پر اللہ ہی کا قانون چلے گا چنانچہ اللہ تعالیٰ نے اپنے قانون کے تحت قرآن کریم میں جگہ جگہ پر واضح کر دیا ہے کہ یہ دنیا

فانی ہے اس دنیا کے فنا ہو جانے کے بعد قیامت برپا ہوگی جس دن مرنے والے سب کے سب زندہ ہو کر میدانِ محشر میں جمع ہو جائیں گے اور سب بندوں کے اعمال کا حساب و کتاب کیا جائیگا جنت و دوزخ کی صورت میں جزا و سزا دے دی جائے گی

دینِ اسلام میں اس عقیدہ کو بنیادی اہمیت حاصل ہے یہی وجہ ہے کہ اس عقیدے کو ماننا چھارکانِ اسلام میں سے ایک بڑا رکن قرار

دیا گیا ہے جس کو مانے بغیر کسی کا ایمان قابل قبول نہیں سمجھا جاتا اور نہ ہی قیامت میں نجات کا پروانہ مل سکتا ہے
 اسلام نے (تناسخ الارواح) کے بجائے یہ عقیدہ فراہم کیا ہے کہ مرنے والوں کی روہیں کسی اور شخص یا مخلوق کے جسم میں نہیں ڈالی
 جاتیں بلکہ قیامت برپا ہونے تک نیک لوگوں اور مکمل طور پر اسلام پر چلنے والوں کی روہیں جنت کے ایک طبقہ میں بڑے عیش و آرام کیساتھ
 رکھ دی جاتی ہیں اور ان کو اعلیٰ قسم کی تیز مہک والی خوشبوؤں میں بسایا جاتا ہے جس طبقے کو (علیین) کہتے ہیں (علیین) اسم مبالغہ (علی) مفرد کی
 جمع مذکر سالم کا صیغہ ہے جس کے معنی ہیں بڑے نصیب اور بڑے مقام والے۔

پیغمبر اسلام ﷺ کے ارشاد گرامی کے مطابق (علیین) آسمان میں واقع ہے اور جنت بھی آسمان میں ہے
 اسلامی عقیدے کے مطابق اللہ تعالیٰ کے حکم سے درج ذیل مجرم قسم کے بندوں کی روہیں ان کے مرنے کے بعد دوزخ کے ایک طبقہ
 میں انتہائی ذلت و خواری کیساتھ بدبودار کپڑوں میں لپیٹ کر رکھ دی جاتی ہیں جس طبقے کو (سجین) کہتے ہیں (سجین) بھی اسم مبالغہ کا صیغہ
 ہے یہ (سجین) سے ماخوذ ہے جس کا معنی (قید خانہ) ہے لہذا (سجین) کا معنی مبالغے کے مطابق سنگین اذیتوں اور المناک عقوبتوں سے گھیرا
 ہوا قید خانہ ہوا۔ پیغمبر اسلام ﷺ کے ارشاد گرامی کے مطابق (سجین) اس کائنات ارضی کے نیچے واقع ہے۔
 چنانچہ (سجین) والوں کو ان کی بد اعمالیوں کی پاداش میں قیامت کے روز باقاعدہ طور پر دوزخ میں ڈال کر سزا دے گا۔

- ۱۔ دین اسلام کو قبول نہ کرنے والوں کو۔
- ۲۔ اسلام میں داخل ہو کر اسلام کی جڑیں کھوکھلی کرنے والوں۔
- ۳۔ فرامین پیغمبر پر قدغن لگا کر آتش الحاد سلگانے والوں کو۔
- ۴۔ خود کو قرآن اور اسلام کے دستدار گردان کر من پسند من گھڑت تفسیر و تشریح کے ذریعے سادہ لوح مسلمانوں کو اسلام سے بہکانے کا تاج
 اپنے سروں پر سجانے والوں کو۔
- ۵۔ محمد ﷺ کی ختم رسالت کے منکروں کو۔
- ۶۔ قرآن و سنت کے پیش کردہ عقائد و تعلیمات میں اپنی طرف سے رد و بدل کرنے والوں کو۔
- ۷۔ حرّات میں ملوث بدکار لوگوں کو۔
- ۸۔ فحاشی کو فروغ دینے والوں کو۔
- ۹۔ قبحہ خانوں کے محافظوں کو۔
- ۱۰۔ ناجائز ذرائع کاروبار اپنانے والوں کو۔
- ۱۱۔ سودی کاروبار میں ملوث ہونے والوں کو۔
- ۱۲۔ ظالم حکمرانوں کو۔

۱۳۔ نا انصاف قاضیوں کو۔

۱۴۔ اللہ کی سرزمین پہ خون ریزی، قتل و غارتگری، دہشت گردی، ڈکیتی کی وارداتوں کے ذریعے امنِ عامہ کو تار تار کرنے والوں کو۔

۱۵۔ انڈے کے خول میں بیٹھ کر آنکھیں بند کر کے لوگوں پر خواہ مخواہ کفر کے فتوے دینے والوں کو۔

۱۶۔ اللہ کی وسیع و عریض جنت کو مرغی کا ڈرہا سمجھنے والوں کو۔

۱۷۔ اللہ اور اُس کے رسول سے بھی چار قدم آگے بڑھ کر جنت اور دوزخ کی چابی اپنے ہاتھوں میں لیکر خوارج جیسے زندیقوں کی روش پر چلنے والوں کو۔

۱۸۔ فرعی اختلافات اور چھوٹے چھوٹے مسائل کو ہوادیکر مسلمانوں کی اجتماعیت کو نقصان پہنچانے والوں اور ڈیڑھ انچ کی مسجدیں بنانے والوں کو۔

۱۹۔ دینِ اسلام کے نظامہائے زندگی میں سے کسی بھی شعبے میں کیڑے نکالنے والوں کو۔

۲۰۔ اسلامی طرزِ معاشرت کے قیام کے مخالفوں کو۔

۲۱۔ خلافتِ اسلامیہ کے نفاذ کی راہ میں رکاوٹ ڈالنے والوں کو۔

۲۲۔ علاقائیت، لسانیات، قومیت رنگ و نسل کی برتری کی بنیاد پر وحدتِ اسلام کو پارہ پارہ کر کے پھر سے چودہ سو سال پہلے کی جاہلیت کا دور لانے کی کوشش اور تگ و دو کرنے والوں کو۔

۲۳۔ اللہ کے باغیوں کو۔

۲۴۔ دین کے غداروں کو۔

۲۵۔ خود ساختہ مذاہب کے پیروکاروں کو۔

۲۶۔ بدعات و خرافات کے دلدادوں کو۔

۲۷۔ شرکیہ اعمال و کردار کو عقیدہ تو حید کا مصنوعی لبادہ پہنانے والوں کو۔

۲۸۔ اسلام کے شفاف چہرے کو غیر اسلامی عقائد و نظریات کے ذریعے داغدار کرنے والوں کو۔

جبر یہ وہ لوگ ہیں جن کا عقیدہ یہ ہے کہ اس دنیا کا مکمل نظام اللہ کی تقدیر کے مطابق چل رہا ہے اور اس دنیا میں جو کچھ نیکی اور بدی ہو رہی ہے سب اللہ ہی کروا رہا ہے یعنی نیکی اور بدی کرنے میں انسان خود مختار نہیں بلکہ اللہ بالجبر کرواتا ہے اس وجہ سے ان لوگوں کو جبر یہ اور جہمیہ کہتے ہیں

اس عقیدے کے بانی جہم بن صفوان اور بشر مریسی ہیں ان کا کہنا ہے کہ نعوذ باللہ اللہ ظالم ہے اگر اُس نے ایسے کام کے کرنے پر کسی کو سزا دی جس کو اُس نے خود کروایا ہے

جبر یہ اور جھمبہ کا یہ عقیدہ باطل ہے اسلام کا اس بارے میں صحیح عقیدہ یہ ہے کہ اللہ نے نیکی اور بدی سب کچھ پیدا کی ہے اور اپنے بندوں کو کھلی چھوٹ دی ہے کہ وہ اپنی عقل و دانش کو استعمال کرتے ہوئے کتاب و سنت اور آسمانی تعلیمات سے روشنی لیتے ہوئے نیکی کو اختیار کرے یا بدی کو اپنائے دنیا میں اللہ کی طرف سے کسی قسم کا کوئی جبر نہیں ہے لیکن قیامت کے روز نیکی کرنے پر جزا اور بدی کرنے پر سزا ضرور ملے گی اس سلسلے میں ذرہ برابر بھی زیادتی نہیں ہوگی۔

تقدیر کا عنوان وہ عنوان ہے جو کلی طور پر انسانوں کی سمجھ میں نہیں آسکتا اس لئے اس میں چہ مے گوئی اور زیادہ تحقیق کرنے سے اللہ اور اُس کے رسول محمد ﷺ دونوں نے سختی کیساتھ روکا ہے
 غیر، جمع، اُغیاؤ، (علاوہ۔ سوائے۔ حرفِ استثناء (إلا) کا ہم معنی ہے یہ عام طور پر مضاف استعمال ہوتا ہے اس کا مضاف الیہ اسم ظاہر بھی ہوتا ہے اور اسم ضمیر بھی

دونوں صورتوں میں لفظ (غیر) پر ماقبل عامل کے مطابق اعراب پڑھا جاتا ہے اور مضاف الیہ بدستور مجرور ہی ہوتا ہے
 فرق صرف اتنا ہے کہ اسم ظاہر مضاف الیہ لفظوں میں مجرور ہوتا ہے جبکہ مضاف الیہ بننے والی ضمیر صرف ایک صورت میں مجرور ہوتی ہے جب لفظ (غیر) سے پہلے آنے والا عامل جردینے والا ہو یا کسی متبوع مجرور کا تابع بن کے آئے اب آپ پوری بحث کی تفصیلی مثالیں ملاحظہ کریں جیسے:

(ما جَاءَ غَيْرُ زَيْدٍ) زید کے علاوہ کوئی بھی نہیں آیا

اس مثال میں (غیر) کا اعراب مرفوع ہے کیونکہ یہ (جَاءَ) فعل لازم کا فاعل ہے اور یہ بات تو بچہ بچہ جانتا ہے کہ فاعل ہمیشہ مرفوع ہوتا ہے

(مَا زُرْتُ غَيْرَ زَيْدٍ) میں زید کے سوا کسی سے بھی نہیں ملا

اس مثال میں (غیر) کا اعراب منصوب ہے کیونکہ یہ (زُرْتُ) فعل متعدی اور اُس کے فاعل کا مفعول بہ ہے اور یہ بات تو مشہور ہے کہ مفعول بہ ہمیشہ منصوب ہوتا ہے

(مَا رُحْتُ اِلَى غَيْرِ زَيْدٍ) میں زید کے علاوہ کسی اور کی طرف نہیں گیا

اس مثال میں (غیر) کا اعراب مجرور ہے کیونکہ اس سے پہلے (الی) حرف جر آیا ہے اور یہ بات سب جانتے ہیں کہ حرف جر اپنے بعد آنے والے بعد آنے

والے ہر اسم ظاہر کو لفظوں میں مجرور کر دیتا ہے

(مَا ذَهَبْتُ اِلَى غَيْرِهِ) میں اس کے علاوہ کسی کی طرف نہیں گیا

اس مثال میں لفظ (غیرہ) کی ضمیر لفظوں میں مجرور ہے اس کی وجہ یہ ہے اس کا مضاف جو کہ لفظ (غیر) ہے وہ حرف جر (الی) کی وجہ

سے مجرور ہے اور یہ نحوی قانون ہے کہ اس طرح کی ترکیبِ اضافی والی ضمیر مجرور متصل پر لفظوں میں ہی جر پڑھا جاتا ہے جہاں سے پہلے سترہ حروفِ جارہ میں سے کوئی بھی حرفِ جر آئے جیسے:

(الی غیر ہ۔ الی غیر ہما۔ الی غیر ہم۔ الی غیر ہن۔)

درج بالا چار ضمائر مجرور متصلہ ہمیشہ لفظوں میں مجرور پڑھی جائیں گی جب ان سے پہلے کوئی بھی حرفِ جر آئے جیسے سب گزری ہوئی مثالیں ہیں یا مجرور کے تابع ہو کر آئے جیسے:

(زَيْدٌ يُعْرِفُ غَيْرِ اسْمِهِ) زید اپنے نام کے بغیر جانا جاتا ہے۔ یعنی وہ اپنے لقب یا کنیت یا تخلص سے پہچانا جاتا ہے درج بالا مثال میں (اسْمِهِ) کی ضمیر مجرور متصل لفظ (غَيْرِ) کے تابع ہو کر آنے کی وجہ سے مجرور ہوئی ہے

گزہ۔ مصدر ہے۔ (نا پسند کرنا۔ نہ چاہنا۔ انکار کرنا۔ مشقت یا تکلیف۔ اذیت یا تنگی۔ جبر کرنا)

شبی۔ جمع اشیاء (موجود چیز جس کے بارے میں کچھ جانا جاسکے اور اس کے متعلق دوسروں کو آگاہ کیا جاسکے۔ کوئی بھی مادہ۔ ہر مخلوق کو کہا جاتا ہے)

بَعْضٌ۔ جمع۔ اَعْوَضٌ (کسی چیز کا کچھ حصہ، تھوڑا حصہ، اگر وہ چیز عددوں میں ہو تو چند عدد۔ ایک عدد۔ چند چیزیں یا چند لوگ۔ مچھر کا کاٹنا۔ کئی حصوں میں بانٹنا)

مَالٌ۔ جمع۔ اَمْوَالٌ (سرمایہ۔ جمع پونجی۔ صلاحیت کو بھی مال کہا جاتا ہے کیونکہ اس کے ذریعے انسان مال کما سکتا ہے)

سَمْعٌ۔ جمع۔ اَسْمَاعٌ۔ اَسْمَعٌ (کانوں سے سننا۔ قوتِ سماعت۔ کانوں کے سننے کی طاقت۔ کان کو بھی کہا جاتا ہے جس طرح آذان بھی کہتے ہیں جو کہ (اُدُنٌ) کی جمع ہے)

مَوْجٌ۔ جمع۔ اَمْوِاجٌ (پانی کی لہر۔ تھیٹرے۔ پانی کی طغیانی۔ پانی کی سرکشی۔ دریا یا سمندر کے پانی کا چڑھ آنا یا بڑھ جانا)

نَارٌ۔ جمع نِيرانٌ۔ اَنْوَارٌ۔ نِيرانٌ (آگ۔ ہر شعلہ والی چیز۔ ہر جلانے والی چیز۔ ہر بھڑک اٹھنے والی چیز جو ککڑی، کوندہ، تیل، گیس، ڈیزل، پیٹرول وغیرہ سے حاصل کی جاتی ہے)۔

رَسٌّ (کنواں۔ پرانا کنواں۔ درختوں کا جھنڈ یا جنگل۔ علامت یا نشان۔ کسی چیز کی ابتدا یا پہلا حصہ)۔

نَوْمٌ۔ مصدر ہے (نیند۔ سو جانا)۔

قَبْضٌ۔ مصدر ہے۔ (سمیٹ لینا۔ انگلیوں کے کنارے سے چیزوں کو پکڑ لینا۔ ہاتھ روک لینا۔ کسی شخص کو کام کرنے سے روک لینا۔ کنارہ۔ روح کو قبض کر لینا۔ فوت کر دینا۔ جان نکال لینا۔ قبضہ کرنا۔ وصول کر لینا۔ پکڑ لینا۔ تھام لینا۔ کسی مجرم یا ملزم کو گرفتار کرنا۔ کسی بھی چیز سے مٹھی بھرنا)۔

جَمْعٌ۔ جمع۔ جُمُوعٌ۔ جَمَاعَاتٌ (فوج۔ لوگوں کا ایک بڑا گروہ۔ اتفاق و اتحاد۔ ایک)۔

شرعی اصطلاح میں قیامت کے دن کو یوم الجمع کہا جاتا ہے کیونکہ اُس دن سب لوگوں کو میدانِ حشر میں جمع کیا جائے گا۔ عرف عام میں کسی بھی اجتماع والے دن کو یوم الجمع کہا جاتا ہے (فُوجُ - جمع - فُؤُوجُ (لوگوں کا ایک گروہ - لشکر کا ایک دستہ - سپاہی - محافظ -

عرف عام یا اصطلاح میں فوج نوجوانوں کا وہ حصہ ہے جس کو ملک و قوم اور مذہب و ملت نیز سرحدوں کی حفاظت کیلئے مختص کیا جاتا ہے جن کو باقاعدہ ماہانہ تنخواہیں دی جاتی ہیں اور کیمپوں اور بیرکوں میں بسایا جاتا ہے تاکہ بوقتِ ضرورت اُن کو مہم پر روانہ کیا جاسکے۔ فوج کا باقاعدہ سلسلہ خلیفہ ثانی امیر المؤمنین عمر بن الخطابؓ نے قائم کیا تھا جو اب تک جاری ہے)

رَهْطٌ - جمع - اَرْهَطٌ - اَرْهَاطٌ - رُهْطٌ (بڑے بڑے لقمے بنا کر کھانا کھانا - قوم - قبیلہ - لوگوں کا ایک گروہ جس میں تین اشخاص کم از کم شامل ہوں)

صَرْحٌ - جمع - صُرُوحٌ - اَصْرَاحٌ - اَصْرِحَةٌ (محل - خوبصورت عمارت - صراحت کرنا - وضاحت کرنا - کھول کھول کر بیان کرنا) کُشْرٌ - مصدر ہے

(اکٹھا کرنا یا جمع کرنا - کسی شخص کو اُس کے وطن سے بلوا کر جلا وطن کر دینا -

شرعی اصطلاح کے مطابق قیامت کے دن سب لوگوں کو میدانِ حشر میں جمع کرنا تاکہ اُن کے اعمال کا حساب و کتاب کیا جائے اُن کو اُن کی نیکی یا بدی کی بنیاد پر جزا و سزا دی جائے -

مَدٌّ - ج - مَدُّوْدٌ - اَمْدَاؤُ (کھینچنا - لمبا کرنا - مدد کرنا - دستگیری کرنا - ہاتھ بڑھانا - علم تجوید کی اصطلاح میں حروفِ مدّہ یعنی واو الف اور یا ساکنہ کو تلفظ کرنے میں اپنی اصل مقدار سے زیادہ لمبا کر کے پڑھنا مد کہلاتا ہے - ڈھیل دینا - مہلت یا فرصت دینا -)

عَزَمٌ - ج - عَزَائِمٌ (ارادہ کرنا - قصد کرنا - کسی کام کو کرنے کی نیت کرنا - پکا ارادہ کرنا - حقیقت پر اترنا - ثابت قدم رہنا - عزمہ یعنی کسی کھانے کی یا خوشی کی تقریب میں شرکت کی دعوت دینا) وَهْنٌ - ج - اَوْهَانٌ - وَهُونٌ - مصدر بھی ہے

(جسمانی طور پر بہت زیادہ کمزور ہونا اور کام کاج کرنے کی ہمت نہ رہنا - ڈھیلا ہو جانا - آسان ہونا - معمولی حیثیت کا حامل ہونا - بے حیثیت ہونا - لالچی ہونا - دنیا طلبی کا شکار ہونا) رَبَطٌ - ج - رُبُوطٌ - رَوَابِطٌ - مصدر بھی ہے

(باندھنا - جوڑنا - تعلق قائم کرنا - ترتیب دینا - خود کو کسی کام کے پابند کرنا - دل بندھانا - حوصلہ دلانا دل بڑھانا)

مَشَى (پیدل چلنا - قدموں کی چال - روانہ ہونا - جانا -)

بَيْنٌ (جدائی - ناچاکی - ناراضگی - دشمنی - فساد یا بگاڑ - دوری - درمیان - نمایاں ہونا - رشتہ داری - کنارہ - دور دراز علاقہ)

قَتْلٌ (کسی کو جان سے مار دینا۔)

وَيْلٌ (ہلاکت۔ تباہی۔ بربادی۔ افسوس۔ جہنم کی ایک وادی یا طبقہ۔ عذاب۔ ناخوشگوااری)

وَجْهٌ - ج - وَجُوهُ - اَوْجُهُ - اَجْوَةٌ

(چہرہ جس پر آنکھیں، ناک اور منہ کے اعضاء ہیں۔ سبب۔ علت۔ وجہ۔ قسم۔ قصد، ارادہ و نیت۔ عزت۔ ذات یا جسم۔ آمنے سامنے۔۔ طرف یا جانب۔ طریقہ۔ اسلوب۔ رضا یا خوشنودی۔ کسی بھی چیز کے شروع کا حصہ سامنے کا حصہ۔ صَدْرٌ کا مترادف۔ قوم کا سربراہ۔ صاحبِ عزت)

سَبَقٌ (سبقت لے جانا۔ آگے بڑھ جانا۔ پہل کرنا۔ وقت گزر

جانا۔ دوڑ کا مقابلہ۔ ریس لگانا)

ذَرْعٌ - ج - اَذْرُعٌ (پورا ہاتھ۔ کلائی۔ ناپنا تولنا)

لَهْوٌ - مصدر ہے

(کھیل اور تماشہ۔ ڈھول باجا۔ کوئی بھی چیز جو انسان کو غفلت میں ڈال دے یا غافل بنا دے اور اللہ کی یاد یا عبادت میں رکاوٹ بن جائے جیسے ٹی وی، میلہ، فلم، ویڈیو، سرکس وغیرہ دیکھنا یا میچ دیکھنا یا کھیل اور تماشہ کے کاموں میں خود شرکت کرنا۔ توجہ ہٹ جانا۔ کھیل تماشہ کا دلدادہ و شوقین ہونا)

بَسَطٌ (پھیلا دینا۔ بچھا دینا۔ دسترخوان بچھا دینا۔ کوئی سا بچھونا بچھا دینا۔ وسیع کرنا۔ کشادہ کرنا۔ تفصیل سے بیان کرنا۔ تتر بتر کر دینا۔ بے ترتیب کر دینا)

ضَعْفٌ - مصدر ہے

(کمزوری۔ ناتوانی۔ لاغری)

بَعَثٌ - ج - بُعُوثٌ - مصدر بھی ہے

(لشکر۔ فوج۔ بھیجنا۔ روانہ کرنا۔ ارسال کرنا۔ زندہ کر کے اٹھانا۔ مرنے کے بعد زندہ کر کے اٹھانا۔ دستہ۔ ٹولہ۔ انبیاء بھیجنا۔ شرعی

اصطلاح میں قیامت کا ایک نام)

طَبَعٌ - ج - طَبَاغٌ - طَبَاغٌ - مصدر بھی ہے

(طبیعت۔ مزاج۔ فطرت۔ عادت۔ اطوار۔ طباعت کرنا یا چھاپنا۔ مہر لگا دینا۔)

وَقْرٌ - ج - وُقُورٌ - اَوْقَارٌ - مصدر بھی ہے

(پردہ۔ ڈاٹ۔ بھاری وزن۔ برسات سے لدا ہوا بادل۔ سوراخ بند کرنے کی چیزین۔ روک۔ بوجھ یا وزن، عزت اور وقار سے

رہنا۔)

بَئْت (پھیلانا۔ بڑھانا۔ زیادہ کرنا۔ عام کرنا۔ تتر بتر کرنا۔ بے ترتیب کر دینا۔ مشہور کرنا۔ راز فاش کرنا۔ نشر کر دینا۔ پیدا کرنا۔ گردوغبار کو اڑا دینا۔ منتشر کر دینا۔ سخت

ترین افسردگی۔ تی وی یارڈیو پر کسی پروگرام کو نشر کرنا یا ریلے کرنا)

کُوْنُ جَمْع۔ اَکُوْنُ۔ مصدر بھی ہے (پیدا ہونا۔ وجود میں آنا۔ ہو جانا۔ بن جانا۔ دنیا۔ کائنات۔ مخلوقات۔ موجودات۔ عالم وجود۔ ہونا) صَبْر (برداشت کرنا۔ ظلم زیادتی کو سہہ کر جو ابی کاروائی نہ کرنا اور خاموشی اختیار کر لینا۔ تنگی، مصیبت اور آزمائش میں صبر کرنا۔ ڈٹ جانا۔ ثابت قدم ہونا۔ مصبر بوٹی کالیپ کرنا۔ کسی چیز کا ڈھیر بنانا۔ روک کے رکھنا)

صَوْت۔ ج۔ اَصْوَات (آواز۔ اطلاع۔ آگہی۔ کلام۔ قول۔ گفتگو۔ دعوت۔ نداء۔ نشریات۔ اچھا تذکرہ۔ اچھی شہرت۔ ریڈیو) غَضُّ (چشم پوشی کرنا۔ نگاہوں کو ہٹالینا۔ نگاہیں جھکا لینا۔ نگاہیں نیچی کرنا۔ آواز کو پست کرنا یا کم کرنا۔ کسی کو اہمیت نہ دیتے ہوئے نگاہ پھیر لینا۔ کسی کی قدر و منزلت کو کم کرنا)

غَضُّ (گلے میں کھانا یا بیدی وغیرہ کا اٹک جانا جس سے سانس بند ہو جائے۔ کسی جگہ کا عام لوگوں یا مہمانوں سے کچھ کھج بھر جانا۔ نَسْل (اولاد۔ بچے۔ سلسلہ ولادت۔ سلسلہ پیدائش۔)

مَلَأُ (بھر دینا۔ سیر کر دینا۔ پیک کرنا)

فَخَّن (گاڑی، کشتی، ریل یا کسی گودام میں مال بھرنا۔ کسی قلمی یا مزدور پر سامان لاد

دینا۔ مال چڑھانا۔ لوڈ کرنا۔ مال لوڈ کر کے روانہ کر دینا۔ کسی کے بارے میں کینہ رکھنا۔ دشمنی کرنا۔ کارگو چلانا۔ فارورڈنگ ایجنسی چلانا)

نَسَى (بھول جانا۔ بھلا دینا۔ فراموش کرنا۔ یاد نہ کرنا)

عَرَش۔ ج۔ اَعْرَاش۔ عُرُوش۔ عُرُوش۔ عَرِشَة۔ عَرَائِش (بادشاہ کا تخت۔ بلندی۔ حکومت کی کرسی۔ محل۔ گھر کی چھت۔ خیمہ۔ ٹینٹ۔ پرندے کا گھونسلہ۔ چھپر۔ انگوروں کی حفاظت کیلئے بنائے جانے والا چھتہ یا لکڑیوں اور چھڑیوں کا چھپر۔)

با۔ اِسْمِ ثَلَاثِي مَزِيدِيه کے اوزان

اِسْمِ ثَلَاثِي مَزِيدِيه کے لامحدود اوزان ہیں اس کے تحت درج ذیل اسماء ہیں جن کو علماء گرامر نے بڑی تحقیق کیساتھ بیان کر دیا ہے ان اسموں کو جدا جدا طور پر جاننے سے ہمیں الفاظ کے اندر موجود حروفِ اصلیہ اور زائدہ کا واضح طور پر پتہ چل سکتا ہے

ا۔ وہ تمام مفرد مذکر کے الفاظ جن میں تین حروفِ اصلیہ کے علاوہ ایک حرفِ زائدہ موجود ہے

ب۔ وہ تمام مفرد مؤنث کے الفاظ جن میں تین حروفِ اصلیہ کے علاوہ ایک سے زیادہ حروفِ زائدہ موجود ہیں جن حروفِ زائدہ کو مؤنث کی

علامت کے طور پر اضافہ کیا گیا ہے اس قسم کے الفاظ کی تین ذیلی اقسام ہیں۔ (مؤنث لفظی۔ مؤنث مقصورہ۔ مؤنث ممدودہ) ج۔ وہ تمام مفرد مؤنث کے الفاظ جن میں تین حروفِ اصلیہ کے علاوہ کوئی نہ کوئی حرفِ زائد موجود ہے جس کو مؤنث کی علامت کے طور پر اضافہ نہیں کیا گیا ہے جیسا کہ بعض مؤنث معنوی کا حال ہے

د۔ وہ تمام تشنیہ کے الفاظ جن میں تین حروفِ اصلیہ کے علاوہ دو حروفِ زائدہ موجود ہیں

ج۔ وہ تمام جمع مذکر سالم کے الفاظ جن میں جمع بنانے کی خاطر (واو اور نون) کا اضافہ کیا گیا ہے

ھ۔ وہ تمام جمع مؤنث سالم کے الفاظ جن میں جمع بنانے کی خاطر (الف اور تا) کا اضافہ کیا گیا ہے

و۔ وہ تمام جمع مکسر کے الفاظ جن میں جمع بنانے کی خاطر کم از کم ایک حرف کا اضافہ کیا گیا ہے

ز۔ وہ تمام جمع مکسر کے الفاظ جن میں جمع بنانے کی خاطر دو حروف کا اضافہ کیا گیا ہے

ح۔ وہ تمام جمع مکسر کے الفاظ جن میں جمع بنانے کی خاطر تین حروف کا اضافہ کیا گیا ہے

ط۔ ثلاثی مجرد کے اوزانِ مصادر میں سے وہ تمام اوزان جن میں تین حروفِ اصلیہ کے علاوہ حروفِ زائدہ بھی ہیں جن کو مختلف اضافی معانی

کے حصول کے لئے اضافہ کیا گیا ہے

ی۔ ثلاثی مزید فیہ کے تمام اوزانِ مصادر جن میں ایک سے لیکر چار حروفِ زائدہ کو اس لئے اضافہ کیا ہے تاکہ ان حروف کے اضافے سے

مختلف نئے معانی حاصل ہوں جن کا تعلق خاصیاتِ ابواب سے ہے

ک۔ ثلاثی مجرد کے تمام اسمِ الفاعل کے الفاظ خواہ ان کا تعلق ہفت اقسام میں سے کسی بھی قسم سے ہو یا ثلاثی مجرد کے ابواب میں سے کسی بھی

باب سے ہو

ل۔ ثلاثی مزید فیہ کے تمام اسمِ الفاعل کے الفاظ خواہ ان کا تعلق ہفت اقسام میں سے کسی بھی قسم سے ہو یا ثلاثی مزید فیہ کے ابواب میں سے کسی بھی

باب سے ہو

ن۔ ثلاثی مجرد کے تمام اسمِ المفعول کے الفاظ خواہ ان کا تعلق ہفت اقسام میں سے کسی بھی قسم سے ہو یا ثلاثی مجرد کے ابواب میں سے کسی بھی

باب سے ہو

س۔ ثلاثی مزید فیہ کے تمام اسمِ المفعول کے الفاظ خواہ ان کا تعلق ہفت اقسام میں سے کسی بھی قسم سے ہو یا ثلاثی مزید فیہ کے ابواب میں سے کسی

بھی باب سے ہو

ع۔ صفاتِ مشبہہ کے تمام الفاظ جن میں تین حروفِ اصلیہ کے علاوہ کوئی نہ کوئی زائد

حرف بھی ہو خواہ ان صفات کا تعلق ہفت اقسام میں سے کسی بھی ثلاثی مجرد کے باب سے ہو

ف۔ اسمِ المبالغہ کے تمام اوزان جن میں مبالغے کا معنی پیدا کرنے کیلئے حروف کا اضافہ کیا گیا ہے

ص۔ اسم التفضیل کے تمام الفاظ جن میں معنوی برتری پیدا کرنے کیلئے حروف کا اضافہ کیا گیا ہے

ض۔ اسم الالہ کے تمام اوزان

ظ۔ اسم الظرف کے تمام اوزان

غ۔ اسم نسبت کے تمام الفاظ

جیم۔ اسم رباعی مجرد کے اوزان

علماء گرامر کی تحقیق کے مطابق اسم رباعی مجرد کے صرف چھ اوزان منظر عام پر آئے ہیں جو کہ ذیل میں درج کئے جا رہے ہیں یہ بات اچھی طرح ذہن نشین کر لیجئے کہ رباعی کے اوزان کے ذریعے صرف چار حروفِ اصلیہ والے الفاظ کی شناخت کی جاتی ہے ان اوزان کے ہم

وزن الفاظ ثلاثی مجرد اور مزید فیہ کے مقابلے میں بہت ہی کم استعمال ہیں

فُعَلِّلٌ، فِعْلَلٌ، فُعْلَلٌ، فِعْلَلٌ، فُعْلَلٌ، فُعْلَلٌ،

اوزان موزونات اور ان کے معانی

فُعْلَلٌ (مرد کا نام۔ خر بوزہ۔ گدھا۔ نہر۔ پانی سے بھری نہر۔

لَمَلَمٌ)

خُظَلٌ (اندرائے کا پھل)

قُرْقُفٌ)

حَدَرَدٌ)

عَنْبَرٌ (ایک بڑی مچھلی)

فِعْلَلٌ زَبْرَجٌ (باریک بادل۔ سرخ بادل۔ سونا)

سَمْسَمٌ)

مَرْعَزٌ)

فُعْلَلٌ بُرْشُنٌ (شیر کے نیچے۔)

سُنْدُسٌ (ریشم)

بُرْجُدٌ)

عُرْفُطٌ)

دُمْلُجٌ)

فُسْتُقُ، ()

بُؤُؤُ، ()

سُنْبُلُ، (اناج کی بھالی)

زُحْرُفُ (بظاہر سچ بنائی ہوئی چیز)

فِعْلَلُ، هِرْزُرُ، (شیر)

قَمَطْرُ، ()

فِطْحَلُ، ()

فِعْلَلُ، دِرْهَمُ، (چاندی کاسکھ یا کاغذ کا نوٹ۔ عرب امارات میں رائج الوقت کرنسی

ہجْرَعُ، (لمبے قد والا کبڑا مرد)

فُعْلَلُ، جُحْدَبُ، (لمبی ٹانگوں والی سبز رنگ کی ٹڈیاں)

طُحْلَبُ، ()

جُرْشَعُ، ()

دال۔ اِسْمِ رَبَاعِيْ مَزِيْدِيَّهْ كَے اوزان

اِسْمِ رَبَاعِيْ مَزِيْدِيَّهْ كَے پانچ اوزان ہیں اِن اوزان كَے الفاظ بھی بہت ہی قلیل الاستعمال ہیں اِسی لئے اِن اوزان كَے ہم وزن الفاظ كی

بڑی قلت ہے ذیل میں آپ كی اِفادیت كیلئے اوزان بمعہ ہم وزن الفاظ دئے جاتے ہیں

فَعْلَلُ، فَعْلَلُ، فِعْلِيلُ، فَعْلُولُ، فِعْلَالُ،

اوزان ہم وزن الفاظ اور اُن كَے معانی

فَعْلَلُ، غَضَنْفَرُ، (شیر)

عَقْقَقْلُ، ()

وَرَنْكَلُ، ()

حَبَبَطَلُ، ()

فَعْلَلُ، قَرَنْفَلُ، (لونگ)

فِعْلِيلُ، حَلْبَيْتُ،

عَفْرِيَّتْ (قوی ہیکل جن۔ بڑے قد و قامت والا جن۔ کچم شجیم جن۔ بہت بڑا دیو)

قَدْرِيْلٌ (لالین۔ دا۔ چراغ۔ قمتے۔ فانوس)

فَعْلُوْلٌ (سُخُوْنٌ) ()

قُدْمُوْسٌ ()

فِعْرَالٌ (ضِرْغَامٌ) ()

ہا۔ اسمِ خماسی مجرد کے اوزان

اسمِ خماسی مجرد کے اوزان بھی علماء گرامر کی تحقیق کے مطابق کل چھ ہیں ذیل
قارئین کے استفادے کیلئے اوزان کیساتھ ان کے ہم وزن الفاظ بھی دئے گئے ہیں
فَعْلَلٌ، فَعْلَلٌ، فَعْلَلٌ، فَعْلَلٌ، فَعْلَلٌ، فَعْلَلٌ

اوزان ہم وزن الفاظ اور ان کے معانی

فَعْلَلٌ (سَفْرَجَلٌ) (ایک پھل کا نام ہے جس کو بھی دانہ کہتے ہیں)

يَلْمَمٌ (یمن کا ایک علاقہ ہے جو حج بیت اللہ کرنے آئیوالوں کیلئے میقات ہے جہاں سے احرام باندھ کر اندر

داخل ہوا جاتا ہے یہ میقات ان تمام مسلمانوں کیلئے ہے جو اس راستے سے مکہ میں حج یا عمرہ کی نیت سے داخل ہونا

چاہتے ہیں

عَجَسٌ ()

فَعْلَلٌ (جَحْرَشٌ) ()

فَعْلَلٌ (قِرْطَعْبٌ) ()

اِسْطَبَلٌ ()

فَعْلَلٌ (قُدْعَمِلٌ) ()

فَعْلَلٌ (عُرْبَيْقٌ) ()

فَعْلَلٌ (هُنْدَلِجٌ) ()

واو۔ اسمِ خماسی مزید فیہ کے اوزان

علماء گرامر کی تحقیق کے مطابق اسمِ خماسی مزید فیہ کے بھی پانچ اوزان ہیں ذیل میں ان اوزان کے ساتھ ان کے ہم وزن الفاظ بھی

دئے جاتے ہیں

فَعَلَّلَيْلٌ ، فَعَلَّلُولٌ ، فَعَلَّلَيْلٌ ،

اوزان ہم وزن الفاظ اور ان کے معانی

فَعَلَّلَيْلٌ خَنْدَرِيسٌ (پرانی شراب)

مَرْمَرِيسٌ ()

فَعَلَّلُولٌ يَسْتَعْوِرٌ ()

مَرْمَرِيسٌ ()

فَعَلَّلَيْلٌ كُنَّا بَيْلٌ ()

جیسے:

الفاظ، جمع مذکر

الفاظ مفرد مذکر

أَجْسَامٌ بہت سے بدن

جِسْمٌ کوئی ایک بدن

أَرْجُلٌ بہت سی ٹانگیں

رِجْلٌ کوئی ایک ٹانگ

قُرُودٌ - قَرَدَةٌ بہت سے بندر

قَرْدٌ کوئی ایک بندر

جُلُودٌ بہت سی کھالیں

جِلْدٌ کوئی ایک کھال یا چمڑا۔

درج بالا سب الفاظ اسمائے مفردہ ہیں اور ان میں جتنے بھی حروف ہیں سب اصلی ہیں۔

جبکہ فعلوں میں حروف اصلی کو پہچاننے کیلئے ہر فعل ثلاثی مجرد اور ہر فعل رباعی مجرد کے مفرد مذکر غائب کے صیغے کو معیار ٹھہرایا جاتا ہے

کیونکہ ثلاثی مزید فیہ اور رباعی مزید فیہ کے جتنے بھی ابواب ہیں وہ سب اسی مفرد مذکر غائب کے صیغے میں مختلف حروف کے اضافے کے

ذریعے بنائے جاتے ہیں جیسے:

(ذَهَبٌ) سے (أَذْهَبَ) (ذَهَبَ) (تَذَهَّبَ)

(كَرَمٌ) سے (أَكْرَمَ) (كَرَّمَ) (تَكَرَّمَ) (تَكَرَّمَ)

چنانچہ جو فعل جس وزن پر فٹ بیٹھ جائے اُس کو اسی باب سے جوڑ دیا جاتا ہے علماء صرف نے ان ابواب کی پہچان کے لئے ان میں

سے ہر باب کے مصدر کو اُس باب کا نام قرار دیا ہے جس کا اطلاق ثلاثی مجرد کے علاوہ سب ابواب پر ہوتا ہے کیونکہ ثلاثی مجرد کے ابواب کی

پہچان ہر باب کے ماضی اور مضارع دونوں کے تلفظ سے ہوتی ہے نہ کہ ان کے مصادر سے۔

مصادر سے ان ابواب کی پہچان اس لئے نہیں ہو سکتی کیونکہ ثلاثی مجرّد کے ابواب کے مصادر پینیس (۳۵) سے متجاوز ہیں اس لئے کسی ایک وزن کو بطور نام کے مقرر نہیں کیا جاسکتا

دوسری وجہ یہ بھی ہے کہ اکثر مصدر سے کئی کئی ابواب مستعمل ہیں جیسے (فَعَلَ) کا وزن ہے اس وزن پر (ضَرَبَ) (نَصَرَ) (فَتَحَ) (جَهَلَ) (حَسَبَ) سب پڑھے جاتے ہیں۔

ان مصادر میں سے پہلا مصدر (باب فَعَلَ يَفْعَلُ) سے ہے بروزن (ضَرَبَ يَضْرِبُ ضَرْبًا)

دوسرا (باب فَعَلَ يَفْعَلُ) سے ہے بروزن (نَصَرَ يَنْصُرُ نَصْرًا)

تیسرا (باب فَعَلَ يَفْعَلُ) سے ہے بروزن (فَتَحَ يَفْتَحُ فَتْحًا)

چوتھا (باب فَعَلَ يَفْعَلُ) سے ہے بروزن (جَهَلَ يَجْهَلُ جَهْلًا)

پانچواں (باب فَعَلَ يَفْعَلُ) سے ہے بروزن (حَسَبَ يَحْسِبُ حَسَبًا)

اب آپ درج بالا مصادر کے لغوی معانی ملاحظہ کریں:

ضَرَبَ - کسی بھی ذریعے سے مارنا پیٹنا۔ ہاتھ پیر سے گٹائی کرنا۔ سفر کرنا یا چلنا پھرنا۔ تقسیم کرنا یا بانٹنا۔ مثال بیان کرنا۔ ضرب دینا جو کہ علم ریاضی کا ایک فارمولا ہے۔

نَصَرَ - مدد کرنا۔ کسی کے کام آنا۔ ساتھ دینا۔

فَتَحَ - کسی بھی بند چیز کو کھول دینا۔ شروع یا آغاز کرنا۔ جنگ یا لڑائی کے ذریعے کسی ملک یا بستی پر قبضہ کر لینا۔ دشمنوں کو شکست دینا۔ کشادگی اور آسودہ حالی پیدا کرنا۔ سوراخ کرنا

جَهَلَ - انجان یا ناواقف ہونا۔ بے خبر ہونا یا لاعلم ہونا۔ اوت پٹانگ حرکتیں کرنا۔ احمقانہ رویے سے پیش آنا۔

حَسَبَ - گمان کرنا۔ گننا یا شمار کرنا۔

اس طرح کی بیشمار مثالیں اور بھی ہیں جن کو ہم مصادر اور ان کے ابواب کے مخصوص عنوانات کے تحت ضرور بیان کریں گے انشاء اللہ

العزیز۔

۱- فاعِلٌ یہ وزن ثلاثی مجرّد کے چھ ابواب کیلئے مشترکہ وزن ہے

۲- مُفْعَلٌ یہ وزن باب افعال کا اسم الفاعل کہلاتا ہے

۳- مُفَعَّلٌ یہ وزن باب تفعیل کا اسم الفاعل کہلاتا ہے

۴- مُفَاعَلٌ یہ وزن باب مُفاعلہ کا اسم الفاعل کہلاتا ہے

۵- مُتَفَاعَلٌ یہ وزن باب تفاعل کا اسم الفاعل کہلاتا ہے

- ۶۔ مُتَّفَعِلٌ ” یہ وزن بابِ تَفَعُّلِ کا اسمِ الفاعل کہلاتا ہے
- ۷۔ مُتَّفَعِلٌ ” یہ وزن بابِ اِنْتِعَالِ کا اسمِ الفاعل کہلاتا ہے
- ۸۔ مُتَّفَعِلٌ ” یہ وزن بابِ اِنْفِعَالِ کا اسمِ الفاعل کہلاتا ہے
- ۹۔ مُسْتَفْعِلٌ ” یہ وزن بابِ اِسْتِفْعَالِ کا اسمِ الفاعل کہلاتا ہے
- ۱۰۔ مُفْعَلٌ ” یہ وزن بابِ اِفْعَالِ کا اسمِ الفاعل کہلاتا ہے
- ۱۱۔ مُفْعَالٌ ” یہ وزن بابِ اِفْعِيَالِ کا اسمِ الفاعل کہلاتا ہے
- ۱۲۔ مُفْعُولٌ ” یہ وزن بابِ اِفْعِيَالِ کا اسمِ الفاعل کہلاتا ہے
- ۱۳۔ مُفْعُولٌ ” یہ وزن بابِ اِفْعِيَالِ کا اسمِ الفاعل کہلاتا ہے
- ۱۴۔ مُفْعَلٌ ” یہ وزن بابِ فَعْلَلَةٍ وَفَعْلَالِ ” کا اسمِ الفاعل کہلاتا ہے
- ۱۵۔ مُتَّفَعِلٌ ” یہ وزن بابِ تَفَعُّلِ ” کا اسمِ الفاعل کہلاتا ہے
- ۱۶۔ مُفْعَلٌ ” یہ وزن بابِ اِفْعَالِ کا اسمِ الفاعل کہلاتا ہے
- ۱۷۔ مُفْعَلٌ ” یہ وزن بابِ اِفْعَالِ کا اسمِ الفاعل کہلاتا ہے

درج بالا اوزان میں سے (پہلا وزن) جو کہ (فاعل ’ ہے) یہ ثلاثی مجرد کے چھ کے چھ ابواب کیلئے مشترک وزن ہے اور (نمبر دو) سے لیکر (نمبر تیرہ) شامل سب اوزان ثلاثی مزید فیہ کے (بارہ ابواب) میں سے ہر ایک کیلئے الگ الگ اوزان ہیں جن میں سے آخری (دو اوزان) بہت ہی کم استعمال ہیں اسی لئے علمائے صرف نے ان دو ابواب کو ابوابِ شاذہ قرار دیا ہے اور (چودھواں نمبر وزن) رباعی مجرد کے لئے ہے اور (پندرہواں، سولہواں، سترہواں) رباعی مزید فیہ کے ابواب کیلئے ہیں

یاد رہے کہ (۱۷) میں سے ہر ایک کے ماتحت چھ چھ الفاظ ہیں (جن کو بنانے

کا مفصل طریقہ جامع عربی گرامر کے پہلے حصے میں اسمِ الفاعل کے عنوان میں آپ پڑھ چکے ہیں) چھ میں سے تین مذکر کیلئے اور تین مؤنث کیلئے ہیں اور تین میں سے ایک مفرد (ایک کی عدد) دوسرا تثنیہ (دو کی عدد) اور تیسرا جمع (دو سے زیادہ کی عدد) کیلئے ہے چنانچہ (سترہ) کو چھ پر ضرب دینے سے کل (ایک سو دو) اسمِ الفاعل کے الفاظ وجود میں آتے ہیں۔

اسموں کا تعلق اگر کسی شخص یا چیز سے ہو جس پر کسی قسم کا مادّی یا معنوی فعل سرزد کیا گیا ہو تو اس طرح کے اسموں کو اسمِ المفعول کہتے ہیں۔ یاد رہے کہ اسمِ المفعول کو ظاہر کرنے والے بنیادی الفاظ کی تعداد بھی بائیس (۲۲) ہے اور بائیس میں سے ہر ایک کے ماتحت چھ چھ الفاظ ہیں چھ میں سے تین مذکر کیلئے اور تین مؤنث کیلئے ہیں اور ہر تین میں سے ایک مفرد (ایک کی عدد) کیلئے دوسرا تثنیہ (دو کی عدد) کیلئے اور تیسرا جمع (دو سے زیادہ کی عدد) کیلئے ہے چنانچہ بائیس کو چھ پر ضرب دینے سے کل ایک سو بیس اسمِ المفعول کے الفاظ وجود میں آتے ہیں۔

ان کو بھی نوٹ کریں:

اسموں کا تعلق اگر کسی مادّی یا معنوی فعل سرزد ہونے یا سرزد کئے جانے والے آلے (ذریعہ) سے ہو تو ایسے اسموں کو اسم الالہ کہتے ہیں اس کے ماتحت بھی بنیادی طور پر صرف چھ الفاظ ہیں جن میں سے تین مذکر کیلئے اور تین مؤنث کیلئے ہیں اور ہر تین میں سے ایک مفرد (ایک کی عدد) کیلئے دوسرا تثنیہ (دو کی عدد) کیلئے اور تیسرا جمع (دو سے زیادہ کی عدد) کیلئے ہے۔

اسم الالہ کیلئے ہمیشہ (مُفْعَلٌ) کا وزن استعمال کیا جاتا ہے جیسے (مُسْمَعٌ) سننے کیلئے استعمال ہونے والا کوئی ایک (مذکر) آلہ (مُسْمَعَانِ) سننے کیلئے استعمال ہونے والے کوئی سے دو (مذکر) آلے (مَسَامِعٌ) سننے کیلئے استعمال ہونے والے دو سے زیادہ (مذکر) آلات (مُسْمَعَاتٌ) سننے کیلئے استعمال ہونے والا کوئی ایک (مؤنث) آلہ (مُسْمَعَاتَانِ) سننے کیلئے استعمال ہونے والے کوئی سے دو (مؤنث) آلے (مُسْمَعَاتٌ) سننے کیلئے استعمال ہونے والے دو سے زیادہ (مؤنث) آلات۔

اسم الالہ کے اوزان صرف ثلاثی مجرد کے مصادر یا افعال سے بنائے جاتے ہیں یہی وجہ ہے کہ (ثلاثی مزید فیہ) و (رباعی مجرد) و (رباعی مزید فیہ) کیلئے اسم الالہ کے الفاظ عربوں سے منقول نہیں ہیں۔ یہ بات اچھی طرح ذہن نشین کر لیجئے کہ اسم الالہ کے طور پر استعمال ہونے والی سب کی سب اشیاء غیر عاقل ہوا کرتی ہیں اسلئے اسم الالہ میں جمع مذکر سالم کا صیغہ قطعاً استعمال نہیں کیا جاتا کیونکہ یہ صیغہ عقلاء کیلئے خاص ہے عقلاء کی فہرست میں انسان، ملائکہ اور جنات شامل ہیں۔ اسلئے اسم الالہ میں جمع مذکر کے صیغے کی جگہ پر جمع مکسر منتہی الجموع (مَفَاعِلٌ) کا صیغہ استعمال کرنا ہرگز نہ بھولیں۔

اسموں کا تعلق اگر کسی مادّی یا معنوی فعل سرزد ہونے یا سرزد کئے جانے والے مقام (جگہ) سے ہو تو ایسے اسموں کو اسم ظرف مکان کہتے ہیں اس کے بھی بنیادی طور بائیس (۲۲) اوزان ہیں اور ہر وزن کے ماتحت چھ الفاظ ہیں جن میں سے تین مذکر کیلئے اور تین مؤنث کیلئے ہیں اور ہر تین میں سے ایک مفرد (ایک کی عدد) کیلئے دوسرا تثنیہ (دو کی عدد) کیلئے اور تیسرا جمع (دو سے زیادہ کی عدد) کیلئے ہے۔

یاد رہے کہ اسم ظرف مکان ہر فعل لازم و متعدّی سے یکساں طور پر کلام عرب میں مستعمل ہے۔ ثلاثی مجرد کے ابواب سے ظرف مکان کے الفاظ مضارع مکسور العین سے (مَفْعَلٌ) مکسور العین استعمال ہوتا ہے جبکہ مضارع مفتوح العین و مضموم العین استعمال ہونے والے الفاظ سے ظرف مکان (چند گنے چنے الفاظ کے علاوہ) سب کے سب (مَفْعَلٌ) مفتوح العین ہی استعمال ہوتے ہیں:-

جیسے (يَصْبِرُ) و (يَرِثُ) سے (مُصْبِرٌ صبر کرنے کی کوئی ایک جگہ) و (مُورِثٌ وارث بننے یا وارث بنانے کی کوئی ایک جگہ) (يَعْلَمُ) سے (مُعَلِّمٌ مدد ہونے یا مدد کیجانے والی کوئی ایک جگہ) و (مُعَلَّمٌ معلومات حاصل کرنے یا علم حاصل کرنے کی کوئی ایک جگہ)۔

لیکن (ثلاثی مزید فیہ) و (رباعی مجرد) و (رباعی مزید فیہ) کے ابواب سے اسم ظرف مکان کے طور انہی ابواب کے اسم

المفعول کے الفاظ کو بعینہ کلام عرب میں استعمال کیا جاتا ہے البتہ جمع مذکر کے وزن کیلئے جمع مذکر سالم کا صیغہ استعمال کرنے کے بجائے جمع مکسر (منتہی الجموع) کا وزن (مفاعل) استعمال کیا جاتا ہے یاد رکھئے کہ ان ابواب کے لئے ظرف مکان کے طور پر الگ سے الفاظ عربوں سے منقول نہیں ہیں۔ لہذا اسم المفعول اور ظرف مکان دونوں میں معنوی فرق کرنا نہ بھولئے اور یہ بات تو مشہور سی بات ہے کہ ان ابواب کے اسم المفعول و ظرف مکان فعل مضارع مجہول کی طرح حرف آخر سے پہلے والے حرف کو مفتوح (زبر کیساتھ) پڑھا جاتا ہے اور حرف آخر کو تہوین کیساتھ پڑھا جاتا ہے جب اس کے شروع میں (اَل) تعریفیہ نہ پڑھا جائے اگر (اَل) پڑھا جائے تو اسم المفعول و ظرف مکان دونوں کے آخری حرف پر تہوین نہیں پڑھی جائے گی بلکہ صرف ایک ہی حرکت پڑھی جائے گی اور ہر صورت میں فعل مضارع مجہول سے علامت مضارع کو ہٹا کر اس کی جگہ پر (میم مضمومہ) پڑھنا نہ بھولئے جیسے (يَكْرُمُ) فعل، مضارع مجہول سے اسم المفعول و ظرف مکان کے طور پر یاد رکھئے کہ ظرف مکان میں جمع مذکر سالم کا صیغہ قطعاً استعمال نہیں ہوا کرتا کیونکہ ظروف جتنی بھی ہیں سب کی سب غیر عاقل اشیا ہوتی ہیں جنکے لئے جمع

مذکر سالم کا صیغہ قطعاً استعمال نہیں کیا جاتا کیونکہ یہ صیغہ عاقل مخلوق کیلئے خاص ہے یاد رہے کہ عقلاء کی فہرست میں صرف اور صرف انسان، ملائکہ اور جنات شامل ہیں۔ جیسے (مكْرُم) دو سے زیادہ عزت افزائی کرنے والی جگہیں۔

اسموں کا تعلق اگر کسی ایسے لفظ سے ہو جو کسی شخص یا چیز کی فطری یا اخلاقی خوبی و خامی کو بیان کرے تو اس طرح کے اسموں کو صفات مشبہہ کہتے ہیں۔ صفات مشبہہ کے کم و بیش بائیس بنیادی (۲۲) اوزان ہیں اور ہر وزن کے ماتحت چھ چھ الفاظ ہیں تین مذکر کیلئے ہیں اور تین مؤنث کیلئے ہیں نیز ہر تین میں سے ایک مفرد (ایک کی عدد) کیلئے دوسرا تثنیہ (دو کی عدد) کیلئے اور تیسرا جمع (دو سے زیادہ کی عدد) کیلئے ہے جیسے:

فطری و اخلاقی طور پر خوبصورت کوئی ایک شخص	جَمِيلٌ - حَسَنٌ - حَسِينٌ
فطری طور پر دو خوبصورت یا نیک کردار اشخاص	جَمِيْلَانِ - حَسَنَانِ - حَسِيْنَانِ
فطری طور پر دو سے زیادہ خوبصورت یا نیک کردار	جَمِيْلُوْنَ - اَجْمَلٌ - حَسُوْنَ

فطری طور پر ایک خوبصورت یا نیک کردار خاتون	جَمِيْلَةٌ - حَسَنَةٌ - حَسِيْنَةٌ
فطری طور پر دو خوبصورت یا نیک کردار خواتین	جَمِيْلَاتِنِ - حَسَنَاتِنِ - حَسِيْنَاتِنِ
فطری طور پر دو سے زیادہ خوبصورت یا نیک کردار خواتین	جَمِيْلَاتٌ - حَسَنَاتٌ - حَسِيْنَاتٌ
فطری طور پر بھینگی آنکھ سے دیکھنے والا۔	اَعْوَرٌ - اَعْوَالٌ

فطری طور پر بھینگی آنکھ سے دیکھنے والے دو اشخاص	اَعْوَرَانِ - اَعْوَالَانِ
فطری طور پر بھینگی آنکھ سے دیکھنے والے دو سے زیادہ اشخاص	اَعْوَرُونَ - اَعْوَرُونَ - اَعَاوِرًا حَاوِلًا
فطری طور پر بھینگی آنکھ سے دیکھنے والی ایک خاتون	عَوْرَاءٌ - حَوَالَاءٌ
فطری طور پر بھینگی آنکھ سے دیکھنے والی دو خواتین	عَوْرَاوَانٍ - حَوَالَاوَانٍ
فطری طور پر بھینگی آنکھ سے دیکھنے والی دو سے زیادہ خواتین	عَوْرَاوَاتٌ - حَوَالَاوَاتٌ
ایک فطری یا جذباتی بہادر شخص	شُجَاعٌ
دو فطری یا جذباتی بہادر اشخاص	شُجَاعَانِ
دو سے زیادہ فطری یا جذباتی بہادر اشخاص	شُجَاعُونَ - شُجَعَانٌ - أَشْجَاعٌ
ایک فطری یا تخیلاتی بزدل شخص	جَبَانٌ
دو فطری یا تخیلاتی بزدل اشخاص	جَبَانَانِ
دو سے زیادہ فطری یا تخیلاتی بزدل اشخاص	جَبَانُونَ - أَجْبَانٌ

اسموں کا تعلق اگر ایسے الفاظ سے ہو جو کسی شخص یا چیز کو (فطری، اخلاقی،، ماڈی اور معنوی خامی و خوبی) میں دوسرے اشخاص یا دوسری اشیاء کے مقابلے میں زیادہ آراستہ ظاہر کرتے ہوں تو ایسے اسموں کو اسم تفضیل کہتے ہیں۔ اسم تفضیل کے تحت بھی بنیادی طور پر چھ اوزان ہیں تین مذکر کیلئے اور تین مؤنث کیلئے اور ہر تین میں سے ایک مفرد (ایک کی عدد) کیلئے دوسرا تثنیہ (دو کی عدد) کیلئے اور تیسرا جمع (دو سے زیادہ کی عدد) کیلئے ہے۔

یاد رکھئے کہ اسم تفضیل کے الفاظ صرف ثلاثی مجرّد کے تمام (لازم و متعدی) ابواب سے اصولی طور پر استعمال ہوتے ہیں (ثلاثی مزید فیہ) (رباعی مجرّد) اور رباعی مزید فیہ) سے اسم تفضیل کے الفاظ قطعاً استعمال نہیں کئے جاتے۔ اچھی طرح ذہن نشین کر لیجئے کہ اسم تفضیل کے اصولی الفاظ جملوں میں تین مرکزی و بنیادی طریقوں سے بولے جاتے ہیں۔ یاد رہے کہ تینوں بنیادی طریقوں میں سے صرف پہلے طریقے میں اسم تفضیل کے الفاظ کو ظاہری طور پر (مميز مضاف) اور اسم تفضیل کے مدّ مقابل الفاظ کو ظاہری طور پر (تمیز مضاف الیہ) کہتے ہیں چنانچہ مضاف الیہ ہونے کی وجہ سے مضاف الیہ پر (جر یا کسرہ) کی حرکت پڑھی جاتی ہے جیسا کہ آئندہ کے صفحات میں مثالوں کے ذریعے واضح کیا گیا ہے نیز یاد رکھئے کہ مميز مبہم پہلو کو کہا جاتا ہے جبکہ تمیز مبہم کو واضح کرنے والے پہلو کو کہتے ہیں اس لئے کہ اسم تفضیل کے الفاظ کے فوراً بعد جب تک اسم تفضیل کے مدّ مقابل الفاظ کو بیان نہ کیا جائے تب تک اسم تفضیل کے الفاظ اپنا ترکیبی و مرادی معنی ہرگز ادا نہیں کر سکتے۔

نوٹ کر لیجئے کہ اسم تفضیل کی اس اضافت کے عنوان کو اضافت لفظی کہتے ہیں کیونکہ اس اضافت کا معنی میں کوئی دخل نہیں ہوتا بس

صرف اختصارِ عبارت اور تلفُّظ کی آسانی کی خاطر اضافت کے زاویے میں پڑھا اور لکھا جاتا ہے
 اضافتِ لفظی کا استعمال اسمِ تفضیل کے علاوہ تمام صفات کے صیغوں میں بھی ہوتا ہے جن میں اسمِ الفاعل، اسمِ المفعول، صفتِ
 مشبہہ، اسمِ المبالغہ اور اسمِ نسبت بھی شامل ہیں۔

ان کے علاوہ سب اسموں میں اضافتِ معنوی کا استعمال کیا جاتا ہے جس کا عبارت کے معنی و مفہوم میں باقاعدہ دخل ہوتا ہے کیونکہ
 اضافتِ معنوی کی عبارت میں مضاف اور مضاف الیہ کے درمیان کہیں تو (لامِ جارہِ ملکیتی یا تخصیصی) مقدر ہوتا ہے (جس کو لفظوں میں لایا
 نہیں گیا ہے) اور کہیں تو (من حرفِ جارہِ تبعیضی) مقدر ہوتا ہے (جس کو لفظوں میں لایا نہیں گیا ہے) اور کہیں تو (فی حرفِ
 جارہِ ظرفیہ) مقدر ہوتا ہے (جس کو لفظوں میں لایا نہیں گیا ہے) معنوی اضافت میں جب تک ان مقدرہ حروف کو ملحوظ نہ رکھا جائے تب تک
 اضافت کا مقصودی و مرادی معنی و مفہوم سامنے نہیں آسکتا۔ یہ حقیقت پتھر پہ لکیر کی طرح نمایاں ہے کہ اضافتِ معنویہ میں اردو زباں میں ترجمہ
 کے دوران (زید کا، چاندی کی، اللہ کے، میرا، میری، میرے، ہمارا، ہماری، ہمارے، تیرا، تیری، تیرے، تمہارے) کی جو نسبت پائی جاتی ہے
 دراصل یہ نسبت اُنہی مقدرہ حروف کے نتیجے میں ہے لیکن اسمِ تفضیل کی اضافت والی عبارتوں میں ان نسبتوں میں سے کوئی بھی نسبت پائی
 نہیں جاتی کیونکہ ان میں معنوی نسبت کے بجائے نسبتِ تقابل موجود ہے۔

یاد رکھئے کہ اضافتِ معنوی کے بلاغی فلسفے میں [۱] مضاف کو مضاف الیہ کیساتھ خاص کرنا جیسے:

(کِتَابُ اللَّهِ) اللہ کی کتاب (اسْمُ اللَّهِ) اللہ کا نام۔ اللہ کی صفت (صِفَاتُ اللَّهِ) (حُكْمُ اللَّهِ) اللہ کا حکم (رَسُولُ اللَّهِ) اللہ کا بھیجا ہوا
 پیغمبر (نَبِيُّ اللَّهِ) اللہ کے پیغامات پہنچانے والا نبی (بَيْتُ اللَّهِ) اللہ کا گھر (دِينُ اللَّهِ) اللہ کا دین۔ اللہ کا آئین۔ اللہ کا نظم و نسق۔ اللہ کا
 فیصلہ۔ اللہ کی اطاعت۔ اللہ کی روش۔ اللہ کا سلوک۔ اللہ کا مخلوق کو اپنے قانون کے ماتحت کرنا۔ اللہ کا قانون۔ اللہ کا دستور۔ اللہ کا
 پروگرام۔ اللہ کا منصوبہ۔ اللہ کا راستہ۔ اللہ کا نظامِ کائنات۔ اللہ کا نظامِ فطرت۔

اللہ کا نظامِ سلطنت۔ اللہ کا نظامِ عدل۔ اللہ کا نظامِ جزاء و سزا (أَمْرُ اللَّهِ) اللہ کا دستور۔ اللہ کا حکم۔ اللہ کا آرڈر۔ اللہ کی مرضی۔ اللہ کا فیصلہ (إِذْنُ
 اللَّهِ) اللہ کا حکم۔ اللہ کی اجازت (حَقُّ اللَّهِ) اللہ کا حق۔ اللہ کا حصہ (طَاعَةُ اللَّهِ) اللہ کے احکامات کو مان کر عمل کرنا (مَعْصِيَةُ اللَّهِ) اللہ کے
 احکامات کو نہ ماننا اور نہ پر عمل نہ کرنا (سَخَطُ اللَّهِ) اللہ کی ناراضگی (نِعْمَةُ اللَّهِ) اللہ کی نعمت۔ اللہ کا احسان (فَضْلُ اللَّهِ) اللہ کا فضل۔ اللہ کی
 مہربانی۔ اللہ کا کرم (حَمْدُ اللَّهِ) اللہ کی تعریف اللہ کی ثناء (شُكْرُ اللَّهِ) اللہ کا احسان ماننا (عَذَابُ اللَّهِ) اللہ کا عذاب۔ اللہ کی سزا (غَضَبُ
 اللَّهِ) اللہ کا غضب۔ اللہ کی ناراضگی۔ اللہ کی پھٹکار (مِلْكُ اللَّهِ) اللہ کا اختیار۔ اللہ کا کنٹرول۔ اللہ کا تصرف (قَدْرُ اللَّهِ) اللہ کا علم۔ اللہ کا
 منصوبہ۔ اللہ کی اسکیمیں (خَلْقُ اللَّهِ) اللہ کا مخلوق کو پیدا کرنا۔ اللہ کی مخلوق (ذِكْرُ اللَّهِ) اللہ کا ذکر۔ اللہ کا ذکر کرنا۔ اللہ کو یاد
 کرنا (اللہ کا چرچا کرنا۔ اللہ کا ہر وقت نام لینا) (تَقْدِيرُ اللَّهِ) اللہ کی پاکی کو بیان کرنا (عَبْدُ اللَّهِ) اللہ کا بندہ۔ اللہ
 کی مخلوق (أَمَةٌ اللَّهِ) اللہ کی لوندی۔ اللہ کی بندی (عَفْوُ اللَّهِ) اللہ کی معافی۔ اللہ کا در گذر کرنا (رَحْمَةٌ اللَّهِ) اللہ کی

رحمت اللہ کا فضل و کرم اللہ کی مہربانی (سَلَامُ اللّٰهِ) اللہ کی سلامتی اللہ کی حفاظت اللہ کی پناہ (دَفَعُ اللّٰهُ) اللہ کی حفاظت اللہ کا بچاؤ اللہ کا

دفاع اللہ کی طاقت اللہ کا زور (عَهْدُ اللّٰهِ) اللہ کا وعدہ اللہ کی ذمہ داری (أَمَانُ اللّٰهِ) اللہ کی حفاظت اللہ کی پناہ (أَرْضُ اللّٰهِ) اللہ کی زمین (بَرَكَتَةُ اللّٰهِ) اللہ کی برکت اللہ کی رحمت (عَدُوُّ اللّٰهِ) اللہ کا دشمن اللہ کا مخالف (حَبِيبُ اللّٰهِ) اللہ کا حبیب اللہ کا پیارا اللہ کا محبوب اللہ کا پسندہ (خَلِيلُ اللّٰهِ) اللہ کا کاپیارا اللہ کا محبوب اللہ کا پسندہ (نَارُ اللّٰهِ) اللہ کی آگ (نُورُ اللّٰهِ) اللہ کا نور اللہ کا نور (قَوْلُ اللّٰهِ) اللہ کا فرمان اللہ کا ارشاد اللہ کی گفتگو اللہ کی بات چیت اللہ کی بولی اللہ کی کھاوت اللہ کا کھنا (وَجْهُ اللّٰهِ) اللہ کا چہرہ اللہ کی ذات پاک اللہ کی سمت اللہ کا رخ اللہ کی رضامندی اللہ کی خوشنودی اللہ کی رضا (نَاقَةُ اللّٰهِ) اللہ کی اونٹنی جو حضرت صالح کو بطور معجزہ ایک چٹان سے پیدا کر کے دی گئی تھی (كَلَامُ اللّٰهِ) اللہ کا فرمان اللہ کا ارشاد اللہ کی گفتگو اللہ کی بات چیت اللہ کا بولنا اللہ کی بولی (نَصْرُ اللّٰهِ) اللہ کی مدد اللہ کی تائید اللہ کی نصرت (رُؤْيَا اللّٰهِ) اللہ کا دیدار بوں کا اللہ کو دیکھنا اللہ کا بندوں کو دیکھنا (خَشْيَةُ اللّٰهِ) اللہ کا ڈر بندوں کا اللہ سے ڈرنا بندوں کا اللہ کی نافرمانی کا خوف اپنے

دلوں میں احساس کرنا (أَيَّامُ اللّٰهِ) اللہ کے تاریخی ایام جن میں اُس نے سرکش قوموں پر مختلف عذابات نازل فرمائے تھے اللہ کے مشہور دن (عِبَادَةُ اللّٰهِ) اللہ کی عبادت اللہ کی عبادت کرنا اللہ کی بندگی کرنا بندے کا اللہ کا غلام بننا بندے کا اللہ کے حضور عاجزی کرنا اللہ ہی کی عبادت کرنا (فِطْرَةُ اللّٰهِ) اللہ کا قانون اللہ کی روش اللہ کا دستور اللہ کا قانونِ فطرت اللہ کا کائنات کو بنانے کا آغاز کرنا (آيَاتُ اللّٰهِ) اللہ کے فرامین اللہ کی بھیجی ہوئی قرآنی آیتیں اللہ کے دکھائے ہوئے معجزات اللہ کی نشانیاں اللہ کی تعلیمات اللہ کے احکام و قوانین اللہ کے دلائلِ قدرت

(سَبِيلُ اللّٰهِ) (صِرَاطُ اللّٰهِ) (طَرِيقُ اللّٰهِ) (طَرِيقُ الْجَنَّةِ) (صِرَاطُ الْجَنَّةِ) (صِرَاطُ الْجَحِيمِ) (سَبِيلُ الْغَيِّ) (سَبِيلُ الْهُدَايَةِ) (مَغْفِرَةُ اللّٰهِ) (غُفْرَانُ اللّٰهِ) (ظُلُّ اللّٰهِ) (عَرْشُ الْمَلِكِ) (عَرْشُ الْمَلِكَةِ) (عَرْشُ الْإِمْبْرَاطُورِ) (عَرْشُ الْإِمْبْرَاطُورَةِ) (كُرْسِيُّ الْحَاكِمِ) (كُرْسِيُّ الْعَمِيدِ) (كُرْسِيُّ الْمُدِيرِ) (كُرْسِيُّ الرَّئِيسِ) (كُرْسِيُّ الْمُعَلِّمِ) (كُرْسِيُّ أَلِ الْحَارِسِ) (كُرْسِيُّ الْبَوَابِ) (كُرْسِيُّ الطَّالِبِ) (كُرْسِيُّ الشَّيْخِ) (كُرْسِيُّ الْقَاضِيِ) (كُرْسِيُّ الطَّيِّبِ) (كُرْسِيُّ السَّوَاقِ) (كُرْسِيُّ الْجُنْدِيِّ) (كُرْسِيُّ الْأَمِيرِ) (كُرْسِيُّ الْخَلِيفَةِ) (كُرْسِيُّ الْمُشْرِفِ) (كُرْسِيُّ الْمُنْفِثِ) (كُرْسِيُّ الْمُؤَظَّفِ) (كُرْسِيُّ الْحَكُومَةِ) (كُرْسِيُّ الْحَاكِمِ) (رِزْقُ اللّٰهِ) (سِرُّ اللّٰهِ) (شَهَادَةُ اللّٰهِ) (صَلَاةُ اللّٰهِ) (يَمِينُ اللّٰهِ) (قِسْمُ اللّٰهِ) (مُلْكُ اللّٰهِ) (مُلْكُ اللّٰهِ) (حِسَابُ اللّٰهِ)

فِضَّةٌ (أَكْوَابُ ذَهَبٍ) (أَكْوَابُ فِضَّةٍ) (كُوبُ ذَهَبٍ) (كُوبُ فِضَّةٍ) (كَاسُ مَاءٍ) (كَاسُ ذَهَبٍ) (كَاسُ فِضَّةٍ) (كَاسُ حَلِيبٍ) (إِبْرِيْقُ شَأَى) (كَاسُ مَعِيْنٍ) (إِبْرِيْقُ مَاءٍ) (مَلَأُ فِرْعَوْنَ) (مَلَأُ الْقَوْمَ) (مَلِكُ مِصْرَ) (قَوْمُ فِرْعَوْنَ) (بُعْدُ الْمَشْرِقَيْنِ) (بُعْدُ الْمَغْرِبَيْنِ) (بُعْدُ الْمَيْلِ) (بُعْدُ الْأَمْيَالِ) (بُعْدُ فَرَسَخٍ) (بُعْدُ فَرَسَخٍ) (مَسَافَةٌ مَيْلٍ) (مَسَافَةٌ أَمْيَالٍ) (مَسَافَةٌ مَيْلٍ) (مَسَافَةٌ أَمْيَالٍ) (مَسَافَةٌ مَيْلَيْنِ) (مَسَافَةٌ مَيْلَيْنِ) (مَسَافَةٌ مَيْلَيْنِ) (مَسَافَةٌ مَيْلَيْنِ)

فَرَسَخَيْنِ) (مَسَافَةٌ فَرَسَخَيْنِ) (ذِكْرُ الرَّحْمَانِ) (سَقْفُ فِضَّةٍ) (سَقْفُ ذَهَبٍ) (سَقْفُ ذَهَبٍ) (ذُونُ اللَّهِ) (ذُونُ الرَّحْمَانِ) (ذُونُهُ) (ذُونُهُمَا) (ذُونُهُمْ) (رَحْمَةُ الرَّبِّ) (بَطْشُ اللَّهِ) (بَطْشَةُ اللَّهِ) (أَخَذُ اللَّهُ) (أَخَذَةُ اللَّهِ) (بَطْشُ الرَّبِّ) (بَطْشُ رَبِّكَ) (أَخَذُ رَبِّكَ) (وَحَى اللَّهُ) (جَزَاءُ سَيِّئَةٍ) (جَزَاءُ حَسَنَةٍ) (أَقَامَةُ الصَّلَاةِ) (إِتَاءُ الزَّكَاةِ) (صَوْمُ رَمَضَانَ) (حَجُّ الْبَيْتِ) (زِيَارَةُ الْكَعْبَةِ) (زِيَارَةُ الْبَيْتِ) (زِيَارَةُ الضَّيْفِ) (زِيَارَةُ الضُّيُوفِ) (زِيَارَةُ الْأَصْدِقَاءِ) (زِيَارَةُ الْأَقْرِبَاءِ) (زِيَارَةُ الْقُبُورِ) (زِيَارَةُ الْمُقَدَّسَاتِ) (تَأْشِيرَةُ الزِّيَارَةِ) (تَأْشِيرَةُ اسْتِقْدَامِ الْعَائِلَةِ) (تَأْشِيرَةُ الزِّيَارَةِ) (تَأْشِيرَةُ الْعَمَلِ) (تَأْشِيرَةُ الْحَجِّ) (وَالْعُمْرَةِ) (تَأْشِيرَةُ الْعُودَةِ) (تَأْشِيرَةُ الْخُرُوجِ النَّهَائِيِّ) (مَتَاعُ الدُّنْيَا) (مَتَاعُ الْغُرُورِ) (حَرْثُ الدُّنْيَا) (حَرْثُ لِأَحْرَةَ) (أُمُّ الْقُرَى) (أُمَّ الْعُلُومِ) (أَبُولْعُلُومِ) (مَقَالِيدُ السَّمَوَاتِ) (مَقَالِيدُ الْأَرْضِ) (تَحْتَ الْقَدَمِ) (تَحْتَ الْأَقْدَامِ) (تَحْتَ الرَّأْسِ) (تَحْتَ الْأَرْضِ) (تَحْتَ السَّمَاءِ) (تَحْتَ السَّقْفِ) (تَحْتَ الْقُدْرَةِ) (تَحْتَ الْإِخْتِيَارِ) (تَحْتَ الْحُكُومَةِ) (تَحْتَ الدِّرَاسَةِ) (تَحْتَ الْبَحْثِ) (تَحْتَ التَّمْرِينِ) (تَحْتَ التَّدْرِيبِ) (تَحْتَ النِّظَامِ) (تَحْتَ الْوَعْدِ) (تَحْتَ الْعِلَاجِ) (تَحْتَ الْمَشُورَةِ) (دَارُ الْخُلْدِ) (دَارُ الْأَخْرَةِ) (دُخَانُ النَّارِ) (دُخَانُ السَّجَارِ) (دُخَانُ الْبَاخِرَةِ) (دُخَانُ السِّيَّارَاتِ) (دُخَانُ الْمُوقِدِ) (لَعْنَةُ اللَّهِ) (لَعْنَةُ النَّاسِ) (لَعْنَةُ الْمَلَائِكَةِ) (كَيْدُ الْكَافِرِينَ) (مَكْرُ الْكَافِرِينَ) (مَكْرُ اللَّهِ) (كَيْدُ اللَّهِ) (كَيْدُ الظَّالِمِينَ) (سَبِيلُ الرَّشَادِ) (سَبِيلُ الرَّشْدِ) (سَبِيلُ الْهُدَايَةِ) (سَبِيلُ الْهُدَى) (سَبِيلُ الْغُوَايَةِ) (سَبِيلُ الضَّلَالَةِ) (سَبِيلُ الضَّلَالِ) (سَبِيلُ الْمُؤْمِنِينَ) (سَبِيلُ الْفَلَاحِ) (سَبِيلُ الْعَافِيَةِ) (سَبِيلُ الْفِتْنَةِ) (سَبِيلُ الْفِتَنِ) (سَبِيلُ الْحَقِّ) (سَبِيلُ الشَّرِّ) (سَبِيلُ الْجَهْلِ) (خَائِنَةُ الْأَعْيُنِ) (خِيَانَةُ الْعَهْدِ) (خِيَانَةُ الْمَالِ) (كَشْفُ الضَّرِّ) (كَشْفُ الْغَمِّ) (كَشْفُ الدَّرَجَاتِ) (جُلُودُ الْمَيْتَاتِ) (جُلُودُ الْحَيَوَانَاتِ) (جُلُودُ الْأَحْيَاءِ) (جُلُودُ الْأَمْوَاتِ) (جُلُودُ السَّبَاعِ) (جِلْدُ الْإِنْسَانِ) (أَنَاءُ اللَّيْلِ) (أَنَاءُ النَّهَارِ) (سَاعَاتُ اللَّيْلِ) (سَاعَاتُ النَّهَارِ) (صَدْرُ اللَّيْلِ) (صَدْرُ النَّهَارِ) (وَجْهُ اللَّيْلِ) (وَجْهُ النَّهَارِ) (حُبُّ الْخَيْرِ) (حُبُّ الشَّرِّ) (حُبُّ الشَّهَوَاتِ) (حُبُّ النَّسَاءِ) (حُبُّ الدُّنْيَا) (حُبُّ الْأَخْرَةِ) (حُبُّ الْعَالَمِ) (حُبُّ الْعَالَمِ) (حُبُّ الْعَالَمِ) (حُبُّ الْعَالَمِ)

حُبُّ الدِّينِ) (حُبُّ الْمَالِ) (حُبُّ التَّكَاثُرِ) (حُبُّ الصَّالِحِينَ) (حُبُّ الْمَسَاكِينِ) (حُبُّ الْأَوْلَادِ) (حُبُّ الْأَهْلِ) (حُبُّ الْمُسْلِمِينَ) (حُبُّ الْأَقَارِبِ) (حُبُّ الْأَجَانِبِ) (حُبُّ الدِّينِ) (حُبُّ الْوَطَنِ) (حُبُّ الْعَائِلَةِ) (حُبُّ الْعَشِيرَةِ) (حُبُّ التَّنَزُّهِ) (حُبُّ التَّنَزُّهِ) (حُبُّ التَّنَزُّهِ) (حُبُّ التَّنَزُّهِ)

الْوَالِدَيْنِ حُبُّ الْإِخْوَانِ حُبُّ

الْأَوْجِ حُبُّ الْأَخَوَاتِ حُبُّ الْأَعْمَامِ حُبُّ الْعَمَمَةِ حُبُّ الْعَمَّاتِ حُبُّ الْخَالَاتِ حُبُّ الْخَالَ حُبُّ الْأَخْوَالِ حُبُّ
 الزَّوْجِ حُبُّ الزَّوْجَةِ حُبُّ الْأَبْنَاءِ حُبُّ الْأَبْنِ حُبُّ الْبَنَاتِ حُبُّ الْبِنْتِ حُبُّ الْجَمْعِ حُبُّ الْجَارِ حُبُّ الْجِيرَانِ حُبُّ الضَّعِيفِ حُبُّ
 الضُّعُوفِ حُبُّ الْمُتَقَدِّسَاتِ حُبُّ الصَّحَابَةِ حُبُّ الْأَنْصَارِ حُبُّ الْمُهَاجِرِينَ حُبُّ الْعَقِيدَةِ حُبُّ الْأِسْلَامِ حُبُّ الْأَصْدِقَاءِ حُبُّ الْأَخِيصِ حُبُّ
 الْحَيْمِ حُبُّ الْحَوْضِ حُبُّ الشَّجَرَةِ حُبُّ الْأَشْجَارِ حُبُّ الْغَدِيرِ حُبُّ الْحَفْرَةِ حُبُّ الْهُوَّةِ حُبُّ الْعَيْنِ حُبُّ الذَّلَّةِ حُبُّ الْهُوَانِ حُبُّ الْبُرِّ حُبُّ
 الْحَجْرِ حُبُّ الْمَاءِ حُبُّ الْخِيَالِ حُبُّ الشَّكِّ حُبُّ الضَّلَالِ حُبُّ الْجَبَلِ حُبُّ النَّارِ حُبُّ الشُّبُهَةِ حُبُّ الْعَقْلِ حُبُّ الْمَاءِ حُبُّ الْعُمُقِ حُبُّ الْحَجْرِ حُبُّ
 الْبُرِّ حُبُّ الْحَفْرَةِ حُبُّ الْعَقْلِ حُبُّ الشَّيْطَانِ حُبُّ رَأْسِ الشَّيْطَانِ حُبُّ رَأْسِ الْأَصْبَعِ حُبُّ رَأْسِ الْأَصَابِعِ حُبُّ رَأْسِ الْخَلَائِقِ حُبُّ رَأْسِ
 الْأَسْتِ حُبُّ رَأْسِ الْقَلَمِ حُبُّ رَأْسِ الْأَقْلَامِ حُبُّ رَأْسِ الْجِبَالِ حُبُّ رَأْسِ الْجِبَالِ حُبُّ رَأْسِ الْجَبَلِ حُبُّ قَمَّةِ الْجَبَلِ حُبُّ نَصْرِ الْمُؤْمِنِينَ حُبُّ نَصْرِ الْمُحْسِنِينَ حُبُّ نَصْرِ الْمُتَّقِينَ حُبُّ رَأْسِ
 الْإِنْسَانِ حُبُّ رَأْسِ الْخَيْوَانِ حُبُّ رَأْسِ الْقَوْمِ حُبُّ رَأْسِ الْجَبَلِ حُبُّ رَأْسِ

[۲] مضاف بننے والی شیء مضاف الیہ کی ملکیت ہونا ظاہر کرنا [۳] مضاف کے عموم کو ختم کر کے نکرہ سے معرفہ بنانا [۴] عبارت کو مختصر کر کے جامع بنانا [۵] تلفظ کو آسان کرنا شامل ہے۔

(پہلا طریقہ) اضافت کیساتھ۔ (دوسرا طریقہ) من حرف جر کیساتھ۔ (تیسرا طریقہ) ال تعریفیہ کیساتھ۔ ذیل میں تینوں کی تفصیلات ملاحظہ کریں:-

اسم تفضیل کو اضافت کیساتھ استعمال کرنے کی کئی شکلیں ہیں سب شکلوں میں عام طور پر اسم تفضیل کے الفاظ (مذکر و مؤنث مفرد وثنیہ جمع سب کیلئے) (مذکر مفرد) ہی استعمال کئے جاتے ہیں اور مؤنث کیلئے مؤنث بھی استعمال کرنا لغت عربیہ کے محاوروں اور فصاحت و بلاغت کے منافی نہیں ہے کیونکہ اس طرح کے استعمالات فصیح اللسان عرب ادباء و شعراء کے منظوم و منثور کلاموں میں منقول ہیں نیز اسم تفضیل کے الفاظ کو مذکر و مؤنث دونوں کی جمع کیلئے جمع مکتسر کے صیغے کیساتھ بھی پڑھا اور لکھا جاسکتا ہے جیسے (أَحَابِسُكُمْ) (أَحَابِسُهُمْ) (أَحَابِسُنَا) اس لغت کا استعمال خاتم النبیین سیدنا محمد ﷺ کے فرمان پاک میں بھی موجود ہے جس کو امام بخاری رحمہ اللہ نے اپنی کتاب صحیح بخاری میں نقل کیا ہے جس کے الفاظ یہ ہیں (إِنَّ حَيَاةَ رُكْمٍ أَحَابِسُكُمْ أَخْلَاقًا) لوگو! تمہارے معاشرے کے لوگوں میں سے زیادہ بہتر وہ لوگ ہیں جو تم میں سیرت کے لحاظ سے زیادہ اچھے ہوں۔ اس حدیث میں اسم تفضیل کے الفاظ کو جمع کی تعداد کیلئے جمع کے صیغے میں ہی استعمال کیا گیا ہے۔

پہلی شکل تو یہ ہے کہ اسم تفضیل کے لفظ کو اس کے مد مقابل کیساتھ اس طرح جوڑ کر جملے میں استعمال کریں کہ اُس کا مد مقابل (مفرد و نکرہ مجرور) ہو یعنی وہ لفظ ایک کی عدد کو ظاہر کرنے والا ہونے کیساتھ (ال تعریفیہ) کے بغیر (دوسری) کی متعین کیساتھ استعمال ہو جیسے (أَعْرُ مَكَانٍ) سب جگہوں میں سے زیادہ عزت والی جگہ (خَيْرُ جَلِيسٍ) سب ساتھیوں میں سے زیادہ بہتر ساتھی (أَصْدَقُ قَائِلٍ) بات کرنے والوں میں سے سب سے زیادہ سچ گو (أَعْظَمُ دَرَجَةٍ) درجوں میں سے سب سے بڑا درجہ (أَكْرَمُ ضَيْفٍ) مہمانوں میں سے سب سے زیادہ معزز

مہمان (أَفْضَلُ عَمَلٍ) عملوں میں سے زیادہ بہتر عمل۔ (أَنْفُسُ مَالٍ) سب سے زیادہ قیمتی سرمایہ۔

اسم تفضیل کو اضافت کیساتھ استعمال کرنے کی دوسری شکل یہ ہے کہ اسم تفضیل کے لفظ کو اُس کے مدّ مقابل کیساتھ اس طرح جوڑ کر جملے میں استعمال کریں کہ اُس کا مدّ مقابل (جمع نکرہ مجرور) ہو۔ یعنی وہ لفظ دو سے زیادہ کی عدد کو ظاہر کرنے والا ہونے کیساتھ (اَلْ تَعْرِيفِيَّةِ) کے بغیر دوزیر کی تنوین کیساتھ استعمال ہو جیسے (اَحْسَنُ رِجَالٍ) مردوں میں سے زیادہ نیک صورت و خوب سیرت شخص (اَجْمَلُ نِسَاءٍ) عورتوں میں سے زیادہ نیک صورت و خوب سیرت خاتون (اَشْهَرُ بِلَادٍ) ملکوں یا شہروں میں سے زیادہ مشہور ملک یا شہر (اَرْحَ تِجَارَاتٍ) کاروباروں میں سے زیادہ نفع بخش کاروبار (اَسْوَأُ اَعْمَالٍ) عملوں میں سے زیادہ بُرا عمل (اَظْلَمُ حُكَّامٍ) حکمرانوں میں سے زیادہ ظالم حکمران (اَنْكَرُ اَصْوَاتٍ) آوازوں میں سے زیادہ نفرت آمیز آواز (اَسْرَعُ سَيَّارَاتٍ) گاڑیوں میں سے زیادہ تیز رفتار گاڑی (اَعْظَمُ سُكَّانٍ) رہائش پذیر لوگوں میں سے زیادہ تر (اَقْلُ اُجُورٍ) اجرتوں میں سے کم سے کم اجرت (اَخْسَرُ اَعْمَالٍ) عملوں میں سے زیادہ نقصان دہ عمل (شَرُّ اَمَلِيَّةٍ) جگہوں میں سے بدترین جگہ۔

اسم تفضیل کو اضافت کیساتھ استعمال کرنے کی تیسری شکل یہ ہے کہ اسم تفضیل کے لفظ کو اُس کے مدّ مقابل کیساتھ اس طرح جوڑ کر جملے میں استعمال کریں کہ اُس کا مدّ مقابل (مفرد معرّف باللام مجرور) ہو یعنی وہ لفظ ایک کی عدد کو ظاہر کرنے والا ہونے کیساتھ (اَلْ تَعْرِيفِيَّةِ) کیساتھ مجرور بھی استعمال ہونے کی تنوین کیساتھ مستعمل ہو جیسے (خَيْرُ الْبَهْدِيِّ) (اَحْسَنُ الْخَدِيثِ) (اَقْلُ الْقِيَمَةِ) (اَشَدُّ الْبَلَاءِ) اسم تفضیل کو اضافت کیساتھ استعمال کرنے کی چوتھی شکل یہ ہے کہ اسم تفضیل کے لفظ کو اُس کے مدّ مقابل کیساتھ اس طرح جوڑ کر جملے میں استعمال کریں کہ اُس کا مدّ مقابل (ثنیہ معرّف باللام مجرور) ہو یعنی وہ لفظ دو کی عدد کو ظاہر کرنے والا ہونے کیساتھ (اَلْ تَعْرِيفِيَّةِ) کیساتھ (اِغْرَابِ حَرَفِي) کیساتھ مجرور بھی استعمال ہونے کی تنوین کیساتھ مستعمل ہو جیسے (اَعْجَبُ الْاُمْرِيْنَ) (اَحَبُّ الْاُمْرِيْنَ) (اَطْوَلُ الْاَجْلِيْنَ) (اَصْدَقُ الْقَوْلِيْنَ) (اَرْحَمُ الْاَشْمَنِينِ) (اَعْلَى الْاَشْمَنِينِ) (اَرْفَعُ الْمَكَانِيْنَ) (اَكْمَلُ الْاَلْتَابِيْنَ) (اَتَمُّ الْاُمْرِيْنَ) (اَطْوَلُ الْمَسَافَتِيْنَ) (اَصْدَقُ الْقَوْلِيْنَ) (اَلَّذِي الطَّعَامِيْنَ) (اَنْفَعُ الدَّوَانِيْنَ) (اَنْفُسُ الْمَالِيْنَ) (اَقْرَبُ الْاَجَابِيْنَ) (اَسْعَدُ الدَّارِيْنَ) (اَهْوَنُ الْاَبْلَاغِيْنَ) (اَحْوَطُ الْاَجَابِيْنَ) (اَرْحَجُ الْاَلْفَتِيْنَ) (اَسْعَدُ الرَّجَلِيْنَ) (اَقْوَى الْاَبْلَغِيْنَ) (اَعَدَى الْعَدُوِّينِ) (اَوْفَى الصَّدِيقِيْنَ)

اسم تفضیل کو اضافت کیساتھ استعمال کرنے کی پانچویں شکل یہ ہے کہ اسم تفضیل کے لفظ کو اُس کے مدّ مقابل کیساتھ اس طرح جوڑ کر جملے میں استعمال کریں کہ اُس کا مدّ مقابل (ضمیر مجرور متصل) ہو۔ اس صورت میں اسم تفضیل کا لفظ بہر حال مفرد ہوگا جبکہ اُس کے ساتھ آنے والے اسم ضمیر کی چھ صورتیں استعمال کیجا سکتی ہیں [۱] مفرد مذکر غائب [۲] ثنیہ مذکر غائب [۳] جمع مذکر غائب [۴] مفرد مؤنث غائب [۵] ثنیہ مؤنث غائب [۶] جمع مؤنث غائب [۷] مفرد مذکر مخاطب [۸] ثنیہ مذکر مخاطب [۹] جمع مذکر مخاطب [۱۰] مفرد مؤنث مخاطب [۱۱] ثنیہ مؤنث مخاطب [۱۲] جمع مؤنث مخاطب [۱۳] مفرد متکلم [۱۴] جمع متکلم ان صورتوں کی بالترتیب مثالیں ملاحظہ فرمائیں

(أَحْسَنُ - أَجْمَلُ، خَيْرُهُ) (أَحْسَنُهُمَا - أَجْمَلُهُمَا - خَيْرُهُمَا)

(أَحْسَنُهُمْ) (أَحْسَنِيهَا) (أَحْسَنُهُمْ) (أَحْسَنُ) (أَحْسَنُهَا) (أَحْسَنُوا) (أَحْسِنُوا) (أَحْسَنِي) (أَحْسِنَا) یاد رہے کہ اسم تفضیل کے الفاظ جب ضمیروں کیساتھ مستعمل ہوں تو ان کے مدِّ مقابل (مضاف الیہ تمیز) پر لفظوں میں (جر یا کسرہ نہیں پڑھا جاتا کیونکہ ضمیریں مبنی ہوتی ہیں ان پر ہر حالت میں اپنا بنیادی اعراب پڑھا جاتا ہے نہ کہ بعد میں داخل ہونے والے عوامل کا اعراب۔ چنانچہ ان الفاظ میں مضاف الیہ کا اعراب جریا کسرہ لفظوں میں تلفظ کرنے کے بجائے ذہن میں تصور کر لیا جاتا ہے۔ اس قسم کے اعراب کو اعراب تقدیری، اعراب حکمی اور اعراب تصوّر راتی کہتے ہیں یہ اعراب ضمیروں کے علاوہ ان تمام اسموں پر پڑھا جاتا ہے جنکو عربی گرامر کی زبان میں مبنیات کہتے ہیں اور بعض اسماء معربہ پر بھی اعراب تقدیری پڑھا جاتا ہے [۱] ہر اسم مقصور پر رفع، نصب و جر کی تینوں حالت اعراب میں جیسے (بذہ عَصَا) حالت رفع میں (أَخَذْتُ عَصَا) حالت نصب میں (ضَرَبْتُ بِعَصَا) حالت جر میں۔ ان تینوں مثالوں میں لفظ (عَصَا) کے الف پر عوامل اعراب کے تبدیل ہونے کے باوجود ایک ہی قسم کا اعراب پڑھا گیا ہے [۲] ہر اسم منقوص پر رفع و جر کی دو حالتوں میں جیسے (الرَّسُولُ بَادٍ) حالت رفع میں (أَطَعْتُ بَادِيًا) حالت نصب میں (أَصْغَيْتُ إِلَى بَادٍ) حالت جر میں۔ ان تینوں مثالوں میں سے پہلی مثال میں لفظ (بَادٍ) کا اعراب مرفوع ہونے کے باوجود لفظوں میں رفع کا تلفظ نہیں کیا گیا ہیادرتیسری مثال میں لفظ (بَادٍ) کا اعراب مجرور ہونے کے باوجود جر کا اعراب اُس کے اصل محلّ اعراب (بَادِيًا) کی (یا) پر نہیں پڑھا گیا ہے اور (دال) پر جو (جر) نظر آ رہا ہے وہ اُس کا اصل اعراب نہیں ہے کیونکہ یہ (جر) تو (یا) کو حذف کرنے کے بدلے میں

پڑھا گیا ہے جس کو (تنوین عوض) کہا جاتا ہے [۳] ہر جمع مذکر سالم کے اُس لفظ پر جس کو واحد متکلم کی (یا) کی ضمیر کیساتھ جوڑ کر (اضافت نسبت یا ندائیہ خطاب کے طور پر استعمال کیا گیا ہو جس پر حالت رفع میں اعراب تقدیری پڑھا جاتا ہے۔ جیسے (هَذَا مَسْتَمِعِي) اضافت اور نسبت کیلئے (مَسْتَمِعِي الْكِرَام!) اضافت، نسبت اور ندائیہ خطاب سب کیلئے۔ پہلی مثال میں (مَسْتَمِعِي) پر رفعی حالت میں اُس کا اپنا اصلی اعراب دینے کے بجائے اعراب تقدیری پڑھا گیا ہے اسی وجہ سے (وَ اَوْ) کو لفظوں میں تلفظ نہیں کیا گیا ہے۔

اسم تفضیل کو اضافت کے ساتھ استعمال کرنے کی پانچویں شکل یہ ہے کہ اسم تفضیل کے لفظ کو اُس کے مدِّ مقابل کیساتھ اس طرح جوڑ کر جملے میں استعمال کریں کہ اُس کا مدِّ مقابل (جمع معرّف باللام مجرور) ہو۔ یعنی وہ لفظ دو سے زیادہ کی عدد کو ظاہر کرنے والا ہونے کے ساتھ (ال تعریفیہ) کے ساتھ استعمال ہونے کہ تنوین کیساتھ مستعمل ہو جیسے (أَحَبُّ الْأَعْمَالِ) عملوں میں سے زیادہ پسندیدہ (أَفْضَلُ الْبِلَادِ) ملکوں یا شہروں میں سے زیادہ بہتر ملک یا شہر (أَشْرَفُ الْأَحْسَابِ وَالْعَائِلَاتِ وَالْأُسْرُ) خاندانوں، گھرانوں اور کنبوں میں سے زیادہ معرّز (أَشَجُّ النَّاسِ) لوگوں میں سے بہادر ترین شخص (أَجْبَنُ النَّاسِ) لوگوں میں سے بزدل ترین شخص (أَجْمَلُ الرَّجَالِ وَالنِّسَاءِ) مردوں اور عورتوں میں سے خوبصورت

غَفَرَ يَغْفِرُ (غُفْرًا، مَغْفِرَةً، غُفْرَانًا) فَهُوَ غَافِرٌ وَغَفِيرٌ وَغُفُورٌ وَغَفَّارٌ وَغَفِيرٌ وَغُفَّارٌ

قَبِضَ يَقْبِضُ (قَبْضًا، قَبْضَةً) فَهُوَ قَابِضٌ وَقَبِيضٌ وَقَبَّاضٌ وَقَبِيضٌ وَمِقْبَاضٌ

خَفِضَ يَخْفِضُ (خَفْضًا) فَهُوَ خَافِضٌ وَخَفِيضٌ وَخَفِيضٌ وَمِخْفَاضٌ وَخَفَّاضٌ

عَدَلَ يَعْدِلُ (عَدْلًا، عَدُولًا، عُدُولًا، عَدَالَةً) فَهُوَ عَادِلٌ وَعَدِيلٌ وَعَدْلٌ وَعَدَلٌ وَعَدَّالٌ وَعَدَّيْلٌ وَمِعْدَالٌ

وَكَالَ يَكِيلُ (وَكَالًا، وَكَالَةً، وَكَالًا، كِلَةً) فَهُوَ وَكِيلٌ وَوَكِيلٌ وَوَكِيلٌ وَوَكَّالٌ وَمِكَوَالٌ

قَدَرَ يَقْدِرُ (قَدْرًا، قِدْرًا، مَقْدَرًا، مَقْدَرَةً، مَقْدِرَةً، قُدْرَةً) فَهُوَ قَادِرٌ وَقَدِيرٌ وَقَدِيرٌ وَقَدَّارٌ

قَسَطَ يَقْسِطُ (قَسْطًا، قِسْطًا، قِسْطًا، قِسْطًا) فَهُوَ قَاسِطٌ وَقَسِيطٌ وَقَسِيطٌ

هَدَى يَهْدِي (هَدْيًا، هِدَايَةً) فَهُوَ هَادٍ

وَجَدَ يَجِدُ (وَجْدًا، وَجْدًا، جِدَةً، وَجْدَانًا، وَجُودًا) فَهُوَ وَاجِدٌ وَوَجِيدٌ

قَدَسَ يَقْدِسُ (قُدْسًا، قُدْسًا، قُدْسًا، قُدْسًا، مَقْدِسًا) فَهُوَ قَادِسٌ وَقَدِيسٌ وَقُدُوسٌ

صَبَرَ يَصْبِرُ (صَبْرًا، صَبْرَةً، صُبُورًا) فَهُوَ صَابِرٌ وَصَبِيرٌ وَصَبُورٌ وَصَبْرَانٌ وَصَبَّارٌ وَصَبِيرٌ

ذَلَّ يَذِلُّ (ذَلًّا، ذَلًّا، ذَلًّا، ذَلًّا، ذَلًّا، مَذَلَّةً) فَهُوَ ذَالٌ وَذَلِيلٌ وَذَلَّالٌ وَذَلُولٌ وَذَلَّالٌ وَذَلِيلٌ

نَقَمَ يَنْقِمُ (نَقْمًا، نِقْمًا، نِقْمَةً) فَهُوَ نَاقِمٌ وَنَقِيمٌ وَنَقْمَانٌ وَنَقَامٌ

باب فَعَلَ يَفْعُلُ

بَصَرَ يَبْصُرُ (بَصْرًا، بَصَارَةً، بَصِيرَةً) فَهُوَ بَاصِرٌ وَبَصِيرٌ وَبَصْرَانٌ وَبَصَّارٌ

تَابَ يَتُوبُ (تَوْبًا، تَوْبَةً، مَتَابًا) فَهُوَ تَائِبٌ وَتَائِبٌ وَتَوَّابٌ وَتَوَّابٌ

مَتَنَ يَمْتِنُ (مَتْنًا، مَتَانَةً) فَهُوَ مَاتِنٌ وَمَتِينٌ

صَمَدَ يَصْمُدُ (صَمْدًا، صَمُودًا، صِمَادًا) فَهُوَ صَامِدٌ وَصَمِيدٌ وَصَمْدٌ وَصَمْدَانٌ وَصَمُودٌ

بَطَنَ يَبْطِنُ (بَطْنًا، بَطَانَةً) فَهُوَ بَاطِنٌ وَبَاطِنٌ وَبَطْنَانٌ وَبَطَّانٌ

رَشَدَ يَرُشِدُ (رُشْدًا، رَشْدًا، رَشَادًا، رَشَادَةً، رُشُودًا) فَهُوَ رَاشِدٌ وَرَشِيدٌ وَرَشْدَانٌ وَرَشَّادٌ

نَارَ يَنُورُ (نُورًا، نُورًا، نَارًا) فَهُوَ نَائِرٌ وَنُورٌ

قَامَ يَقُومُ (قِيَامًا، قَوْمَةً، قِيَامًا) فَهُوَ قَائِمٌ وَقَائِمٌ وَقَائِمٌ وَقَائِمٌ وَقَائِمٌ وَقَائِمٌ

حَكَمَ يَحْكُمُ (حُكْمًا، حُكُومَةً، حُكُومَةً، حِكْمَةً) فَهُوَ حَاكِمٌ وَحَاكِمٌ وَحَاكِمٌ وَحَاكِمٌ

خَلَقَ يَخْلُقُ (خَلْقًا، خُلُقًا خَلْقَةً) فَهُوَ خَالِقٌ وَخَلِيقٌ وَخَلِيقٌ وَخَلُوقٌ وَخَلْقَانٌ وَخَلَاقٌ

رَزَقَ يَرْزُقُ (رِزْقًا) فَهُوَ رَازِقٌ وَرَزِيقٌ وَرَزُوقٌ وَرَزَقَانٌ وَرَزَاقٌ

بَسَطَ يَبْسُطُ (بَسْطًا، بَسْطَةً، بَسَاطًا) فَهُوَ بَاسِطٌ وَبَسِيطٌ وَبَسْطَانٌ وَبَسَاطٌ

مَجَدَّ يَمَجِّدُ (مَجْدًا) فَهُوَ مَا جَدُّ وَمَجِيدٌ وَمَجْدَانٌ وَمَجَادٌ

شَكَرَ يَشْكُرُ (شُكْرًا، شُكْرَانًا، شُكُورًا) فَهُوَ شَاكِرٌ وَشَاكِرٌ وَشَاكِرٌ وَشَاكِرٌ وَشَاكِرٌ وَشَاكِرٌ

قَاتَ يَقُوتُ (قُوْتًا) فَهُوَ قَائِتٌ وَقَوِيْتٌ وَقَوَاتَانٌ وَقَوَاتٌ

رَقَبَ يَرْقُبُ (رَقْبًا، رُقُوبًا) فَهُوَ رَاقِبٌ وَرَقِيبٌ وَرَقِيبَانٌ وَرَقُوبٌ وَرَقَابٌ

جَابَ يَجُوبُ (جُوبًا، جُوبًا، تَجُوبًا، جُوبَانًا) فَهُوَ جَائِبٌ وَجَائِبٌ وَجُوبَانٌ وَجُوبَانٌ وَجُوبَانٌ

عَادَ يَعُودُ (عُودًا، عُوْدَةً، عِيَادَةً) فَهُوَ عَائِدٌ وَعَائِدٌ وَعَائِدٌ وَعَائِدٌ وَعَائِدٌ

قَدَّمَ يَقْدِمُ (قَدَمًا، قَدَمًا، قَدَمًا، قَدُومًا، قَدَامَةً، مَقْدَمًا) فَهُوَ قَادِمٌ وَقَادِمٌ وَقَادِمٌ وَقَادِمٌ وَقَادِمٌ

عَفَا يَعْفُو (عَفْوًا) فَهُوَ عَافٍ وَعَفُوٌّ

ضَرَّ يَضُرُّ (ضِرًّا، ضِرَارًا، ضِرَّةً) فَهُوَ ضَارٌ وَضَرِيْرٌ وَضَرَانٌ وَضَرِيْرٌ وَضَرَارٌ وَضَرَارٌ

مَاتَ يَمُوتُ (مَوْتًا، مَوَاتًا، مَوْتَةً) فَهُوَ مَائِتٌ وَمَائِتٌ وَمَائِتٌ وَمَائِتٌ وَمَائِتٌ

عَالَ يَعْلُو (عُلُوًّا، عُلَى) فَهُوَ عَالٍ وَعَالَةٌ

جَبَرَ يَجْبِرُ (جَبْرًا) فَهُوَ جَابِرٌ وَجَابِرٌ وَجَابِرٌ وَجَابِرٌ

(بَابُ فَعِلٍ يَفْعَلُ)

بَرَى يَبْرِئُ (بَرَاءً، بَرَاءَةً) فَهُوَ بَارِيٌّ وَبَارِيٌّ وَبَارِيٌّ وَبَارِيٌّ

سَلِمَ يَسْلَمُ (سَلَامًا، سَلَامًا، سَلَامَةً) فَهُوَ سَالِمٌ وَسَالِمٌ وَسَالِمٌ وَسَالِمٌ

كَبَرَ يَكْبُرُ (كِبْرًا، كِبْرًا) فَهُوَ كَابِرٌ وَكَابِرٌ وَكَابِرٌ وَكَابِرٌ

شَهِدَ يَشْهَدُ (شَهَادَةً) فَهُوَ شَاهِدٌ وَشَاهِدٌ

وَسِعَ يَسِعُ (وَسْعًا، وَسْعًا، وَسْعَةً) فَهُوَ وَسِيعٌ وَوَسِيعٌ وَوَسِيعٌ وَوَسِيعٌ

خَبَرَ يَخْبِرُ (خَبْرًا، خَبْرًا، خَبْرَةً) فَهُوَ خَابِرٌ وَخَابِرٌ وَخَابِرٌ وَخَابِرٌ

غَنَى يَغْنَى (غِنَى، غِنَاءً، غِنِيَّةً) فَهُوَ غَانٍ وَغَانٍ وَغَانٍ وَغَانٍ

بَقِيَ يَبْقَى (بَقِيًّا، بَقَاءً) فَهُوَ بَاقٍ وَبَقِيٌّ وَبَقَاءٌ

قَوِيَّ يَقْوَى (قُوَى، قُوَّةً) قَاوٍ وَقَوِيٌّ

حَيِيَّ يَحِيَّ (حَيًّا، حَيَاةً، حَيَاءً) حَايٍ وَحَيٍّ وَحَيًّا وَحَيَاءً

رَحِمَ يَرْحَمُ (رَحْمًا، رَحْمًا، رَحْمَةً، مَرْحَمَةً) فَهُوَ رَاحِمٌ وَرَحِيمٌ وَرَحِمَانٌ

أَمِنَ يَأْمَنُ (أَمْنًا، أَمَانَةً) فَهُوَ أَمِينٌ وَأَمِينٌ وَأَمَانٌ

عَلِمَ يَعْلَمُ (عِلْمًا، عِلْمًا، عِلْمًا) فَهُوَ عَالِمٌ وَعَلِيمٌ وَعِلْمَانٌ وَعِلْمٌ وَمُعَلِّمٌ وَمُعَلِّمَةٌ

سَمِعَ يَسْمَعُ (سَمْعًا، سَمْعًا، سَمْعًا، سَمْعًا) فَهُوَ سَامِعٌ وَسَمِيعٌ وَسَمْعَانٌ وَسَمَاعٌ وَسَمِيعٌ وَسَمَاعٌ

حَفِظَ يَحْفَظُ (حِفْظًا، حِفْظًا، حِفْظًا) فَهُوَ حَافِظٌ وَحَفِيزٌ وَحَفِيزَةٌ وَحِفْظَانٌ وَحِفْظَانَةٌ وَحِفْظَانَةٌ

وَدَّ يُوَدُّ (وَدًّا، وِدًّا، مَوَدَّةً) فَهُوَ وَادٌّ وَوَدِيدٌ وَوَدُوٌّ وَوَدَادٌ وَوَدِيدٌ وَوَدَانٌ

حَمِدَ يَحْمَدُ (حَمْدًا، مَحْمَدَةً) فَهُوَ حَامِدٌ وَحَمِيدٌ وَحَمْدَانٌ وَحَمَادٌ وَحَمِيدٌ

(بَابُ فَعَلَ يَفْعَلُ)

وَحَدَّ يُوْحِدُ (وَحَدًّا، وَحَدًّا) فَهُوَ وَاحِدٌ وَوَحِيدٌ وَوَحْدَانٌ وَوَحَادٌ وَوَحَادَةٌ

ظَهَرَ يَظْهَرُ (ظَهْرًا، ظَهْرًا، ظَهْرًا) فَهُوَ ظَاهِرٌ وَظَاهِرٌ وَظَاهِرٌ وَظَاهِرٌ وَظَاهِرٌ وَظَاهِرٌ

أَلَهُ يَأْلَهُ (أَلْهًا، أَلْهًا، أَلْهَةً، أَلْهَةً) أَلِيَّةٌ أَلِيَّةٌ أَلِيَّةٌ أَلِيَّةٌ

قَهَرَ يَقْهَرُ (قَهْرًا، قَهْرَةً، قَهْرًا) فَهُوَ قَاهِرٌ وَقَاهِرٌ وَقَاهِرٌ وَقَاهِرٌ وَقَاهِرٌ وَقَاهِرٌ

وَهَبَ يَهَبُ (وَهْبًا، وَهْبَةً، وَهْبًا) فَهُوَ وَاهِبٌ وَوَهِيْبٌ وَوَهْبَانٌ وَوَهَابٌ وَوَهْوَبٌ

فَتَحَ يَفْتَحُ (فَتْحًا، فَتْحَةً، فَتْحًا) فَهُوَ فَاتِحٌ وَفَاتِحٌ وَفَاتِحٌ وَفَاتِحٌ وَفَاتِحٌ وَفَاتِحٌ

رَفَعَ يَرْفَعُ (رَفْعًا، رَفْعًا، رَفْعَةً) فَهُوَ رَافِعٌ وَرَافِعٌ وَرَافِعٌ وَرَافِعٌ وَرَافِعٌ وَرَافِعٌ

بَعَثَ يَبْعَثُ (بَعْثًا، بَعْثًا، بَعْثًا) فَهُوَ بَاعِثٌ وَبَاعِثٌ وَبَاعِثٌ وَبَاعِثٌ وَبَاعِثٌ وَبَاعِثٌ

بَدَأَ يَبْدَأُ (بَدْءًا، بَدْءًا، بَدْءًا) فَهُوَ بَادِيٌّ وَبَادِيٌّ وَبَادِيٌّ وَبَادِيٌّ وَبَادِيٌّ وَبَادِيٌّ

بَرَّ يَبْرُ (بَرًّا، بَرًّا، بَرًّا) فَهُوَ بَارٍ وَبَارٍ وَبَارٍ وَبَارٍ وَبَارٍ وَبَارٍ

جَمَعَ يَجْمَعُ (جَمْعًا، جَمْعًا، جَمْعًا) فَهُوَ جَامِعٌ وَجَامِعٌ وَجَامِعٌ وَجَامِعٌ وَجَامِعٌ وَجَامِعٌ

مَنَعَ يَمْنَعُ (مَنْعًا، مَنْعًا، مَنْعًا) فَهُوَ مَانِعٌ وَمَانِعٌ وَمَانِعٌ وَمَانِعٌ وَمَانِعٌ وَمَانِعٌ

نَفَعَ يَنْفَعُ (نَفْعًا، مَنْفَعَةً) فَهُوَ نَافِعٌ وَنَافِعٌ وَنَافِعٌ وَنَافِعٌ وَنَافِعٌ وَنَافِعٌ

بَدَعَ يَبْدَعُ (بَدَعًا، بِدْعَةً، بَدَاعَةً) فَهُوَ بَادِعٌ وَبَدِيعٌ وَبَدَاعٌ وَبَدِيعٌ وَبَدِيعٌ وَبَدِيعٌ
(بَابُ فَعَلَ يَفْعُلُ)

حَسِبَ يَحْسِبُ (حَسِبًا، حِسَابًا، حِسْبَةً، حِسْبَانًا، حُسْبَانًا) فَهُوَ حَاسِبٌ وَحَسِيبٌ وَحَسْبَانٌ وَحَسَابٌ وَحَسِيبٌ وَ
مَحْسِيبٌ وَوَلِيٌّ يَلِيُّ (وَلَايَةً، وِلَاءَةً) فَهُوَ وَاوِلٌ وَوَلِيٌّ وَوَلِيَانٌ وَوَلَاءٌ
وَرِثَ يَرِثُ (وَرِثًا، وِرَاثَةً، اِرْثًا، مِيرَاثًا، تَرَاثًا) فَهُوَ وَارِثٌ وَوَرِثٌ وَوَرِثَانٌ وَوَرَاثٌ وَوَرِثٌ
بَابُ فَعَلَ يَفْعُلُ

حَلَمَ يَحْلُمُ (حَلْمًا، حِلْمًا، حُلْمًا، حُلْمَةً مَحْلَمَةً) فَهُوَ حَالِمٌ وَحَلِيمٌ وَحَلُومٌ وَحَلْمَانٌ وَحَلَامٌ وَحَلِيمٌ وَمَحْلِيمٌ وَمَحَلَامٌ
عَظَمَ يَعْظُمُ (عَظْمًا، عَظْمَةً) فَهُوَ عَاطِمٌ وَعَظِيمٌ وَعَظْمَانٌ، وَعَظَامٌ وَمِعْظَامٌ

كَرَّمَ يَكْرُمُ (كَرَمًا، كَرَمًا، كَرَامَةً، مَكْرَمَةً) فَهُوَ كَارِمٌ وَكَرِيمٌ وَكَرْمَانٌ وَكَرَامٌ وَكَرِيمٌ
لَطَفَ يَلْطِفُ (لُطْفًا، لَطَافَةً) فَهُوَ لَاطِفٌ، لَطِيفٌ لَطْفَانٌ لَطَافٌ، لَطِيفٌ، مِلْطِيفٌ مِلْطَافٌ
رَوَّفَ يَرُوفُ (رَافَةً، رَافًا) فَهُوَ رَائِفٌ، رَوِّفٌ، رَافَانٌ، رَائِفٌ، رَافٌ، رَائِفٌ، مِرَائِفٌ
(اللَّهُ تَعَالَى كِي وَه صَفَاتٌ جَوْصَرَفِي قَانُونِ كِي مَطَابِقِ ثَلَاثِي مَزِيدِ فِيهِ كِي اسْمِ الْفَاعِلِ كِي اوزَانِ مِيں سِيں سِيں)

(بَابُ اِفْعَالِ)

الْمُؤْمِنُ - (اَمِنَ يَوْمِنُ اِيْمَانًا فَهُوَ مُؤْمِنٌ فَاذَلِكَ مُؤْمِنٌ) - الْمُعْطَى - (اَعْطَى يُعْطِي اِعْطَاءً فَهُوَ مُعْطٍ فَاذَلِكَ مُعْطَى) - الْمُبْدِي (اَبَدًا يَبْدِي
اِبْدَاءً فَهُوَ مُبْدِي فَاذَلِكَ مُبْدِي) - الْمُحْيِي - (اَحْيَى يُحْيِي اِحْيَاءً فَهُوَ مُحْيٍ فَاذَلِكَ مُحْيٍ) - الْمُحْصِي - (اَحْصَى يُحْصِي اِحْصَاءً فَهُوَ
مُحْصٍ فَاذَلِكَ مُحْصِي) - الْمُعِيدُ - (اَعَادَ يُعِيدُ اِعَادَةً فَهُوَ مُعِيدٌ فَاذَلِكَ مُعَادٌ) - اَلْمُمِيتُ - (اَمَاتَ - يُمِيتُ اِمَاتَةً فَهُوَ مُمِيتٌ فَاذَلِكَ
مُمَاتٌ) - اَلْمُعِزُّ - (اَعَزَّ يُعِزُّ اِعْزَازًا فَهُوَ مُعِزٌّ فَاذَلِكَ مُعِزُّ الْمُدْلُ - (اَذَلَّ يَذُلُّ اِذْلَالًا فَهُوَ مُذِلٌّ فَاذَلِكَ مُذَلٌّ) - اَلْمُقِيتُ - (اَقَاتَ يُقِيتُ اِقَاتَةً
فَهُوَ مُقِيتٌ فَاذَلِكَ مُقَاتٌ) - اَلْمُجِيبُ - (اَجَابَ يُجِيبُ اِجَابَةً فَهُوَ مُجِيبٌ فَاذَلِكَ

مُجَابٌ) - اَلْمُقْسِطُ - (اَقْسَطَ يُقْسِطُ اِقْسَاطًا فَهُوَ مُقْسِطٌ فَاذَلِكَ مُقْسِطٌ) - اَلْمُعْنَى - (اَغْنَى يُغْنِي اِغْنَاءً فَهُوَ مُغْنٍ فَاذَلِكَ مُغْنَى)
(بَابُ تَفْعِيلِ)

اَلْمُوَخَّرُ - (اَخَّرَ يُوَخِّرُ تَاخِيْرًا فَهُوَ مُوَخَّرٌ فَاذَلِكَ مُوَخَّرٌ) - اَلْمُقَدَّمُ - (قَدَّمَ يُقَدِّمُ تَقْدِيْمًا فَهُوَ مُقَدَّمٌ فَاذَلِكَ مُقَدَّمٌ)
(بَابُ تَفْعُلُ)

اَلْمُتَكَبِّرُ - (تَكَبَّرَ يَتَكَبَّرُ تَكَبُّرًا فَهُوَ مُتَكَبِّرٌ فَاذَلِكَ مُتَكَبِّرٌ)

(باب اِنْفَعَال)

الْمُقْتَدِرُ - (اِقْتَدَرَ يَقْتَدِرُ اِقْتِدَارًا فَهُوَ مُقْتَدِرٌ فَذَلِكَ مُقْتَدِرٌ) (اِنْتَقَمَ يَنْتَقِمُ اِنْتِقَامًا فَهُوَ مُنْتَقِمٌ فَذَلِكَ مُنْتَقِمٌ)

(باب تَفَاعُل)

الْمُتَعَالَى - (تَعَالَى يَتَعَالَى تَعَالِيًا فَهُوَ مُتَعَالٍ فَذَلِكَ مُتَعَالَى)

اللہ تعالیٰ کی صفات میں سے وہ صفت جو رباعی مجرّد کے وزن پر ہے

(باب فَعْلَلَةٌ وَفِعْلَالٌ)

الْمُهَيِّمِينَ (يُهَيِّمُونَ يَهَيِّمُهُمْ مُهَيِّمِينَ فَذَلِكَ مُهَيِّمِينَ)

اللہ تعالیٰ کی وہ صفات جو صرفی قانون کے لحاظ سے (لازم) اور (مسعدی) دونوں ہیں۔

مُتَعَالَى - مَلِكٌ - مَالِكٌ - مُتَكَبِّرٌ - شَهِيدٌ - وَاسِعٌ - كَرِيمٌ - عَلِيٌّ - مُقْتَدِرٌ - سَلَامٌ - قَيُّومٌ -

اللہ تعالیٰ کی وہ صفات جو صرفی قانون کے لحاظ سے صرف (لازم) ہیں

قُدُّوسٌ - عَزِيزٌ - خَبِيرٌ - حَلِيمٌ - عَظِيمٌ - كَبِيرٌ - جَلِيلٌ - كَرِيمٌ - حَكِيمٌ - مُجِيدٌ - حَقٌّ - مَنَّانٌ - حَمِيدٌ - وَاحِدٌ - اَحَدٌ - صَمَدٌ - اَخِرٌ - اَوَّلٌ - ظَاهِرٌ - بَاطِنٌ - غَنِيٌّ - ذُو الْجَلَالِ - بَاقِيٌّ - رَشِيدٌ - صَبُورٌ - قَوِيٌّ - تَوَّابٌ - حَيٌّ - مُجَادٌ -

اللہ تعالیٰ کی وہ صفات جو صرفی قانون کے لحاظ سے صرف (مسعدی) ہیں

رَحْمَانٌ - رَحِيمٌ - مُؤْمِنٌ - مُهَيِّمٌ - جَبَّارٌ - بَارِيٌّ - خَالِقٌ - اللّهُ - مَصُورٌ - غَفَّارٌ - قَهَّارٌ - وَهَّابٌ - رَزَّاقٌ - فَتَّاحٌ - عَلِيمٌ - قَابِضٌ - بَاسِطٌ - خَافِضٌ - رَافِعٌ - مُنَاجٍ - مُعْطِيٌّ - شَكُورٌ - مُعْزٍ - مُذِلٌ - سَمِيعٌ - بَصِيرٌ - حَكَمٌ - عَدْلٌ - لَطِيفٌ - غَفُورٌ - حَفِيفٌ - مُقْتَدِرٌ - حَسِيبٌ - رَقِيبٌ - جَبِيْبٌ - وَدُودٌ - بَاعِثٌ - وَكِيْلٌ - مُبْدِيٌّ - مُعْبِدٌ - قَادِرٌ - مُقَدِّمٌ - مُؤَخِّرٌ - وَارِثٌ - وَرِثٌ - مُنْتَقِمٌ - عَفُوٌّ - رَوْفٌ - مَالِكٌ الْمُلْكِ - مُقْسِطٌ - جَامِعٌ - مُعْنَى - ضَارٌ - نَافِعٌ - حَادِيٌّ - بَدِيْعٌ - حَيٌّ - مُمِيتٌ - وَاحِدٌ - وَارِثٌ -

مشقی سوالات اور تمرینات

[س] اللہ تعالیٰ کی صفات میں کون کونسی صفات صرفی قانون کے تحت مبالغے کیلئے

ہیں؟

[س] اللہ تعالیٰ کی صفات میں کون کونسی صفات صرفی قانون کے تحت صفات مشبہہ ہیں؟

اپنے رب کی بندگی کی

حَامِدَةٌ آلِهَتِ (عَبَدَتِ) اللّٰهُ حَامِدَةٌ رَّبِّهَا (حَامِدَةٌ آلِهَتِ رَبِّهَا) حامدہ نے اللہ کی بندگی کی

حَامِدَتَانِ آلِهَتَا (عَبَدَتَا) اللّٰهُ حَامِدَتَانِ رَبَّهُمَا (حَامِدَتَانِ آلِهَتَا رَبَّهُمَا) حامدہ نام کی دو خواتین نے اللہ کی بندگی کی

حامدہ نام کی دو خواتین نے اپنے رب کی بندگی کی

حَامِدَاتُ آلِهِنَ (عَبَدْنَ) اللّٰهُ حَامِدَاتُ رَبِّهِنَّ (حَامِدَاتُ رَبِّهِنَّ) آلِهَتِ (عَبَدَتْ) حَامِدَاتُ رَبِّهِنَّ (حَامِدَاتُ

آلِهِنَ (عَبَدْنَ) رَبِّهِنَّ) حامدہ نام کی سب خواتین نے اپنے رب کی بندگی کی

أَنْتِ آلِهَتِ (عَبَدْتِ) اللّٰهُ أَنْتِ آلِهَتِ (عَبَدْتِ) رَبِّكَ (عَبَدْتِ) اللّٰهُ آپ ایک مرد نے اللہ کی بندگی کی

بندگی کی اَنْتُمْ آلِهَتُمْ (عَبَدْتُمْ) اللّٰهُ اَنْتُمْ آلِهَتُمْ (عَبَدْتُمْ) رَبِّكُمْ آپ دو مردوں نے اللہ کی بندگی کی

رب کی بندگی کی

أَنْتُمْ آلِهَتُمْ (عَبَدْتُمْ) اللّٰهُ أَنْتُمْ آلِهَتُمْ (عَبَدْتُمْ) رَبِّكُمْ آپ سب مردوں نے اپنے رب کی

بندگی کی

أَنْتِ آلِهَتِ (عَبَدْتِ) اللّٰهُ أَنْتِ آلِهَتِ (عَبَدْتِ) رَبِّكَ آپ ایک خاتون نے اپنے رب کی بندگی کی

اَنْتُمْ آلِهَتُمْ (عَبَدْتُمْ) اللّٰهُ اَنْتُمْ آلِهَتُمْ (عَبَدْتُمْ) رَبِّكُمْ آپ دو خواتین نے اپنے رب کی بندگی کی

أَنْتُنَّ آلِهَتُنَّ (عَبَدْتُنَّ) اللّٰهُ اَنْتُنَّ آلِهَتُنَّ (عَبَدْتُنَّ) رَبِّكُنَّ آپ سب خواتین نے اپنے رب کی بندگی کی

أَنَا آلِهَتِ (عَبَدْتُ) اللّٰهُ أَنَا آلِهَتِ (عَبَدْتُ) رَبِّي میں ایک مرد/خاتون نے اپنے رب

کی بندگی

نَحْنُ آلِهَتْنَا (عَبَدْنَا) اللّٰهُ نَحْنُ آلِهَتْنَا (عَبَدْنَا) رَبِّنَا ہم دو مردوں/سب مردوں/دو خواتین/سب خواتین نے اللہ کی بندگی کی

مردوں/سب مردوں/دو

خواتین/سب خواتین نے اپنے رب کی بندگی کی

ماضی مطلق معروف منفی (مَا) کیساتھ جملوں کے معانی

ماضی مطلق معروف منفی (مَا) کیساتھ جملوں کے معانی

مَا حَامِدٌ آلِهَ (عَبَدَ) اللّٰهُ حَامِدٌ رَبِّهِ (مَا حَامِدٌ آلِهَ (عَبَدَ) رَبِّهِ) حامد

مَا حَامِدٌ آلِهَ (عَبَدَ) اللّٰهُ حَامِدٌ رَبِّهِ (مَا حَامِدٌ آلِهَ (عَبَدَ) رَبِّهِ) حامد

نے اپنے رب کی عبادت نہیں کی

مَا حَامِدَانِ آلِهَا (عَبَدَا) اللّٰهُ دُو حَامِدُوْنَ نَعِ اللّٰهُ كِي عِبَادَتِ نَهِيْ كِي
 آلِهَا (عَبَدَا) رَبَّهُمَا) دُو حَامِدُوْنَ نَعِ اِنِّ رِب كِي عِبَادَتِ نَهِيْ كِي
 مَا حَامِدُوْنَ اَلْهُوَا (عَبَدُوَا) اللّٰهُ سَب حَامِدُوْنَ نَعِ اللّٰهُ كِي عِبَادَتِ نَهِيْ كِي
 اَلْهُوَا (عَبَدُوَا) رَبَّهُمْ) سَب حَامِدُوْنَ نَعِ اِنِّ رِب كِي عِبَادَتِ نَهِيْ كِي
 مَا حَامِدَةٌ اَلْهَتِ (عَبَدَتِ) اللّٰهُ حَامِدَه نَعِ اللّٰهُ كِي عِبَادَتِ نَهِيْ كِي
 اَلْهَتِ (عَبَدَتِ) رَبَّهَا) حَامِدَه نَعِ اِنِّ رِب كِي عِبَادَتِ نَهِيْ كِي
 مَا حَامِدَتَانِ اَلْهَتَا (عَبَدَتَا) اللّٰهُ حَامِدَه نَام كِي دُو خَوَاتِيْنَ نَعِ اللّٰهُ كِي عِبَادَتِ نَهِيْ كِي
 حَامِدَتَانِ رَبَّهُمَا) (مَا حَامِدَتَانِ اَلْهَتَا (عَبَدَتَا) رَبَّهُمَا) حَامِدَه نَام كِي دُو خَوَاتِيْنَ نَعِ اِنِّ رِب كِي عِبَادَتِ نَهِيْ كِي
 مَا

حَامِدَاتُ اَلْهَنَ (عَبَدْنَ) اللّٰهُ حَامِدَه نَام كِي سَب خَوَاتِيْنَ نَعِ اللّٰهُ كِي عِبَادَتِ نَهِيْ كِي
 (عَبَدَتُ) حَامِدَاتُ رَبَّهُنَّ) (مَا حَامِدَاتُ اَلْهَنَ (عَبَدْنَ) رَبَّهُنَّ) حَامِدَه نَام كِي سَب خَوَاتِيْنَ نَعِ اِنِّ رِب كِي عِبَادَتِ نَهِيْ كِي
 مَا اَنْتِ اَلْهَتِ (عَبَدَتِ) اللّٰهُ اَبِ اِيْكَ مَرْدِ نَعِ اللّٰهُ كِي عِبَادَتِ نَهِيْ كِي
 اِنِّ رِب كِي عِبَادَتِ نَهِيْ كِي

مَا اَنْتُمَا اَلْهَتُمَا (عَبَدْتُمَا) اللّٰهُ اَبِ دُو مَرْدُوْنَ نَعِ اللّٰهُ كِي عِبَادَتِ نَهِيْ كِي
 نَعِ اِنِّ رِب كِي عِبَادَتِ نَهِيْ كِي

مَا اَنْتُمْ اَلْهَتُمْ (عَبَدْتُمْ) اللّٰهُ اَبِ سَب مَرْدُوْنَ نَعِ اللّٰهُ كِي عِبَادَتِ نَهِيْ كِي
 مَا اَلْهَتُمْ (عَبَدْتُمْ) رَبَّكُمْ اَبِ سَب مَرْدُوْنَ نَعِ اِنِّ رِب كِي عِبَادَتِ نَهِيْ كِي
 مَا اَنْتِ اَلْهَتِ (عَبَدَتِ) اللّٰهُ اَبِ اِيْكَ خَاتُوْنَ نَعِ اللّٰهُ كِي عِبَادَتِ نَهِيْ كِي
 رِب كِي عِبَادَتِ نَهِيْ كِي

مَا اَنْتُمَا اَلْهَتُمَا (عَبَدْتُمَا) اللّٰهُ اَبِ دُو خَوَاتِيْنَ نَعِ اللّٰهُ كِي عِبَادَتِ نَهِيْ كِي
 نَعِ اِنِّ رِب كِي عِبَادَتِ نَهِيْ كِي

اَاَنْتِنَّ اَلْهَتِنَّ (عَبَدْتِنَّ) اللّٰهُ اَبِ سَب خَوَاتِيْنَ نَعِ اللّٰهُ كِي عِبَادَتِ نَهِيْ كِي
 اِنِّ رِب كِي عِبَادَتِ نَهِيْ كِي

مَا اَنَا اَلْهَتِ (عَبَدْتُ) اللّٰهُ مِيْ اِيْكَ مَرْدٍ/خَاتُوْنَ نَعِ اللّٰهُ كِي عِبَادَتِ نَهِيْ كِي
 مَا اَلْهَتِ (عَبَدْتُ) رَبِّيْ مِيْ اِيْكَ

مرد/خاتون/انے اپنے رب کی عبادت نہیں کی

مَا نَحْنُ إِلَهًا (عَبَدْنَا) اللَّهُ هُمْ دُو مَرْدُو / سَب مَرْدُو / دُو خَوَاتِيْن / سَب خَوَاتِيْن / انے اللّٰه کی عبادت نہیں کی
مَا إِلَهًا (عَبَدْنَا) رَبَّنَا هُمْ

دو مردوں/سب مردوں/دو خواتین/سب خواتین/انے اپنے رب کی عبادت نہیں کی

ماضی مطلق مجہول مثبت معروف جملوں کے معانی ماضی مطلق مجہول مثبت معروف جملوں کے معانی

الْإِلَٰهُ إِلَهُ (عَبَدَ) (إِلَٰهًا) ایک معبود کی بندگی بجا لائی گئی إِلَهُ (عَبَدَ) الرَّبُّ (الرَّبُّ إِلَهُ (عَبَدَ)) ایک پالنے والے (آقا) کی بندگی بجا لائی گئی

الْإِلَهَاتِ إِلَهَاتًا (عَبَدَاتٍ) (إِلَٰهَاتٍ) دو معبودوں کی بندگی بجا لائی گئی إِلَهَاتِ (عَبَدَاتٍ) الرَّبَّانِ (الرَّبَّانِ إِلَهَاتِ (عَبَدَاتٍ)) دو پالنے والوں (آقاؤں) کی بندگی بجا لائی گئی

الْإِلَهَاتُ إِلَهُاتٌ (عَبَدُوا) (إِلَٰهَاتٍ) دو سے زیادہ معبودوں کی بندگی بجا لائی گئی
(عَبَدَ) الْأَرْبَابُ (الرَّبَابُ إِلَهُاتٌ) دو سے زیادہ پالنے والوں (آقاؤں) کی بندگی بجا لائی

الْإِلَهَاتُ إِلَهَاتٌ (عَبَدَتْ) ایک معبودنی کی بندگی بجا لائی گئی إِلَهَاتِ (عَبَدَتْ) الرَّبَّةُ (الرَّبَّةُ إِلَهُاتٍ) پالنے والی (آقائین) کی بندگی بجا لائی گئی

الْإِلَهَاتَانِ إِلَهَاتَانِ (عَبَدَاتٍ) (إِلَهَاتَانِ) دو معبودنیوں کی بندگی بجا لائی گئی (الرَّبَّتَانِ إِلَهَاتَانِ (عَبَدَاتٍ)) دو پالنے والیوں (آقائینوں) کی بندگی بجا لائی گئی

الْإِلَهَاتُ إِلَهَاتٌ (عَبَدْنَ) (إِلَهَاتٍ) دو سے زیادہ معبودنیوں کی بندگی بجا لائی گئی
الرَّبَّاتُ (الرَّبَّاتُ إِلَهَاتٌ (عَبَدْنَ)) دو پالنے والیوں (آقائینوں) کی بندگی بجا لائی گئی

إِلَهَاتٍ (عَبَدَتْ) يَا إِلَهُاتِ! (سب قسم کی عبادتوں کے زیبا) آپکی

بندگی بجا لائی گئی إِلَهَاتِ (عَبَدَتْ) يَا رَبَّ اے رب! (آقا) آپ کی بندگی بجا لائی

إِلَهَاتِمَا (عَبَدْتُمَا) يَا إِلَهَاتِ اے دو معبودو! آپ دونوں کی بندگی بجا لائی گئی
پالنے والو! (آقاؤ!) آپ دونوں کی بندگی بجا لائی گئی

إِلَهَاتِمُ (عَبَدْتُمْ) يَا إِلَهَاتِ اے دو سے زیادہ معبودو! آپ سب کی بندگی بجا لائی
سے زیادہ پالنے والو! (آقاؤ) آپ سب کی بندگی بجا لائی گئی

إِلَهَاتِ (عَبَدَتْ) يَا رَبَّةُ اے پالنے

والی! (آقائین) آپ کی بندگی بجا لائی گئی

الْهِتْمَا (عِبْدْتُمَا) يَا الْهِتَانِ اے دو معبود نیو! آپ دونوں کی بندگی بجالائی گئی الْهِتْمَا (عِبْدْتُمَا) يَا رَبَّتَانِ اے دو پالنے والیو! (آقائینو!) آپ

دونوں کی بندگی بجا لائی گئی الْهِتْنَنْ (عِبْدْتِنَنْ) يَا الْهِتَاتِ اے دو سے زیادہ معبود نیو! آپ سب کی

بندگی بجا لائی گئی

الْهِتْنَنْ (عِبْدْتِنَنْ) يَا رَبَّاتِ اے دو سے زیادہ پالنے والیو! (آقائینو!) آپ سب کی

بندگی بجالائی گئی الْهِتُ (عِبْدْتُ) نَفْسِي (وَ حَدِي) مجھ اکیلے / اکیلے کی بندگی بجالائی گئی

الْهِتُ (عِبْدْتُ) ذَاتِي (وَ حَدِي، نَفْسِي) میری ہی بندگی بجالائی گئی

الْهِنَا (عِبْدَنَا) اَنْفُسَنَا (وَ حَدَنَا) ہم سبکی (ہماری ہی) بندگی بجالائی گئی

الْهِنَا (عِبْدَنَا) ذَوَاتَنَا (وَ حَدَنَا، اَنْفُسَنَا) ہم سبکی (ہماری ہی) بندگی بجالائی گئی

ماضی مطلق مجہول منفی (مَا) کیساتھ مَا اِلَهَ (عِبْدَ) الْاِلَهَ (مَا اِلَهَ (عِبْدَ) الْاِلَهَ مَا اِلَهَ (عِبْدَ) الْاِلَهَ) ایک معبود کی بندگی بجانے لائی گئی مَا الرَّبُّ اِلَهَ (عِبْدَ) (الرَّبُّ مَا

اِلَهَ (عِبْدَ) الْاِلَهَ) ایک رب (آقا) کی بندگی بجانے لائی گئی مَا اِلَهَ (عِبْدَ) الْاِلَهَانِ (اِلَهَانِ مَا اِلَهَانِ (عِبْدَا) دو معبودوں کی بندگی بجانے لائی گئی مَا

الرَّبَّانِ اِلَهَانِ (عِبْدَا) (الرَّبَّانِ مَا اِلَهَانِ (عِبْدَا) دو پالنے والوں (آقاؤں) کی بندگی بجانے لائی گئی مَا اِلَهَ (عِبْدَ) الْاِلَهَةِ (مَا اِلَهَةِ

اِلَهَوُا (عِبْدُوْا) دو سے زیادہ معبودوں کی بندگی بجانے لائی گئی مَا الْاَرْبَابُ اِلَهَوُا (عِبْدُوْا) (الْاَرْبَابُ مَا اِلَهَوُا (عِبْدُوْا) دو سے زیادہ پالنے

والوں (آقاؤں) کی بندگی بجانے لائی گئی مَا اِلَهَتِ (عِبْدَتِ) الْاِلَهَةِ (اِلَهَةِ مَا اِلَهَتِ (عِبْدَتِ) ایک معبودنی کی بندگی بجانے لائی مَا الرَّبَّةُ

اِلَهَتِ (عِبْدَتِ) (مَا اِلَهَتِ (عِبْدَتِ) الرَّبَّةُ) ایک پالنے والی (آقائین) کی بندگی بجانے لائی گئی مَا اِلَهَتِ (عِبْدَتِ)

اِلَهَتَانِ (اِلَهَتَانِ مَا اِلَهَتَانِ (عِبْدَتَا) دو معبودنیوں کی بندگی بجانے لائی گئی مَا الرَّبَّتَانِ اِلَهَتَا (عِبْدَتَا) (الرَّبَّتَانِ مَا اِلَهَتَا (عِبْدَتَا) دو پالنے

والیوں (آقائینوں) کی بندگی بجانے لائی گئی مَا اِلَهَتِ (عِبْدَتِ) الْاِلَهَاتِ (اِلَهَاتِ مَا اِلَهَتِ (عِبْدَتِ) دو سے زیادہ معبودنیوں کی بندگی بجا

نے لائی گئی مَا الرَّبَّاتِ اِلَهِنَ (عِبْدَنَ) (الرَّبَّاتِ مَا اِلَهِنَ (عِبْدَنَ) دو سے زیادہ پالنے والیوں (آقائینوں) کی بندگی بجانے لائی گئی مَا

اِلَهَتِ (عِبْدَتِ) يَا

اللَّهُ اے اللہ! (سب قسم کی عبادتوں کے زیبا) آپ کی بندگی بجانے لائی گئی مَا اِلَهَتِ (عِبْدَتِ) يَا رَبَّ اے پالنے والے! (آقا) آپ کی بندگی

بجانے لائی گئی مَا اِلَهْتُمَا (عِبْدْتُمَا) يَا الْهِتَانِ اے دو معبودو! آپ دونوں کی بندگی بجانے لائی گئی مَا اِلَهْتُمَا (عِبْدْتُمَا) يَا رَبَّانِ اے دو پالنے

والے! (آقاؤ!) آپ دونوں کی بندگی بجانے لائی گئی مَا اِلَهْتُمْ (عِبْدْتُمْ) يَا اِلَهَةَ اے دو سے زیادہ معبودو! آپ سب کی بندگی بجانے لائی گئی مَا

اِلَهْتُمْ (عِبْدْتُمْ) يَا اَرْبَابُ اے دو سے زیادہ پالنے والو! (آقاؤ!) آپ سب کی بندگی بجانے لائی گئی مَا اِلَهَتِ (عِبْدَتِ) يَا اِلَهَةَ اے

معبودنی! آپ کی بندگی بجانے لائی گئی مَا اِلَهَتِ (عِبْدَتِ) يَا رَبَّةُ اے پالنے والی! (آقائین!) آپ کی بندگی بجانے لائی گئی مَا اِلَهْتُمَا (عِبْدْتُمَا)

يَا إِلَهَتَانِ اے دو معبود نیو! آپ دونوں کی بندگی بجانہ لائی گئی مَا

الْهَتْمَا (عَبِدْتُمَا) يَا رَبَّتَانِ اے دو پالنے

والیو! (آقائو!) آپ دونوں کی بندگی بجانہ لائی گئی مَا إِلَهْتِنَّ (عَبِدْتِنَّ) يَا إِلَهَاتُ اے دو سے زیادہ معبود نیو! آپ سب کی بندگی بجانہ لائی گئی

مَا إِلَهْتِنَّ (عَبِدْتِنَّ) يَا رَبَّاتُ اے دو سے زیادہ پالنے والیو! (آقائو!) آپ سب کی بندگی بجانہ لائی گئی مَا إِلَهْتُ (عَبِدْتُ) وَوَحْدِي مجھ

اکیلے / مجھ اکیلی / کی بندگی بجانہ لائی گئی مَا إِلَهْتُ (عَبِدْتُ) (ذَاتِي وَوَحْدِي) مجھ اکیلے / مجھ اکیلی / کی بندگی بجانہ لائی گئی

مَا إِلَهَنَا (عَبِدْنَا) أَنْفُسَنَا (وَوَحْدَنَا) ہم سب کی (ہماری ہی) بندگی بجانہ لائی گئی مَا إِلَهَنَا (عَبِدْنَا) أَنْفُسَنَا ہم سب کی (ہماری ہی) بندگی بجانہ

لائی گئی

اس سفیر کا ترجمہ کرنا بھیجئے

ماضی قریب معروف مثبت جملوں کے معانی ماضی قریب معروف مثبت جملوں کے معانی

حَامِدٌ قَدْ آلَ (عَبَدَ) اللَّهُ حَامِدٌ نَے اللہ کی بندگی کی قَدْ آلَ (عَبَدَ) حَامِدٌ اللَّهُ (الْهَاءُ)

حَامِدَانِ قَدْ آلَ الْهَاءُ (عَبَدَا) اللَّهُ دُو حَامِدُونَ نَے اللہ کی بندگی کی قَدْ آلَ (عَبَدَ) حَامِدَانِ اللَّهُ (الْهَهُمَا)

حَامِدُونَ قَدْ آلُوا (عَبَدُوا) اللَّهُ سَب حَامِدُونَ نَے اللہ کی بندگی کی

قَدْ آلَ (عَبَدَ) حَامِدُونَ اللَّهُ (الْهَهُمْ)

حَامِدَةٌ قَدْ آلَتْ (عَبَدَتْ) اللَّهُ حَامِدَةٌ نَامِ كِي اِيك خاتون نَے اللہ کی بندگی کی قَدْ آلَتْ (عَبَدَتْ) حَامِدَةٌ اللَّهُ (الْهَهَا)

حَامِدَتَانِ قَدْ آلَتَا (عَبَدَتَا) اللَّهُ قَدْ آلَتْ (عَبَدَتْ) حَامِدَتَانِ اللَّهُ

حَامِدَاتٌ قَدْ آلْنَ (عَبَدْنَ) اللَّهُ قَدْ آلَتْ (عَبَدَتْ) حَامِدَاتُ اللَّهُ (الْهَهُنَّ)

يَا حَامِدُ قَدْ آلَتْ (عَبَدَتْ) اللَّهُ قَدْ آلَتْ (عَبَدَتْ) رَبِّكَ (الْهَكَ) يَا حَامِدُ

يَا حَامِدَانِ قَدْ آلْتُمَا (عَبَدْتُمَا) اللَّهُ (الْهَكُمَا) قَدْ آلْتُمَا (عَبَدْتُمَا) (الْهَكُمَا) يَا حَامِدَانِ

يَا حَامِدُونَ قَدْ آلْتُمْ (عَبَدْتُمْ) اللَّهُ (الْهَكُمْ) قَدْ آلْتُمْ (عَبَدْتُمْ) (الْهَكُمْ) يَا حَامِدُونَ

يَا حَامِدَةٌ قَدْ آلَتْ (عَبَدَتْ) اللَّهُ (رَبِّكَ) (الْهَكَ) يَا حَامِدَةٌ قَدْ آلَتْ (عَبَدَتْ) (اللَّهُ) (رَبِّكَ) (الْهَكَ) يَا حَامِدَةٌ

يَا حَامِدَتَانِ قَدْ آلْتُمَا (عَبَدْتُمَا) اللَّهُ (الْهَكُمَا) (رَبِّكُمَا) قَدْ آلْتُمَا (عَبَدْتُمَا) اللَّهُ (رَبِّكُمَا) (الْهَكُمَا) يَا حَامِدَتَانِ

يَا حَامِدَاتُ قَدْ آلْتُنَّ (عَبَدْتُنَّ) اللَّهُ (الْهَكُنَّ) (رَبِّكُنَّ) قَدْ آلْتُنَّ (عَبَدْتُنَّ) اللَّهُ (الْهَكُنَّ) (رَبِّكُنَّ) يَا حَامِدَاتُ

يَا عَزِيزِي قَدْ آلَتْ (عَبَدَتْ) اللَّهُ (الْهِي) رَبِّي قَدْ آلَتْ (عَبَدَتْ) اللَّهُ (رَبِّي) (الْهِي) يَا صَدِيقِي

يَا عَزَّتْنَا قَدْ أَهَّنَا (عَبَدْنَا) اللَّهُ (رَبَّنَا) (الْهَنَا) قَدْ أَهَّنَا (عَبَدْنَا) اللَّهُ (رَبَّنَا) (الْهَنَا) يَا أَصْدِقَائِنَا

ماضی قریب معروف منفی (ما) کیساتھ جملہ اسمیہ و فعلیہ دونوں صورتوں میں

مَا حَامِدٌ قَدْ آلهَ اللَّهُ مَا حَامِدٌ قَدْ عَبَدَ اللَّهُ مَا حَامِدٌ قَدْ آلهَ رَبِّهِ؛ مَا حَامِدٌ

قَدْ عَبَدَ إِلَهَهُ؛

قَدْ مَا آلهَ اللَّهُ حَامِدٌ قَدْ مَا عَبَدَ اللَّهُ حَامِدٌ قَدْ مَا آلهَ حَامِدٌ رَبِّهِ قَدْ مَا عَبَدَ اللَّهُ حَامِدٌ إِلَهَهُ؛

مَا حَامِدَانِ قَدْ آلهَا اللَّهُ مَا حَامِدَانِ قَدْ عَبَدَا اللَّهُ مَا حَامِدَانِ قَدْ آلهَا رَبَّهُمَا مَا حَامِدَانِ قَدْ عَبَدَا إِلَهُهُمَا

قَدْ مَا آلهَ اللَّهُ حَامِدَانِ قَدْ مَا عَبَدَ اللَّهُ حَامِدَانِ قَدْ مَا آلهَ حَامِدَانِ رَبَّهُمَا قَدْ مَا عَبَدَ حَامِدَانِ إِلَهُهُمَا

مَا حَامِدُونَ قَدْ آلهُوا اللَّهُ مَا حَامِدُونَ قَدْ عَبَدُوا اللَّهُ مَا حَامِدُونَ قَدْ آلهُوا

رَبَّهُمْ مَا حَامِدُونَ قَدْ عَبَدُوا إِلَهُهُمْ

قَدْ مَا آلهَ اللَّهُ حَامِدُونَ قَدْ مَا عَبَدَ اللَّهُ حَامِدُونَ قَدْ مَا آلهَ حَامِدُونَ رَبَّهُمْ قَدْ مَا عَبَدَ حَامِدُونَ إِلَهُهُمْ

مَا حَامِدَةٌ قَدْ آلهَتِ اللَّهُ مَا حَامِدَةٌ قَدْ عَبَدَتِ اللَّهُ مَا حَامِدَةٌ قَدْ آلهَتِ رَبَّهَا مَا حَامِدَةٌ قَدْ عَبَدَتِ إِلَهَهَا

قَدْ مَا آلهَتِ اللَّهُ حَامِدَةٌ قَدْ مَا عَبَدَتِ اللَّهُ حَامِدَةٌ قَدْ مَا آلهَتِ حَامِدَةٌ رَبَّهَا قَدْ مَا عَبَدَتِ حَامِدَةٌ إِلَهَهَا

مَا حَامِدَتَانِ قَدْ آلهَتَا اللَّهُ مَا حَامِدَتَانِ قَدْ عَبَدَتَا اللَّهُ مَا حَامِدَتَانِ قَدْ آلهَتَا رَبَّهُمَا مَا حَامِدَتَانِ قَدْ عَبَدَتَا إِلَهُهُمَا

قَدْ مَا آلهَتِ اللَّهُ حَامِدَتَانِ قَدْ عَبَدَتِ اللَّهُ حَامِدَتَانِ قَدْ مَا آلهَتِ حَامِدَتَانِ رَبَّهُمَا قَدْ مَا عَبَدَتِ حَامِدَتَانِ إِلَهُهُمَا

مَا حَامِدَاتٌ قَدْ آلهَنَ اللَّهُ مَا حَامِدَاتٌ قَدْ عَبَدَنَ اللَّهُ مَا حَامِدَاتٌ قَدْ آلهَنَ رَبَّهُنَّ مَا حَامِدَاتٌ قَدْ عَبَدَنَ إِلَهُهُنَّ

قَدْ مَا آلهَتِ اللَّهُ حَامِدَاتٌ قَدْ مَا عَبَدَتِ اللَّهُ حَامِدَاتٌ قَدْ مَا آلهَتِ حَامِدَاتٌ رَبَّهُنَّ قَدْ مَا عَبَدَتِ حَامِدَاتٌ إِلَهُهُنَّ

مَا أَنْتَ قَدْ آلهَتِ اللَّهُ مَا أَنْتَ قَدْ عَبَدَتِ اللَّهُ مَا أَنْتَ قَدْ آلهَتِ رَبَّكَ مَا أَنْتَ قَدْ عَبَدَتِ إِلَهَكَ

قَدْ مَا آلهَتِ اللَّهُ قَدْ مَا عَبَدَتِ اللَّهُ قَدْ مَا آلهَتِ رَبَّكَ قَدْ مَا عَبَدَتِ إِلَهَكَ

مَا أَنْتُمْ قَدْ آلهَتُمُ اللَّهُ مَا أَنْتُمْ قَدْ عَبَدْتُمُ اللَّهُ مَا أَنْتُمْ قَدْ آلهَتُمُ رَبَّكُمْ مَا أَنْتُمْ قَدْ عَبَدْتُمُ إِلَهُكُمْ

قَدْ مَا آلهَتُمُ اللَّهُ قَدْ مَا عَبَدْتُمُ اللَّهُ قَدْ مَا آلهَتُمُ رَبَّكُمْ قَدْ مَا عَبَدْتُمُ إِلَهُكُمْ

مَا أَنْتُمْ قَدْ آلهَتُمُ اللَّهُ مَا أَنْتُمْ قَدْ عَبَدْتُمُ اللَّهُ مَا أَنْتُمْ قَدْ آلهَتُمُ رَبَّكُمْ مَا أَنْتُمْ قَدْ عَبَدْتُمُ إِلَهُكُمْ

قَدْ مَا آلهَتُمُ اللَّهُ قَدْ مَا عَبَدْتُمُ اللَّهُ قَدْ مَا آلهَتُمُ رَبَّكُمْ قَدْ مَا عَبَدْتُمُ إِلَهُكُمْ

مَا أَنْتِ قَدْ آلهَتِ اللَّهُ مَا أَنْتِ قَدْ عَبَدَتِ اللَّهُ مَا أَنْتِ قَدْ آلهَتِ رَبَّكِ مَا أَنْتِ قَدْ عَبَدَتِ إِلَهَكِ

قَدْ مَا آلهَتِ اللَّهُ قَدْ مَا عَبَدَتِ اللَّهُ قَدْ مَا آلهَتِ رَبَّكِ قَدْ مَا عَبَدَتِ إِلَهَكِ

مَا أَنْتُمْ قَدْ أَلْهَيْتُمَا اللَّهُ مَا أَنْتُمْ قَدْ عَبَدْتُمَا اللَّهَ مَا أَنْتُمْ قَدْ أَلْهَيْتُمَا رَبَّكُمَا مَا أَنْتُمْ قَدْ عَبَدْتُمَا إِلَهُكُمَا
قَدْ مَا أَلْهَيْتُمَا اللَّهَ قَدْ مَا أَلْهَيْتُمَا اللَّهَ قَدْ مَا أَلْهَيْتُمَا رَبَّكُمَا قَدْ مَا عَبَدْتُمَا إِلَهُكُمَا
مَا أَنْتُمْ قَدْ أَلْهَيْتُمَا اللَّهَ مَا أَنْتُمْ قَدْ عَبَدْتُمَا اللَّهَ مَا أَنْتُمْ قَدْ أَلْهَيْتُمَا رَبَّكُمَا مَا أَنْتُمْ قَدْ عَبَدْتُمَا إِلَهُكُمَا
قَدْ مَا أَلْهَيْتُمَا اللَّهَ قَدْ مَا عَبَدْتُمَا اللَّهَ قَدْ مَا أَلْهَيْتُمَا رَبَّكُمَا قَدْ مَا عَبَدْتُمَا إِلَهُكُمَا
مَا أَنْتُمْ قَدْ أَلْهَيْتُمَا اللَّهَ مَا أَنْتُمْ قَدْ عَبَدْتُمَا اللَّهَ مَا أَنْتُمْ قَدْ أَلْهَيْتُمَا رَبَّيْ مَا أَنْتُمْ قَدْ عَبَدْتُمَا إِلَهُي
قَدْ مَا أَلْهَيْتُمَا اللَّهَ قَدْ مَا عَبَدْتُمَا اللَّهَ قَدْ مَا أَلْهَيْتُمَا رَبِّي قَدْ مَا عَبَدْتُمَا إِلَهُي
مَا نَحْنُ قَدْ أَلْهَيْنَا اللَّهَ مَا نَحْنُ قَدْ عَبَدْنَا اللَّهَ مَا نَحْنُ قَدْ أَلْهَيْنَا رَبَّنَا مَا نَحْنُ قَدْ عَبَدْنَا إِلَهَنَا
قَدْ مَا أَلْهَيْنَا اللَّهَ قَدْ مَا عَبَدْنَا اللَّهَ قَدْ مَا أَلْهَيْنَا رَبَّنَا قَدْ مَا عَبَدْنَا